ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد22 | جمعۃ المبارک07 اگست 2015ء — 20 شوال 1436 ہجری قمری ❁ 07 ظہور 1394 ہجری شمسی | شمارہ32

زبانی اور تحریر سے تلاوت

عبداللہ بن اوس ثقفی اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص کا زبانی قرآن کریم پڑھنا ایک ہزار درجہ کے برابر ہے اور قرآن کریم کو مصحف سے دیکھ کر پڑھنا اسے دو ہزار درجہ تک بڑھاتا ہے۔

(مشکوٰۃ المصابیح کتاب فضائل القرآن الفصل الثالث)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2015ء

جماعت احمدیہ جرمنی کے چالیسویں جلسہ سالانہ کا خطبہ جمعہ سے افتتاح

رشیا، کروشیا اور لتھوانیا سے آنے والے وفود کی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات

اپنے پیارے امام سے ملاقات کی سعادت حاصل ہونے پر احمدی افراد کی خوشی و مسرّت کے بے ساختہ اظہار۔

مجلس سوال و جواب میں وفود کے ممبران کے متفرق سوالوں کے بصیرت افروز تشفّی بخش جوابات

❁ آج میری زندگی کا سب سے خوش قسمت دن ہے کہ ہم نے حضور کو اتنے قریب سے دیکھ لیا، مصافحہ بھی کر لیا اور تصویر بھی بنالی۔

❁ حضور اتنی زیادہ مصروفیت کے باوجود جس خوش دلی اور محبت کے جذبہ سے ملتے ہیں وہ بہت ہی متاثر کُن ہے اور صاف نظر آتا ہے کہ خلیفۃ المسیح کو کسی غیبی طاقت کی تائید حاصل ہے۔

(جلسہ میں شامل مہمانوں کے تأثرات)

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

5 جون 2015ء
بروز جمعۃ المبارک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کے چالیسویں جلسہ سالانہ کا پہلا روز تھا۔ دوپہر ایک بج کر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور پرچم کشائی کی تقریب کے لئے جلسہ گاہ کے چاروں ہالوں کے درمیان ایک کھلے لان میں تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ امیر صاحب جرمنی نے جرمنی کا قومی پرچم لہرایا۔ لوائے احمدیت لہرانے کے دوران احباب جماعت ''رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْم'' کی دعا پڑھتے رہے۔

MTA انٹرنیشنل کی یہاں جلسہ گاہ سے Live نشریات صبح سے ہی شروع ہو چکی تھیں۔ پرچم کشائی کی یہ تقریب بھی دنیا بھر میں Live نشر ہوئی۔

خطبہ جمعہ

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کے ساتھ جلسہ کا افتتاح ہوا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ دنیا کے اکثر ممالک میں جہاں جماعت احمدیہ قائم ہے یہ جلسے منعقد ہونا جماعت احمدیہ کے اہم پروگراموں کا ایک اہم حصہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج جن ممالک کے جلسوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک غلام اور خلیفہ شامل ہوتا ہے اس میں شمولیت کے لئے لوگ دوسرے ممالک سے خرچ کر کے بھی پہنچ جاتے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ جلسے پر شمولیت ہمیں ہماری کمزوریوں کی طرف نشاندہی کرتے ہوئے ہمارے اندر انقلاب لانے والی ہو۔ اس بات پر نظر رکھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسے کے انعقاد کے مقاصد کے لئے بیان فرمائی ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ سے تعلق اور اپنی زندگیوں کو اس کے حکم کے مطابق ڈھالنا۔ اپنے بھائیوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ اور اللہ تعالیٰ کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے کوشش۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہاں آنے والوں کو ایک تو ذکر الٰہی کی طرف توجہ دیتے رہنا چاہئے کہ یہ اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھانے اور اس کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ اور دوسرے یہ ہر وقت ذہن میں رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم ان نیکیوں کو حاصل کرنے اور اپنانے والے بنیں اور پھر انہیں مستقل اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے والے بنیں جن کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جب ہم اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کریں گے اور اس کی مخلوق سے ہمدردی کریں گے تبھی ہم اللہ تعالیٰ کے پیغام کو حقیقی رنگ میں دنیا کو پہنچانے کا حق ادا کرنے والے بن سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے لئے ہمیں خالص ہو کر اس کی عبادت بھی کرنی ہوگی اور اس کے احکامات پر عمل کرنا ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نئی زمین اور نیا آسمان بنایا اور لاکھوں انسانوں کی کایا پلٹ کر بتایا کہ یوں نئی زمین اور نئے آسمان بنتے ہیں۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ آپ کی جماعت کا حصہ بن کر آپ علیہ السلام کی بیعت میں آکر ہم کیا کوشش کر رہے ہیں کہ ایک نئی زمین اور ایک نیا آسمان پیدا کریں۔ کیا ہمارے نفسوں میں اتنا تغیر اور تبدیلی پیدا ہو گئے ہیں کہ لوگ کہہ اٹھیں کہ یہ تو بالکل بدل گئے ہیں۔ انہوں نے نیا آسمان اور نئی زمین بنا ڈالی ہے۔

(حضور انور کے اس خطبہ جمعہ کے مکمل متن کے لئے الفضل انٹرنیشنل 26 جون 2015ء کا شمارہ ملاحظہ فرمائیں)۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ تین بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ MTA انٹرنیشنل پر Live (براہ راست) نشر ہوا اور مقامی طور پر درج ذیل گیارہ زبانوں میں اس کا ترجمہ ساتھ ساتھ کیا گیا۔

عربی، انگریزی، جرمن، ترکی، فارسی، روسی، البانین، بوزنین، بلغارین، بنگلہ اور فرنچ۔

علاوہ ازیں عربی، بنگلہ اور فرنچ کے تراجم جرمنی سے براہ راست MTA پر Live نشر ہوئے اور انگریزی زبان کا ترجمہ لندن سے براہ راست Live نشر ہوا۔

ریڈیو پر بھی جرمن زبان کے علاوہ دیگر مختلف زبانوں میں، مختلف فریکوئنسیز پر ترجمہ نشر ہوتا رہا۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

....

مختلف ممالک سے آمدہ وفود کی حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات

آج پروگرام کے مطابق رشین ممالک، کروشیا اور لتھوانیا سے آنے والے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا پروگرام رکھا گیا تھا۔ آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے۔ وفود میں شامل افراد نے بعض سوالات بھی کئے جن کے جوابات دیئے گئے۔ تاہم یہاں مختصراً ان مجالس کی کارروائی بیان کی جارہی ہے۔

رشین وفد کی ملاقات

سب سے پہلے رشین ممالک کے وفود نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ امسال رشین ممالک سے تعلق رکھنے والے 40 افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا۔ ان میں رشین، تاتار، تاجک، آرمینین، اُزبک، قازق اور چیچین وغیرہ قوموں کے لوگ شامل تھے۔ ان وفود میں شامل لوگوں نے بھی اپنے تاثرات اور جذبات کا اظہار کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ملاقات کے آغاز میں ان وفود کے ممبران سے ان کا حال دریافت فرمایا اور باری باری سب مہمانوں سے تعارف حاصل کیا۔

❁ قازخستان سے تعلق رکھنے والے ایک مہمان اسلام صاحب نے عرض کیا کہ انہوں نے 2000ء میں بیعت کی تھی۔ لیکن آج وہ اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ حضور انور سے مل رہے ہیں۔

❁ قرغیزستان سے تعلق رکھنے والے ایک دوست نورم صاحب نے عرض کیا کہ انہوں نے آج بیعت کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے اور وہ آج بیعت کرنا چاہتے ہیں۔

❁ اس کے بعد ایک مہمان نے عرض کیا کہ گزشتہ سال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میری اہلیہ کیلئے دوائی تجویز کی تھی۔ اہلیہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹھیک ہے۔ موصوف نے کہا کہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔

❁ ایک مہمان وکٹر صاحب نے بتایا کہ وہ پہلے عیسائی تھے اور اللہ کے فضل سے چار ماہ قبل احمدیت قبول کی ہے۔

❁ جارجیا، آرمینیا، تاجکستان اور چیچنیا سے تعلق رکھنے والے مہمانوں نے بھی اپنا تعارف کروایا۔ چیچنیا کے ایک مہمان کے بارہ میں بتایا گیا کہ یہ خود تو احمدی نہیں ہیں۔ ابھی زیرِ تبلیغ ہیں لیکن ان کے والد اللہ کے فضل سے احمدی ہیں اور وہاں کے امام ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہمانوں سے دریافت کیا کہ آج جلسہ کا پہلا دن تھا اور آپ میں سے بعض جلسہ میں پہلی دفعہ آئے ہیں۔ آپ کو جلسہ کیسا لگ رہا ہے؟

اس پر مہمانوں نے عرض کیا کہ ہمیشہ کی طرح ہمارے جذبات بہت اچھے ہیں۔ ہمیں یہاں آکر بہت اچھا محسوس ہو رہا ہے۔

سوال و جواب کی دلچسپ مجلس

❁ **ایک مہمان نے سوال کیا کہ بہت سے دوست کہتے ہیں کہ اسلام امن کا مذہب ہے، محبت کا مذہب ہے۔ تو اگر اسلام امن اور محبت کا مذہب ہے تو اسلام میں اتنی سخت سزائیں کیوں ہیں؟ سنگسار کرنے کی سزا کیوں رکھی گئی ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جب تک قرآن کریم میں سزاؤں کے حوالہ سے تعلیم نازل نہ ہوئی تھی تو یہود کی تعلیم کے مطابق سزائیں ملتی تھیں۔ اسلامی تعلیم میں تو سزاؤں میں بہت نرمی کے پہلو ہیں۔ یہودی تعلیم کے مطابق سنگساری کی سزا تھی۔ لیکن بعد میں قرآن کریم نے تو کوڑوں کی سزا کا ذکر ہی کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں نے زنا کیا ہے۔ اللہ کی کتاب کا حکم مجھ پر نافذ فرمادیجئے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے رُخ پھیرلیا۔ اس نے پھر دوسری مرتبہ کہا کہ مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اس سے رخ پھیرلیا۔ اس شخص نے تیسری بار پھر کہا کہ اے اللہ کے رسول! میں نے یہ غلطی کی ہے۔ مجھ پر اللہ کی کتاب کا حکم نافذ کردیجئے۔ حتیٰ کہ اس نے چار بار اس طرح کہا تو پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ جب اسے پتھر مارے گئے اور اس نے پتھروں کی چوٹ محسوس کی تو برداشت نہ کرپایا اور بھاگ کھڑا ہوا۔ تو لوگوں نے اس کو پکڑا اور قتل کردیا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر یہ سب بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہ دیا، شاید وہ توبہ کرلیتا اور اللہ اس کی توبہ قبول فرمالیتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس طرح یہ روایات بھی ہیں اور شدت پسند لوگوں نے ان روایات کو لے لیا ہے۔ جبکہ قرآن کریم سے تو باتیں ثابت نہیں ہوتیں۔

❁ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ بھی روایت میں آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ مجھ سے حدود اللہ کی خلاف ورزی ہوگئی ہے اور مجھ پر حد قائم فرمائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کچھ نہ پوچھا۔ اس کے بعد نماز کا وقت ہوگیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔ نماز کے بعد پھر وہ شخص حضور کے پاس حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ مجھ سے حدود اللہ کی خلاف ورزی ہوگئی ہے۔ مجھ پر اللہ کا حکم نافذ کیجئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟ اس نے کہا کہ ہاں پڑھی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر اللہ تعالیٰ نے تمہارا گناہ بخش دیا ہے۔ تو اسلامی سزائیں جہاں سخت ہیں وہاں ان میں نرمی بھی بہت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سراپا رحمۃ للعالمین تھے۔

مہمانوں کے تأثرات

❁ ایک رشین دوست جو پہلے عیسائی تھے اور اس سال مارچ میں انہیں احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی ہے۔ وہ بڑی شدّت سے حضور انور سے ملاقات کا انتظار کررہے تھے۔ اس مبارک موقع پر ان سے خوشی سنبھالے نہ جارہی تھی۔ تصویر سے قبل انہوں نے حضور انور کے دست مبارک کو فرطِ محبت سے بوسہ دیا اور بعد میں بتایا کہ میری ساری زندگی کے خوشی کے لمحات اور مواقع پر آج کی خوشی کا لمحہ بھاری ہے۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ صرف تین ماہ میں ہی مجھے پیارے حضور سے ملاقات کا شرف حاصل ہو جائے گا۔

❁ ایک خاتون جو اپنے معذور بچے کے ساتھ آئی تھی جب حضور انور نے ان کے بچے کو اپنے ہاتھ سے پکڑ کر سہارا دیا اور اپنے ساتھ کھڑا کیا تو وہ اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکیں اور تقریباً آدھ گھنٹہ روتی رہیں اور کہتی رہیں کہ میں نے ساری زندگی میں نہ سوچا تھا کہ اتنے مبارک انسان سے کبھی ملوں گی اور وہ اس طرح محبت اور شفقت کا سلوک فرمائیں گے۔ وہ معذور بچہ جس کی عمر گیارہ سال ہے چل نہیں سکتا لیکن ہر بات سمجھتا ہے اور اشارے سے کچھ الفاظ میں جواب دیتا ہے۔ جب اس سے پوچھا کہ حضور کے ساتھ ملاقات کیسی رہی تو اس نے مسکرا کر ہاتھ اوپر کر کے کہا، خَرَاشو یعنی بہت اچھی تھی۔

❁ قازقستان سے ایک نوجوان جنہوں نے 2000ء میں بیعت کی تھی اور بہت مخلص احمدی ہیں اُن کا خلیفۂ وقت سے ملاقات کا یہ پہلا موقعہ تھا۔ وہ کہنے لگے کہ: حضور کو دیکھ کر مجھے زندگی میں پہلی بار محسوس ہوا کہ میں بات نہیں کرسکتا کیونکہ جب مجھے یہ خیال آیا کہ خدا کا خلیفہ چند قدم پر میرے روبرو ہے تو مجھ پر روحانی رعب طاری ہوگیا۔ آہستہ آہستہ یہ کیفیت جاتی رہی اور بے انتہا محبت نے اس کی جگہ لے لی اور جب حضور نے تصویر کے لیے بلایا تو میں بے اختیار حضور سے چمٹ جانا چاہتا تھا۔ بڑی مشکل سے میں نے اپنے آپ کو روکا۔ اس کوشش میں مجھے تھوڑی دیر بعد احساس ہوا کہ میں نے حضور کی کہنی کو بڑی سختی سے دبا رکھا ہے۔

❁ رشین وفد میں قازان (تاتارستان) سے گلنارہ صاحبہ پہلی مرتبہ جلسہ میں شامل ہوئیں۔ انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

مَیں پہلی بار کسی جلسہ میں شامل ہوئی ہوں اور یہ جلسہ میرے لئے بالکل ایک نیا تجربہ تھا اور اس جلسہ نے میرے ایمان کو بہت تقویت دی ہے۔ میں نے دیکھا کہ حضور انور جس طرف بھی جاتے ہر ایک کی کوشش ہوتی کہ وہ اس جگہ پہنچ کر حضور کو سلام عرض کرے۔ اور یہ محبت دوطرفہ تھی۔ جب بھی حضور کسی کے سلام کا جواب دیتے تو اس کی خوشی دیدنی ہوتی تھی۔ میں نے اپنی زندگی میں پہلی بار اتنا بڑا مجمع مسلمانوں کا دیکھا ہے جس میں سب ایک ہی مقصد کیلئے اکٹھے ہوئے تھے اور تمام انتظامات اور کارروائی دیکھ کر میں بہت حیران ہوں کہ کس طرح سب کام ایک انتظام کے تحت سرانجام پارہے ہیں اور اتنے بڑے مجمع میں کوئی بدنظمی نظر نہیں آئی۔ مجھے جلسہ کا اتنا مزا آیا ہے کہ میں اب اگلے سال بھی آنے کی کوشش کروں گی۔

❁ ماسکو سے آنے والی فیملی میں غسان صاحب اپنی رشین اہلیہ کے ساتھ آئے ہوئے تھے اور ان کا ایک بیٹا فرانس سے آیا تھا۔ غسان صاحب کا تعلق شام سے ہے مگر ماسکو میں مقیم ہیں۔ غسان صاحب نے 2010ء میں اپنی دوسری رشین بیوی اور بچوں سمیت بیعت کی توفیق پائی تھی۔ غسان صاحب امسال پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے تھے۔ جلسہ سالانہ برطانیہ میں دوبار شامل ہوئے ہیں۔ موصوف جلسہ سالانہ سے بہت متاثر ہوئے ہیں اور سب پروگرام اور کارروائی کو بہت پسند کیا ہے۔ خاص طور پر حضور انور کے خطابات سے بہت زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ غسان صاحب کی حضور انور سے محبت اور تعلق بھی بہت دیدنی تھی۔ ملاقات کے وقت بار بار حضور کے مبارک ہاتھوں کو چومتے اور اپنے جسم کے ساتھ لگاتے۔

امسال جلسہ سالانہ میں ان کی پہلی اہلیہ سے ایک بیٹا بھی آیا ہوا تھا جو ہالینڈ میں زیرِ تعلیم ہے۔ اس نے اللہ کے فضل سے اپنی خواب کی بناء پر بیعت کی توفیق پائی۔

❁ سویڈن سے ایک رشین دوست ’آئی تورے‘ صاحب بھی اپنی فیملی سمیت اس جلسہ میں شامل ہوئے۔ اس فیملی نے 2013ء میں احمدیت قبول کی تھی مگر ابھی تک حضور انور سے ملاقات کا شرف نصیب نہیں ہوا تھا۔ انہیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کے متعلق علم تھا اس لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے حوالہ سے کہنے لگے کہ حضور بہت مصروف ہوتے ہیں اگر ملاقات نہ بھی ہوئی تو کوئی بات نہیں کم از کم ہم حضور کو نمازوں اور جلسہ گاہ میں آتے جاتے تو دیکھ لیں گے۔

لیکن جلسہ کے دوران اللہ کے فضل سے ان کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات بھی ہوگئی۔ اور جب ان کی ملاقات ختم ہوئی تو باہر آکر بہت جذباتی انداز میں کہنے لگے کہ آج میری زندگی کا سب سے خوش قسمت دن ہے کہ ہم نے حضور کو اتنے قریب سے دیکھ بھی لیا مصافحہ بھی کرلیا اور تصویر بھی بنوالی۔

سویڈن کے مبلغ نے بتایا کہ: خاکسار انہیں شام کے کھانے کے لئے ہال کی طرف لے کر چلا تو یہ تیز رفتاری سے آگے آگے چلنے لگ گئے۔ میں نے پیچھے سے آواز دی کہ مجھے بھی ساتھ لے لیں۔ آپ تو بہت تیز چل رہے ہیں۔ تو کہنے لگے کہ آج مجھ میں ایک طاقت آ گئی ہے اور مجھے لگتا ہے گویا آج میری دوسری پیدائش ہوئی ہے۔

کھانے کے بعد خاکسار نے کہا کہ نمازیں بھی حضور کی اقتداء میں پڑھ لی ہیں۔ اب رات بھی کافی ہو گئی ہے۔ آپ تھک گئے ہوں گے۔ اب ہوٹل چلیں؟ تو کہنے لگے کہ چائے پی لیں پھر چلتے ہیں۔ خاکسار نے کہا کہ بیشک چائے پی لیں لیکن آپ کے ہوٹل میں بھی چائے کا انتظام ہے آپ وہاں بھی چائے پی سکتے ہیں۔ تو جواب میں کہنے لگے کہ ’’نہیں جو مزہ جلسے کی چائے کا ہے وہ کہیں نہیں ہے اور بہت سنجیدگی سے کہنے لگے کہ میں نے یہ بات یونہی نہیں کی بلکہ میرا ایمان ہے کہ جس جگہ حضور کے قدم پڑتے ہیں وہاں کا پانی بابرکت ہوجاتا ہے اس لئے یہاں کے پانی میں اتنی برکت پڑگئی ہے کہ اس جیسا مزہ اور کہیں نہیں‘‘۔

سویڈن کے مبلغ بیان کرتے ہیں: جلسہ کے آخری دن جب ہم واپس اپنی گاڑی کی طرف جارہے تھے تو جلسہ گاہ کے باہر لوگوں کا ہجوم دیکھ کر ان کی اہلیہ نے مجھے پوچھا کہ یہاں اس قدر لوگ کیوں جمع ہیں؟ تو خاکسار نے بتایا کہ حضور اب یہاں سے رخصت ہونے والے ہیں اس لئے لوگ حضور کے دیدار کے لئے منتظر ہیں۔ یہ فقرہ سنتے ہی اپنے بیٹے اور بیٹی کا تمام سامان خود والدہ نے اٹھالیا اور ان کو کہا کہ دوڑو اور تم لوگ بھی وہاں جاکر کھڑے ہوجاؤ اور حضور کا دیدار کرو۔ بچے جن کی عمریں 11 اور 12 سال ہیں ان کو کہنے لگیں کہ جلدی پہنچو کیونکہ دیدار کے صرف چند سیکنڈ ہی ملیں گے۔ جب بچے تیزی سے جارہے تھے تو پیچھے سے بلند آواز سے کہتی جا رہی تھیں کہ دوڑ کر جاؤ۔

بعد میں موصوفہ خود بھی جب وہاں پہنچ گئیں اور بچوں کے ساتھ انتظار میں کھڑی ہوگئیں تو بچے اگر کہیں ادھر ادھر دیکھنے لگتے تو انکے چہروں کو ہاتھ سے پکڑ کر اُس دروازے کی طرف کردیتیں کہ ادھر دیکھو حضور کسی بھی وقت تشریف لا سکتے ہیں۔

باقی صفحہ 8 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر361

مکرم مراد بولاہمی صاحب (1)

مکرم مراد بولاہمی صاحب کا تعلق تیونس سے ہے جہاں ان کی پیدائش 1989ء میں ہوئی اور انہیں 2013ء میں بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ وہ اپنے احمدیت کی طرف سفر کا احوال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

بچپن اور صوفی ازم

میری پیدائش ایک نیم متدیّن گھرانے میں ہوئی۔ میری والدہ جاب کرتی تھیں اور کام پر جاتے ہوئے مجھے ایک عورت کے گھر میں چھوڑ جایا کرتی تھیں۔ یہ عورت صوفیانہ خیالات کی مالک تھی اور اس کی بیٹیاں صوفیوں کی خانقاہوں میں جاتیں اور وہاں ذکر کی محفلوں اور نذر و نیاز کی رسموں میں شامل ہوتیں، نیز سحر اور دم درود پر یقین رکھتی تھیں۔ اس عورت کی بیٹیاں ان خانقاہوں میں جاتے ہوئے مجھے بھی اپنے ساتھ لے جاتی تھیں لیکن عجیب بات یہ ہے کہ میں باوجود بچپن کی نافہمی کے ان امور کی طرف کبھی مائل نہ ہوا تھا۔

حُبِّ رسولؐ اور دلی تمنّا

18 سال کی عمر کو پہنچتے پہنچتے میں باقاعدگی کے ساتھ مسجد میں نماز ادا کرنے کا عادی ہو گیا تھا۔ مسجد میں مولوی صاحب کے وعظ وخطابات کے دوران اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل حسنہ اور خصائل طیّبہ کا ذکر سنتا تو دل آپ کی محبت سے بھر جاتا۔ فسق وفساد سے بھرے معاشرہ کو چھوڑ کر آپؐ کے غارِ حراء میں جا کر خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے کے بارہ میں سن کر اور آپ کے صحابہ کی قربانیوں کے بارہ میں جان کر روح میں ایک جذب سا محسوس ہونے لگتا اور دل میں یہ خواہش بشدت جوش مارنے لگتی کہ کاش میں بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوتا۔ کئی بار ان امور کے بارہ میں سوچنے کی وجہ سے دل گھرے غم وحزن کی کیفیت سے دوچار ہو جاتا۔ ایسے میں میں اپنے علاقے کے ایک پہاڑ پر جا کر خدا تعالیٰ سے دعا کرتا جس کے بعد مجھے سکون حاصل ہو جاتا اور مجھے یقین ہو جاتا کہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا سن لی ہے۔

اسلامی اخلاق واقدار کی تلاش

مجھے اکثر اپنے اردگرد اسلام کی بگڑی ہوئی شکل سے واسطہ پڑتا۔ برائی اور بے حیائی کی بھرمار میں اسلامی اقدار کا نام ونشان گم ہو کر رہ گیا تھا۔ اس صورت حال کو دیکھ کر میں اکثر کہتا کہ وہ اصل اسلام کہاں ہے جسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے؟

ایک روز مَیں مسجد میں نماز ادا کرنے کے لئے جا رہا تھا۔ میرے آگے آگے ایک مولوی صاحب بھی مسجد کی طرف تشریف لے جا رہے تھے۔ جب مسجد میں داخل ہوئے تو مولوی صاحب نے ایک بچے کی نہ جانے کونسی حرکت ملاحظہ فرمائی کہ اسے ایک تھپڑ رسید کر کے مسجد سے باہر نکال دیا۔ یہ دیکھ کر مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بچوں کے ساتھ شفقت یاد آ گئی۔ آپ کا اپنے نواسوں حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما سے ایسی شفقت اور محبت کا تعلق تھا کہ آپؐ نماز ادا کرتے تو یہ دونوں آپ کی پشت مبارک پر سوار ہو جاتے۔ اور پھر نماز ختم ہوتی تو آپ ان دونوں کو اپنی گود میں بٹھا لیتے۔ یہ سوچ کر میں نے کہا کہ مولوی صاحب کا عمل تو اسوۂ رسولؐ سے سراسر مخالف ہے۔

تجارت اور احمدیت سے تعارف

کچھ عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فضل فرمایا، میں نے گاڑی خرید لی اور مچھلی کی تجارت کا کاروبار کرنے لگا اور جلد ہی اس کاروبار میں کافی تجربہ حاصل کر لیا۔ اسی دوران میرا تعارف سلیم نامی اپنی بستی کے ایک نیک وصالح نوجوان سے ہوا۔ اس نے بتایا کہ اس نے مچھلی کی تجارت کے کاروبار میں نیا نیا قدم رکھا ہے لیکن اس کام سے بالکل نابلد ہے۔ چونکہ مجھے اس کام کا تجربہ تھا اس لئے میں نے اسے کہا کہ آپ میرے ساتھ رہیں تو میں آپ کو اس بازار کی اونچ نیچ سے آگاہ کر دوں گا۔

ہم دوست بن گئے۔ ایک روز ہم بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ میں نے اس کے سامنے مسلمانوں کی حالتِ زار کا ذکر کر کے کہا کہ اگر ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوتے تو ہماری حالت بھی اچھی ہوتی۔ سلیم نے دینی امور کے بارہ میں لوگوں میں پھیلے ہوئے غلط خیالات کا ذکر کر کے اس کے بالمقابل کچھ ایسے مفاہیم بیان کئے جو اس سے قبل میں نے کبھی نہ سنے تھے۔ اس کی باتیں نئی ضرور تھیں لیکن دل کو لگنے والی تھیں۔

موجودہ حالات کا ذکر کر کے اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث پڑھی جس میں ایک صحابی نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ اس دنیا میں خیر نازل فرمائی ہے۔ کیا اس خیر کے بعد کوئی شر بھی ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ صحابی نے پوچھا کیا پھر اس شر کے بعد خیر آئے گی؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں۔ اس نے پوچھا کیا اِس دورِ خیر کے بعد پھر شر بھی آئے گا؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں، کچھ ایسے لوگ ظاہر ہوں گے جو جہنم کے دروازوں پر کھڑے ہو کر جہنم کی طرف بلائیں گے۔

صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ ان لوگوں کی کچھ نشانیاں بھی ہمیں بتا دیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ وہ ہمارے جیسے ہی ہوں گے اور ہماری زبان ہی بولتے ہوں گے۔ صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر میں ان کا زمانہ پاؤں تو مجھے کیا کرنا چاہئے؟ آپؐ نے فرمایا کہ اس وقت جماعتِ مومنین اور ان کے امام کے ساتھ چمٹ جانا۔

یہ حدیث بیان کرنے کے بعد سلیم نے دجال کے بارہ میں روایات کا خلاصہ بیان کر کے اس کی وضاحت کرتے ہوئے ثابت کیا کہ اس سے مراد آج کل کی نئی ایجادات اور وسائل سفر وجدید ٹیکنالوجی ہے جسے استعمال کر کے اسلام پر حملہ کیا جا رہا ہے۔ مَیں یہ سب کچھ سن کر حیران وپریشان تھا اور دل ہی دل میں یہ سوچ رہا تھا کہ اس نے یہ سب باتیں کہاں سے لی ہیں؟ میرے پوچھنے پر وہ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہنے لگا کہ دجال ظاہر ہو چکا ہے اور مسیح نازل ہو چکا ہے اور وہی مہدیٔ منتظر بھی ہے۔ میرا تو یہ عقیدہ تھا کہ امام مہدی آ کر کفار کا صفایا کر دے گا اور وہ مسیح سے پہلے ظاہر ہوگا۔ لیکن سلیم کی زبانی اس کے برعکس بات سن کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

مَیں سلیم کی باتیں سن کر خاموش ہو گیا اور ابھی انہیں سوچوں میں گم تھا کہ عصر کی اذان ہو گئی۔ میں نے سلیم سے کہا کہ چلو مسجد چلتے ہیں۔ اس نے کہا کہ میں اس امام کے پیچھے بعض وجوہات کی بناء پر نماز نہیں پڑھ سکتا۔ میں نے حیران ہوتے ہوئے وجہ پوچھی تو وہ خاموش ہو گیا۔ حالانکہ میں تو مسجد میں نماز ادا کرنے کا عادی تھا لیکن اس کے موقف کے پیش نظر میں نے کہا اچھا ٹھیک ہے تم اپنی بات مکمل کر لو اور ہم کچھ دیر بعد نماز ادا کر لیتے ہیں، اور یوں ہم دوبارہ اپنی گفتگو میں منہمک ہو گئے۔

سچائی کی قوت یا سحر کا اثر

سلیم نے بتایا کہ امام مہدی کو ظاہر ہوئے سو سال سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اور ہم اب ان کے پانچویں خلیفہ کے عہد مبارک میں ہیں۔ میں نے اپنی کم علمی اور کم فہمی کے باوجود کہا کہ یہ سب کچھ سننے کے باوجود میرا سلیم کی باتوں کی طرف مائل ہونا ضرور کسی جادو کا اثر ہے کیونکہ میں ان باتوں کی سچائی کا قائل نہیں ہوں۔ میں ابھی اپنی سوچوں کے گرداب میں کہیں پھنسا ہوا تھا کہ سلیم نے یہ کہہ دیا کہ یہی وہ جماعت مومنین ہے جس کا ایک امام ہے، جس کی آنحضرتؐ نے خبر دی تھی۔ پھر اس نے مجھے اس جماعت کے چینل اور جماعت کی خدمات کے بارہ میں کچھ بتایا۔

میں نے کہا تمہاری شیخ حسان کے بارہ میں کیا رائے ہے؟ سلیم نے بتایا کہ میں نے شیخ حسان کو ایک لائیو ٹی وی پروگرام میں احمدیت کے بارہ میں بات کرتے ہوئے سنا تھا۔ اس نے جماعت کی تکفیر کی اور لوگوں کو اس سے دُور رہنے کی تاکید کی تھی۔ ایسے میں ایک کالر نے ان سے بات کرتے ہوئے کہا کہ شیخ صاحب ہمارا علم تو محدود ہے جبکہ آپ ایک متبحر عالم ہیں، آپ اس جماعت کے ساتھ مناظرہ کیوں نہیں کر لیتے تا کہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔ شیخ صاحب نے فرمایا کہ میں ان کے ساتھ بات کر کے اس فتنہ کو امت میں مزید پھیلانے کا باعث نہیں بننا چاہتا۔

میں اس کی بات سن کر مزید حیرت میں ڈوب گیا۔ میں نے کہا کہ اگر تم سمجھتے ہو کہ شیخ حسان نے تکبر دکھاتے ہوئے اس جماعت سے بات کرنا گوارا نہیں کیا تو کم از کم میں تکبر سے کام نہیں لیتا اور آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے اس جماعت کے ٹی وی چینل کی فریکوئینسی دو۔

خدا کی قسم یہ شخص سچا ہے!

مجھے ایم ٹی اے کے بارہ میں بتاتے ہوئے سلیم نے کہا کہ میں تمہیں ایک نصیحت کرتا ہوں کہ تحقیق کے ساتھ خدا تعالیٰ سے دعا اور استخارہ ضرور کرتے رہنا کیونکہ ہدایت پانا یا گمراہی سے بچنا خدا کی مدد کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ نیز اس نے کہا کہ اگر کوئی بھی سوال ہو تو آپ بلا جھجک میرے ساتھ رابطہ کر سکتے ہیں۔

میں جلدی سے گھر لوٹا اور چینل ڈھونڈ کر دیکھنے لگا۔ ایم ٹی اے میرے ٹی وی کی سکرین پر آیا تو اس وقت اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر نظر آ رہی تھی۔ ساتھ ایک قصیدہ چل رہا تھا جس کا مطلع تھا:

إِنِّی مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْأَكْبَرِ

حَقٌّ فَهَلْ مِنْ خَائِفٍ مُتَدَبِّرٍ

یعنی: میں اس خدا کی طرف سے ہوں جو بزرگ وبرتر ہے۔ یہی سچ ہے۔ پس کوئی ہے جو اس خدا سے ڈرے اور تدبر سے کام لے۔

میں نے یہ دیکھتے ہی چیخنے کے انداز میں اپنے گھر والوں کو بلا کر کہا کہ آؤ دیکھو یہ کیا معاملہ ہے؟ میرے گھر والوں کو جماعت کے بارہ میں کوئی علم نہ تھا اس لئے وہ مجھ پر ہنسنے لگے۔ میں ان کے موقف سے لاتعلق ہو کر ٹی وی دیکھتا رہا اور اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہ شخص سچا ہے۔

اس وقت مجھے سلیم کی بات یاد آئی اور میں خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر نہایت تضرع سے دعا کرنے لگا کہ اے خدا! تو علیم وخبیر ہے تو مجھے اس جماعت کی حقیقت سے آگاہ فرما دے۔ اگر یہ سچی ہے تو مجھے اس کے سچے خادموں میں لکھ لے اور اگر جھوٹی ہے تو اس سے دور فرما دے اور اس کے جھوٹ کے سارے پردے چاک فرما دے۔

اسی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کچھ علماء ومشائخ کے ساتھ ہوں جنہوں نے سفید رنگ کے عمامے پہنے ہوئے ہیں۔ میں زار وقطار روتے ہوئے یہ کہتا جا رہا ہوں کہ ”خدا کی قسم یہ شخص سچا ہے۔“

جب سلیم کو میں نے یہ رؤیا سنایا تو اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری دعا سن کر تمہیں حق دکھا دیا ہے۔ میری تسلی نہ ہوئی۔ میں ہر روز رات کو سوتے وقت خدا کی بارگاہ میں روتے ہوئے دعائیں کرتا کہ اے خدا اگر یہ جماعت سچی ہے تو میرے لئے اس کے راستے پر چلنا آسان بنا دے۔ چند روز کے بعد مجھے امام مہدی علیہ السلام کی صداقت کے بارہ میں انشراحِ صدر ہو گیا، جس کے ساتھ ہی سلیم کے ساتھ میرا تعلق بھی مزید مضبوط ہو گیا۔

میری نمازیں محض رسم کے طور پر تھیں جبکہ سلیم مجھے تقرب الی اللہ کی نصیحت کرتا رہتا تھا اور مجھے سمجھ نہ آتی تھی کہ تقرب الی اللہ کے مراحل کیسے طے کروں۔ پھر جب میرا بعض احمدیوں کے ساتھ تعارف ہوا اور ان کے ساتھ میں نے بعض نمازیں پڑھیں تو میری حالت بدلنے لگی۔ میری نمازیں خشوع کی نعمت سے مالا مال ہونے لگیں اور خدا تعالیٰ کی قربت کا احساس ہونے لگا نیز حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ساتھ عقیدت اور محبت کا تعلق بڑھنے لگا۔

اسلامی اخلاق اور اُنکا رویّہ

جب میں مسجد سے غائب رہنے لگا تو میرے دوستوں کو فکر ہوئی اور وہ ایک ایک کر کے میرے گھر پر آ کر مسجد سے غائب ہونے کا سبب پوچھنے لگے۔

ان کے سوالوں کو سن کر میں نے انہیں جماعت احمدیہ اور امام مہدی علیہ السلام کے بارہ میں بتایا۔ لیکن بجائے سنجیدگی سے غور کرنے کے وہ میرے ساتھ تمسخر کرنے لگے۔ جب میں نے مسئلہ وفات مسیح پر دلائل دینے شروع کئے تو وہ متکبرانہ طریق پر میرے استدلال کو ردّ کرتے ہوئے مجھے وعظ ونصیحت کرنے لگے۔

اگلے روز پھر وہ سب مل کر آئے لیکن اس بار وہ غصے میں تھے۔ ان میں سے بعض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں بدترین گستاخیاں کرنے لگے۔ مَیں یہ سب برداشت نہ کر سکا اور ان سب کو مخاطب کر کے کہنے لگا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہی اخلاق سکھائے ہیں؟ کیا اسلام ہمیں ایسی گالیاں بکنے کی تعلیم دیتا ہے؟ یہ سن کر وہ چلے گئے لیکن چند روز کے بعد وہ ایک مولوی کو لے کر دوبارہ آ دھمکے۔

آگے کا حال اگلی قسط میں ملاحظہ فرمائیں۔

..........................(باقی آئندہ)

خلافتِ حقّہ

سچی پاکیزگی، حقیقی تزکیہ اور دنیا و آخرت کی حسنات اور ترقیات کے حصول کے لئے ایک عظیم الشان الٰہی نظام

نصیر احمد قمر

قسط نمبر 12

اس وقت دنیا میں کم وبیش ایک اعشاریہ چھ (1.6) بلین مسلمان ہیں۔ پچاس سے زائد ممالک کی حکومتیں مسلمان حکومتیں کہلاتی ہیں۔ قرآن مجید کے ہزارہا قاری اور حفّاظ ہیں۔ اگرچہ ایک خاصی تعداد ایسے مسلمانوں کی ہے جو قرآن پڑھنا ہی نہیں جانتے اور جو جانتے ہیں ان میں سے بھی ایک بڑی تعداد اس کی باقاعدگی سے تلاوت نہیں کرتی۔ پھر جو تلاوت کرتے ہیں ان میں سے کتنے ہیں جو اس کے ترجمہ اور حقیقی تفسیر سے واقف ہیں۔ تاہم بہت سے مُلّاں، قاری اور حافظ ایسے ہیں جو اپنی خوبصورت اور مترنّم آوازوں میں قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں اور خوش الحانی سے تلاوت کرنے کے مقابلوں میں حصّہ لیتے ہیں۔ کئی ایسے قاریوں کی آوازوں میں قرآن مجید کی تلاوت کی ریکارڈنگز بھی دستیاب ہیں جنہیں لوگ بہت شوق سے سنتے اور سر دھنتے ہیں۔ پھر ہزاروں مذہبی درسگاہیں، خانقاہیں اور دیگر تعلیمی ادارے ہیں جہاں قرآن مجید کی تعلیم وتدریس ہوتی ہے۔ ہزاروں یا شاید لاکھوں ملّاں، مذہبی سکالرز، پیر فقیر، سجادہ نشین اور دوسرے مذہبی رہنما ہیں جو بزعم خویش قرآن مجید کی آیات کی تفسیر وتشریح کرتے ہیں اور اس کی تعلیمات کا پرچار کرتے ہیں۔ کئی ایک اشاعتی ادارے ایسے ہیں جو قرآن مجید کی طباعت پر وقف ہیں۔ ہر سال لاکھوں بلکہ کروڑوں کی تعداد میں قرآن مجید کے نسخے خوبصورت اور دیدہ زیب کتابت اور عمدہ بائنڈنگ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔

لیکن اس کے باوجود بحیثیت مجموعی مسلمان سوسائٹی میں وہ تزکیہ، وہ پاکیزگی، وہ تقدّس، وہ عزت وتکریم، وہ عظمت وشان، وہ فرقان دکھائی نہیں دیتا جس کا حاملین قرآن کو وعدہ دیا گیا ہے۔ وہ روشن چہروں والے کِرَامٍ بَرَرَۃ نظر نہیں آتے جن کا قرآن کریم میں ذکر کیا گیا ہے۔ بلکہ اس کے برعکس اقوامِ عالَم میں شاید سب سے زیادہ مقہور اور معتوب مسلمان قوم ہی ہے یہاں تک کہ مخالفین و معاندین اسلام مسلمانوں کی اس حالت کا الزام بھی قرآن مجید کو دینے لگ گئے ہیں اور بدقسمتی سے کئی نام نہاد مسلمان دانشور اور بزعم خویش اسلامی سکالرز نہ صرف عملی طور پر بلکہ اپنی تحریر وتقریر سے بھی کھلم کھلا ان معاندین اسلام کی حمایت کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

یہ ساری صورتحال ایک سچے اور حقیقی مسلمان کے لئے حد درجہ تکلیف دِہ اور اذیّتناک ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے (جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں قرآن مجید کی حقّانیت اور اس کی علمی و روحانی تاثیرات و برکات کو دنیا پر ثابت کرنے اور دین اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے کے لئے مبعوث فرمایا اور حَکَم و عَدَل کے منصب عالی پر سرفراز فرمایا ہے) مسلمانوں کی اس ناگفتہ بہ صورتحال کا نہایت ہی عارفانہ تجزیہ کرتے ہوئے بتایا ہے کہ اس کا ذمہ دار قرآن نہیں بلکہ خود وہ لوگ ہیں جنہوں نے قرآن کریم کی قدر نہیں کی اور اس کی غرض وغایت کو نہیں سمجھا۔ انہوں نے قرآن کو گویا ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور اس کو محض دنیاوی مال ومنال کے حصول کا ذریعہ بنا لیا۔ اور بعض نے اس مقدّس اور مجسّم ذکر کی بجائے اپنے نفس سے مختلف ذکر اور وظیفے ایجاد کر لئے۔ ورنہ قرآن مجید تو ایک زندہ اور زندگی بخش کتاب ہے اور اس کی تاثیرات و برکات کا سلسلہ آج بھی جاری وساری ہے۔

ذیل میں حضور علیہ السلام اور آپؑ کے خلفاء کرام کی تحریرات وفرمودات میں سے ایک انتخاب ہدیۂ قارئین ہے جس سے مسلمانوں کی موجودہ پسماندگی اور قرآنی برکات سے محرومی کے اسباب پر بخوبی روشنی پڑتی ہے۔

....

تلاوت قرآن کے ساتھ عمل بھی ضروری ہے

✵...... حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’انسان سمجھتا ہے کہ نرا زبان سے کلمہ پڑھ لینا ہی کافی ہے یا نرا اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ کہہ دینا ہی کافی ہے۔ مگر یاد رکھو! زبانی لاف وگزاف کافی نہیں ہے۔ خواہ انسان زبان سے ہزار مرتبہ اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ کہے یا سو مرتبہ تسبیح پڑھے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا کیونکہ خدا نے انسان کو انسان بنایا ہے طوطا نہیں بنایا۔ یہ طوطے کا کام ہے کہ وہ زبان سے تکرار کرتا رہے اور سمجھے خاک بھی نہیں۔ انسان کا کام تو یہ ہے کہ جو کچھ منہ سے کہتا ہے اس کو سوچ کر کہے اور پھر اس کے موافق عملدرآمد بھی کرے۔ لیکن اگر طوطے کی طرح بولتا جاتا ہے تو یاد رکھو نری زبان سے کوئی برکت نہیں ہے۔ جب تک دل سے اُس کے ساتھ نہ ہو اور اس کے موافق اعمال نہ ہوں وہ نری باتیں سمجھی جائیں گی جن میں کوئی خوبی اور برکت نہیں کیونکہ وہ نِرا قول ہے خواہ قرآن شریف اور استغفار ہی کیوں نہ پڑھتا ہو۔ خدا تعالیٰ اعمال چاہتا ہے اس لئے بار بار یہی حکم دیا کہ اعمالِ صالحہ کرو۔ جب تک یہ نہ ہو خدا کے نزدیک نہیں جاسکتے۔

بعض نادان کہتے ہیں کہ آج ہم نے دن بھر میں قرآن ختم کرلیا ہے۔ لیکن کوئی اُن سے پوچھے کہ اس سے کیا فائدہ ہوا؟ نری زبان سے تم نے کام لیا مگر باقی اعضاء کو بالکل چھوڑ دیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمام اعضاء اس لئے بنائے ہیں کہ اُن سے کام لیا جاوے۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ بعض لوگ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور قرآن اُن پر لعنت کرتا ہے کیونکہ ان کی تلاوت نرا قول ہی قول ہوتا ہے اور اس پر عمل نہیں ہوتا۔

جو شخص اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کے موافق اپنا چال چلن نہیں بناتا ہے وہ ہنسی کرتا ہے۔ کیونکہ پڑھ لینا ہی اللہ تعالیٰ کا منشاء نہیں وہ تو عمل چاہتا ہے۔ اگر کوئی ہر روز تعزیرات ہند کی تلاوت تو کرتا رہے مگر ان قوانین کی پابندی نہ کرے بلکہ جرائم کو کرتا رہے اور رشوت وغیرہ لیتا رہے تو ایسا شخص جس وقت پکڑا جاوے گا تو کیا اس کا یہ عذر قابل سماعت ہوگا کہ مَیں ہر روز تعزیرات کو پڑھا کرتا ہوں؟ یا اس کو زیادہ سزا ملے گی کہ تُو نے باوجود علم کے پھر جرم کیا ہے اس لئے ایک سال کی بجائے چار سال کی سزا ہونی چاہئے۔ غرض نری باتیں کام نہ آئیں گی۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 611۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

فرمایا:

’’غرض یہ اچھی طرح یاد رکھو کہ نری لاف وگزاف اور زبانی قیل وقال کوئی فائدہ اور اثر نہیں رکھتی جب تک کہ اس کے ساتھ عمل نہ ہو اور ہاتھ پاؤں اور دوسرے اعضاء سے نیک عمل نہ کئے جاویں۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف بھیج کر صحابہؓ سے خدمت لی۔ کیا انہوں نے صرف اسی قدر کافی سمجھا تھا کہ قرآن کو زبان سے پڑھ لیا یا اس پر عمل کرنا ضروری سمجھا تھا؟ انہوں نے تو یہاں تک اطاعت و وفاداری دکھائی کہ بکریوں کی طرح ذبح ہوگئے اور پھر انہوں نے جو کچھ پایا اور خدا تعالیٰ نے اُن کی جس قدر قدر کی وہ پوشیدہ بات نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور فیضان کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو کچھ کر کے دکھاؤ۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 612۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

....

قرآن سے استفادہ کے لئے تزکیۂ نفس کی طرف توجہ ضروری ہے

✵...... حضور علیہ السلام نے فرمایا:

’’قرآن کریم ایسی کتاب ہے کہ اس میں کوئی رَیب نہیں ہے۔ لَا رَیب اسی کے لئے ہے۔ اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کی شان یہ بتائی ہے کہ لَا رَیْبَ فِیْہِ تو ہر ایک سلیم الفطرت اور سعادت مند انسان کی رُوح اُچھلے گی اور خواہش کرے گی کہ اُس کی ہدایتوں پر عمل کرے۔ ہم افسوس سے کہتے ہیں کہ قرآن شریف کی اَجلیٰ اور اَصفیٰ شان کو دنیا کے سامنے پیش نہیں کیا جاتا، ورنہ قرآن شریف کی خوبیاں اور اس کے کمالات، اس کا حسن اپنے اندر ایک ایسی کشش اور جذب رکھتا ہے کہ بے اختیار ہو ہو کر دل اس کی طرف چلے آئیں۔ مثلاً اگر ایک خوشنما باغ کی تعریف کی جاوے اور اُس کے خوشبودار درختوں اور دل کو تروتازہ کرنے والی بوٹیوں اور رَوشوں اور مصفّا پانی کی بہتی ہوئی ندّیوں اور نہروں کا تذکرہ کیا جاوے تو ہر ایک شخص کا دل چاہے گا کہ اس کی سیر کرے اور اس سے حظّ اٹھاوے۔ اور اگر یہ بھی بتایا جاوے کہ اُس میں بعض چشمے ایسے جاری ہیں جو امراضِ مُزمِنہ اور مُہلِکہ کو شفا دیتے ہیں تو اَور بھی زیادہ جوش اور طلب کے ساتھ لوگ وہاں جائیں گے۔ اسی طرح پر قرآن شریف کی خوبیوں اور کمالات کو اگر نہایت ہی خوبصورت اور مؤثر الفاظ میں بیان کیا جاوے تو روح پورے جوش کے ساتھ اس کی طرف دوڑتی ہے۔

اور حقیقت میں رُوح کی تسلّی اور سیری کا سامان اور وہ بات جس سے روح کی حقیقی احتیاج پوری ہوتی ہے قرآن کریم ہی میں ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ اور دوسری جگہ کہا لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ (الواقعۃ:80) اس سے مراد وہی متّقین ہیں جو ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ میں بیان ہوئے ہیں۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ قرآنی علوم کے انکشاف کے لئے تقویٰ شرط ہے۔ علوم ظاہری اور علوم قرآنی کے حصول کے درمیان ایک عظیم الشان فرق ہے۔ دنیوی اور رسمی علوم کے حاصل کرنے کے واسطے تقویٰ شرط نہیں ہے۔ صرف ونحو۔ طبعی، فلسفہ، ہیئت وطبابت پڑھنے کے واسطے یہ ضروری امر نہیں ہے کہ وہ صوم وصلوٰۃ کا پابند ہو اور امر الٰہی اور نواہی کو ہر وقت مدِّنظر رکھتا ہو، اپنے ہر قول وفعل کو اللہ تعالیٰ کے احکام کی حکومت کے نیچے رکھے۔ بلکہ بسا اوقات عموماً دیکھا گیا ہے کہ دنیوی علوم کے ماہر اور طلبگار دہریہ منش ہو کر ہر قسم کے فسق وفجور میں مبتلا ہوتے ہیں۔ .... مگر علوم آسمانی اور اسرارِ قرآنی کی واقفیت کے لئے تقویٰ پہلی شرط ہے۔ اس میں توبۃ النّصوح کی ضرورت ہے۔ جب تک انسان پوری فروتنی اور انکساری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے احکام کو نہ اُٹھالے۔ اور اس کے جلال و جبروت سے لرزاں ہو کر نیازمندی کے ساتھ رجوع نہ کرے، قرآنی علوم کا دروازہ نہیں کھل سکتا اور روح کے ان خواص اور قویٰ کی پرورش کا سامان اُس کو قرآن شریف سے نہیں مل سکتا جس کو پا کر روح میں ایک لذّت اور تسلّی پیدا ہوتی ہے۔ قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور اُس کے علوم خدا کے ہاتھ میں ہیں۔ پس اس کے لئے تقویٰ بطور نردبان کے ہے۔ پھر کیونکر ہوسکتا ہے کہ بے ایمان، شریف، خبیث النّفس، ارضی خواہشوں کے اسیر اُن سے بہرہ وَر ہوں۔ اس واسطے اگر ایک مسلمان مسلمان کہلا کر خواہ وہ صرف ونحو، معانی و بدیع وغیرہ علوم کا کتنا ہی بڑا فاضل کیوں نہ ہو دنیا کی نظر میں شیخ الکُل بنا بیٹھا ہو لیکن اگر تزکیۂ نفس نہیں کرتا تو قرآن شریف کے علوم سے اس کو حصہ نہیں دیا جاتا۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ اس وقت دنیا کی توجہ ارضی علوم کی طرف بہت جھکی ہوئی ہے اور مغربی روشنی نے تمام عالم کو اپنی نئی ایجادوں اور صنعتوں سے حیران کر رکھا ہے۔ مسلمانوں نے بھی اگر اپنی فلاح اور بہتری کی کوئی راہ سوچی تو بدقسمتی سے یہ سوچی ہے کہ وہ مغرب کے رہنے والوں کو اپنا امام بنالیں اور یورپ کی تقلید پر فخر کریں۔ یہ تو نئی روشنی کے مسلمانوں کا حال ہے۔ جو لوگ پرانے فیشن کے مسلمان کہلاتے ہیں اور اپنے آپ کو حامئ دینِ متین سمجھتے ہیں اُن کی ساری عمر کی تحصیل کا خلاصہ اور لُبِّ لباب یہ ہے کہ صَرف ونحو کے جھگڑوں اور الجھیڑوں میں پھنسے ہوئے ہیں اور ضَالِّیْن کے تلفظ پر مرمٹے ہیں۔ قرآن شریف کی طرف بالکل توجہ ہی نہیں اور ہو کیونکر جبکہ وہ تزکیۂ نفس کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔

ہاں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو تزکیۂ نفس کے دعوے کرتا ہے۔ وہ صوفیوں اور سجادہ نشینوں کا گروہ ہے، مگر ان لوگوں نے قرآن شریف کو تو چھوڑ دیا ہے اور اپنے ہی طریق اختراع کر لئے ہیں۔ کوئی چلّہ کشیاں کرتا ہے۔ کوئی اِلَّا اللّٰہُ کے نعرے مارتا ہے۔ کوئی نفی اثبات، توجہ، حبسِ دم وغیرہ میں مبتلا ہے۔ غرض ایسے طریقے نکالے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہوتے اور نہ قرآن شریف کا یہ منشاء ہے اور نہ کبھی سلسلۂ نبوّت نے ایسے طریقوں کو پسند کیا۔

غرض یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جب تک انسان ایک پاک تبدیلی نہیں کرتا اور نفس کا تزکیہ نہیں کرتا، قرآن شریف کے معارف اور خوبیوں پر اطلاع نہیں ملتی۔ قرآن شریف میں وہ نکات اور حقائق ہیں جو روح کی پیاس کو بجھا دیتے ہیں۔ کاش دنیا کو معلوم ہوتا کہ روح کی لذّت کس چیز میں ہے اور پھر وہ معلوم کرتی کہ وہ قرآن شریف اور صرف قرآن شریف میں موجود ہے۔

دیکھو! جس جس قدر انسان تبدیلی کرتا جاتا ہے، اسی قدر وہ ابدال کے زمرہ میں داخل ہوتا جاتا ہے۔ حقائقِ قرآنی نہیں کھلتے، جب تک اَبدال کے زمرہ میں داخل نہ ہو۔ لوگوں نے ابدال کے معنے سمجھنے میں غلطی کھائی ہے اور اپنے طور پر کچھ کا کچھ سمجھ لیا ہے۔ اصل یہ ہے کہ ابدال وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنے اندر پاک تبدیلی کرتے ہیں اور تبدیلی کی وجہ سے اُن کے قلب گناہ کی تاریکی اور زنگ

باقی صفحہ 11 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

رمضان کا مہینہ اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق گنتی کے چند دن گزر گئے۔ ہم میں سے بہت سوں نے ان دنوں کے فیض سے فیض اٹھایا ہوگا۔ بعض کو ان دنوں میں نئے تجربات ہوئے ہوں گے۔ اب یہ دعا اور کوشش ہونی چاہئے کہ یہ فیض، یہ برکات، یہ نئے روحانی تجربات ہماری زندگیوں کا حصہ بن جائیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھنے والے ہمارے قدم اب یہاں رُک نہ جائیں بلکہ ہمیشہ بڑھتے رہنے والے قدم ہوں اور ہر قدم بیشمار برکات کو سمیٹنے والا قدم ہو۔

ہمارے نوجوانوں کو بھی اور ہم میں سے جمعہ کی ادائیگی کے بارے میں سستی کرنے والوں کو بھی یہ یاد رکھنا چاہئے کہ غیر احمدیوں میں اگر جمعۃ الوداع کا کوئی تصور ہو تو ہو، جماعت احمدیہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق جمعۃ الوداع کا نہ کوئی تصور ہے، نہ کوئی ہونا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے رمضان کے جمعوں یا رمضان کے آخری جمعہ میں شامل ہونے کا ارشاد اور حکم نہیں فرمایا بلکہ بالتخصیص نماز جمعہ کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی ہے۔

قرآن مجید و احادیث نبویہ کے حوالہ سے جمعۃ المبارک کی اہمیت و برکات کا تذکرہ اور ان سے استفادہ کی تاکید

جمعہ کی برکات سے فیض پانے کے لئے یا فیض اٹھانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر سات دن کے بعد آنے والے جمعہ کو ہی اہم اور بخشش کا ذریعہ قرار دیا۔

پس ہر آنے والا جمعہ ہمارے لئے یہ گواہی دینے والا ہونا چاہئے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے یہ دن گزارے اور کوئی ایسا عمل نہیں کیا جو خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والا ہو یا جان بوجھ کر ایسا عمل نہیں کیا جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنائے تو پھر اللہ تعالیٰ چھوٹی موٹی غلطیوں اور کوتاہیوں کو، کمیوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی کام میں برکت پڑتی ہے۔ اگر اس کی خاطر جمعہ کے تھوڑے سے وقت کے لئے قربانی کرو گے تو کاروباروں میں برکت پڑے گی اور اس کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بنو گے

رمضان کی برکات سے فائدہ اٹھانا بھی یہی ہے کہ جن نیکیوں کی ہمیں رمضان میں توفیق ملی ہے ان میں سے اگر اضافہ کرتے ہوئے نہیں تو کم از کم ان پر قائم رہتے ہوئے ہم اگلے رمضان کا استقبال کریں۔

یہ رمضان بھی اور جمعہ بھی اور ہماری عبادتیں بھی ہمیں اس طرف توجہ دلانے والی ہونی چاہئیں کہ ہم نے جہاں تقویٰ کے پہلے مرحلے میں بدیوں کو مکمل طور پر چھوڑنا ہے یا چھوڑا ہے وہاں تقویٰ کے اگلے مرحلے پر چلتے ہوئے تمام نیکیوں کو پورے اخلاص سے ادا کرنا ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 17/ جولائی 2015ء بمطابق 17 وفا 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

يٰۤاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوْا الْبَيْعَ۔ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوْا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔(الجمعة:10-11)

رمضان کا مہینہ اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ آج شاید بعض جگہ آخری روزہ ہو بعض جگہ کل آخری روزہ ہے۔ اور یوں اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق گنتی کے چند دن گزر گئے۔ ہم میں سے بہت سوں نے ان دنوں کے فیض سے فیض اٹھایا ہوگا۔ بعض کو ان دنوں میں نئے تجربات ہوئے ہوں گے۔ اب یہ دعا اور کوشش ہونی چاہئے کہ یہ فیض، یہ برکات، یہ نئے روحانی تجربات ہماری زندگیوں کا حصہ بن جائیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھنے والے ہمارے قدم اب یہاں رک نہ جائیں بلکہ ہمیشہ بڑھتے رہنے والے قدم ہوں اور ہر قدم بیشمار برکات کو سمیٹنے والا قدم ہو۔

آج رمضان کا آخری جمعہ بھی ہے۔ ہم میں سے اکثریت تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے اہتمام کے ساتھ جمعہ پڑھنے والی ہے لیکن بہت سے ایسے بھی ہوں گے جو آج رمضان کے اس آخری جمعہ کو بڑی اہمیت دیتے ہیں اور اہمیت دے رہے ہوں گے۔ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب جماعتیں بڑی پھیل چکی ہیں۔ مختلف طبقات سے لوگ احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔ ان پہ پرانی تربیت کا اثر بھی ہے اور بعض ایسے بھی ہوں گے جو عموماً سارا سال جمعہ کو اتنی اہمیت نہیں دیتے لیکن رمضان کے آخری جمعہ کو بڑی اہمیت دیتے ہیں اور مسلمانوں میں رائج عام تصور کی وجہ سے سمجھتے ہیں کہ اس جمعہ میں شامل ہونا جو جمعۃ الوداع کے نام سے عام مسلمانوں میں مشہور ہے انہیں گزشتہ سال کی تمام برائیوں اور کمزوریوں سے نجات دلانے والا ہوگا اور تمام سال کی عبادتوں کا حق اب شاید اس جمعہ میں شامل ہونے سے ادا ہو جائے گا۔ پس ایسے لوگ چاہے چند ہی ہوں مَیں انہیں یہ یاد کروانا چاہتا ہوں اور انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ اس جمعہ میں شامل ہونے سے ہماری زندگی کے مقصد کا حق ادا نہیں ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ کے کلام سے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے یہ بات ثابت ہے کہ صرف رمضان کا آخری جمعہ پڑھ لینا نجات کا ذریعہ نہیں بن جاتا۔ اس لئے اگر انسان نجات حاصل کرنا چاہتا ہے تو صرف اسی میں شامل ہو جائے تو انسان کی دنیا و عاقبت سنور جاتی ہے، یہ کہیں ثابت نہیں ہوتا۔

پس ہمارے نوجوانوں کو بھی اور ہم میں سے جمعہ کی ادائیگی کے بارے میں سستی کرنے والوں کو بھی یہ یاد رکھنا چاہئے کہ غیر احمدیوں میں اگر جمعۃ الوداع کا کوئی تصور ہو تو ہو، جماعت احمدیہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق جمعۃ الوداع کا نہ کوئی تصور ہے، نہ کوئی ہونا چاہئے۔ ہاں اگر آج جمعہ میں اہتمام سے شامل ہونے والے کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے یا یہ خیال آ جاتا ہے کہ آج سے میں عہد کرتا ہوں کہ اپنی کمزوری کو دور کروں گا جو جمعوں میں شامل نہ ہونے کی وجہ سے مجھ سے ہوتی رہی اور آئندہ ہمیشہ جمعوں پر خاص اہتمام سے شامل ہوں گا تو پھر یقیناً اس جمعہ کی اہمیت ہے بلکہ اس دن کی اہمیت ہے اور صرف جمعہ ہی اس کے لئے بابرکت نہیں بلکہ اس پاک تبدیلی کی وجہ سے ایسے شخص کے لئے یہ لمحہ جس میں اس کے اندر پاک تبدیلی پیدا ہوئی اور اس کا خیال آیا اور اس خیال نے ایک پکّا ارادہ دل میں پیدا کر دیا کہ میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کو اب اہمیت دوں گا، ان پر قائم رہوں گا تو پھر اس کے لئے یہ دن اور یہ لمحہ لیلۃ القدر بن جائے گا۔ ایک اندھیری رات کے بعد اس میں روحانی روشنی کے سامان پیدا ہو جائیں گے۔ اور جیسا کہ میں نے گزشتہ خطبہ میں بھی کہا تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ انسان کے لئے ایک لیلۃ القدر اس کا وقت اصفیٰ بھی ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 2 صفحہ 336)

یعنی جب وہ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے، اس کے احکامات پر عمل کا عہد کرتا ہے اور اس پر قائم ہو جاتا ہے۔

جمعوں کی اہمیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں کیا ارشاد فرمایا ہے۔ یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں ان میں سے پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو جب جمعہ کے دن کے ایک حصہ میں نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

پھر اگلی آیت میں فرمایا کہ پس جب نماز ادا کی جا چکی ہو تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ کے فضل میں سے کچھ تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

پس واضح ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ پر آنے اور تمام دنیاوی معاملات کو پس پشت ڈال کر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ دل میں پیدا کرتے ہوئے اس میں شامل ہونے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں رمضان کے جمعوں یا رمضان کے آخری جمعہ میں شامل ہونے کا ارشاد اور حکم نہیں فرمایا بلکہ بلا تخصیص نماز جمعہ کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ فرمایا کہ ہر جمعہ بہت اہم ہے۔ اس لئے اگر تم مومن ہو، اگر تم ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہو تو پھر جمعہ کا خاص دن جو تمہارے لئے عام دنوں سے بڑھ کر ہے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ خاص طور پر اس میں اپنے کاروبار اپنی تجارتیں اپنی مصروفیات چھوڑ کر شامل ہوں۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا کہہ کر اس بات پر زور دیا کہ ایمان کے لئے ضروری شرط جمعہ کی ادائیگی ہے اور اس کے لئے ہر جمعہ میں شامل ہونا ضروری شرط ہے۔ پس بغیر عذر کے نہ شامل ہونے والے کو اپنے ایمان کی حالت کی بھی فکر کرنی چاہئے۔ ان لوگوں کو بھی سوچنا چاہئے جو جمعہ پر دیر سے آتے ہیں۔ اپنے کاموں کو اگر سمیٹنا ہے تو وقت سے پہلے سمیٹیں۔ یہاں جو جمعہ پر آنے والے ہیں ہر ایک کو علم ہے کہ ایک بجے جمعہ کا وقت ہے یا مختلف ممالک میں مختلف جگہوں پر جو جو بھی اس کے اوقات ہیں وہ مقرر کئے ہوتے ہیں۔ یہاں خاص طور پر یورپ میں سفر کا جو مارجن (margin) ہے وہ بھی رکھیں اور اس مارجن (margin) کو رکھ کر پھر تیاری کرنی چاہئے۔ ان ملکوں میں تو ٹریفک اور پارکنگ وغیرہ کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ اس سے بعض مسائل پیدا ہوتے ہیں اور خاص طور پر جب رش ہو۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تمہیں جمعہ کے لئے بلایا جائے تو ان تمام چیزوں کو ملحوظ رکھنا چاہئے اور جمعہ کے دن اور وقت کا اندازہ کر کے نکلنا چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ پر پہلے آنے والے کو بڑے ثواب کا مستحق ٹھہرایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے کھڑے ہو جاتے ہیں اور وہ مسجد میں پہلے آنے والے کو پہلا لکھتے ہیں اور اسی طرح مسجد میں آنے والوں کی فہرست تیار کرتے جاتے ہیں یہاں تک کہ امام اپنا خطبہ ختم کر لیتا ہے تو وہ فرشتے اپنے رجسٹر بند کر لیتے ہیں۔

(صحیح البخاری کتاب الجمعۃ باب الاستماع الی الخطبۃ 929)

پس ہر آنے والے کو مسجد میں آنے اور جمعہ والے دن ذکر الٰہی کرنے کا خاص ثواب ہے۔ امام کے انتظار میں اور خطبہ کے دوران بھی وہ اس ثواب سے حصہ لے رہے ہوتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کو اہمیت نہ دینے والوں کو بڑی تنبیہ فرمائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جان بوجھ کر تین جمعے چھوڑ دیئے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے۔

(سنن الترمذی ابواب الجمعۃ باب ماجاء فی ترک الجمعۃ من غیر عذر 500)

پس اس اہمیت کو ہم سب کو اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ نے نہ ہی قرآن کریم میں اور نہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں یہ ارشاد فرمایا ہے کہ رمضان کا آخری جمعہ بہت اہمیت کا حامل ہے بلکہ تمام جمعوں کو ہی اہم بتایا ہے۔ بلکہ ایک حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانو! جمعہ کے دن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے عید بنایا ہے۔ پس اس روز خاص اہتمام سے نہا دھو کر تیار ہوا کرو۔

(المعجم الصغیر للطبرانی باب الحاء من اسمہ الحسن صفحہ 129)

پس یہ ہر جمعہ کی اہمیت ہے جو ہم سے تقاضا کرتی ہے کہ ہر جمعہ کو ہی اہتمام کریں اور تمام مصروفیات کو ہم ترک کریں۔ تمام کاموں اور کاروباروں سے وقفہ لیں اور مسجد میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے آئیں جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح کھول کر اس کی اہمیت بیان فرمائی ہے۔ پس یہ بات ثابت کرتی ہے کہ مومن کے ایمان کے معیار کو اونچا کرنے کے لئے ہر مومن پر جمعہ کی ادائیگی فرض ہے۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ اس کا منفی پہلو اور انذار بھی بیان فرما دیا کہ جان بوجھ کر جمعہ چھوڑنے والے کا دل نیکیوں کے بجا لانے کے لئے بالکل بند ہو جاتا ہے۔ پس بڑے خوف کا مقام ہے۔ سستیاں کرنے والوں کو اپنے جائزے لینے چاہئیں اور بغیر عذر کے بلا وجہ کی سستیاں ترک کرنی چاہئیں۔ اسلام صرف سختیاں ہی نہیں کرتا۔ اسلام ایک سمویا ہوا مذہب ہے اس میں صرف انذار ہی نہیں اور سختیاں ہی نہیں ہیں۔ یہی نہیں کہہ دیا کہ جمعہ پر نہیں آؤ گے تو ڈرا دیا بلکہ جیسا کہ میں نے کہا اگر جائز عذر ہے تو ٹھیک ہے۔ اگر جائز عذر کے بغیر کوئی نہیں آتا تو وہ پکڑ میں آتا ہے۔

بغیر جائز عذر کے جمعہ چھوڑنا منع ہے۔ ان جائز عذروں کی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاحت فرما دی۔ کون کون لوگ ہیں جن کے عذر ہو سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر جماعت کے ساتھ جمعہ ادا کرنا فرض ہے سوائے چار استثناء کے اور وہ چار لوگ جن کو مستثنیٰ کیا گیا ہے وہ ہیں غلام، عورت، بچہ اور مریض۔ (سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب الجمعۃ للمملوک والمرأۃ 1067)

پس یہ اسلام کی خوبصورت تعلیم ہے کہ مجبوروں اور جائز عذر رکھنے والوں کو چھوٹ دی۔ یہ نہیں کہ ہر عورت، بچہ اور مریض اور وہ غلام جو اپنے مالک کی سختیوں کی وجہ سے مجبور ہیں اگر جمعہ پر نہیں آتے تو ان کا دل سیاہ ہو جائے گا۔ یہ لوگ اس سے مستثنیٰ ہیں۔ ان کے لئے نہیں کہا گیا کہ ان کے دلوں پر مہر لگ جائے گی۔ عورتیں اگر آ جائیں تو ٹھیک ہے۔ نماز باجماعت، جمعہ کے علاوہ جو پانچ نمازیں ہیں وہ مسجد میں آنا اور باجماعت ادا کرنا صرف مَردوں پر فرض ہے۔ ضروری نہیں کہ عورتیں ضرور مسجد میں آئیں لیکن جمعہ پر اگر عورتیں آ جاتی ہیں تو یہ مستحسن ہے۔ اگر نہیں آتیں تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن بعض عورتیں جو آتی ہیں ان کے چھوٹے بچے بھی ہوتے ہیں تو وہ جب آتی ہیں تو بعض دفعہ ڈسٹرب بھی کر رہی ہوتی ہیں۔ پھر بعض عورتوں کی دوسری گھریلو مصروفیات بھی ہوتی ہیں اس لئے انہیں گھروں میں رہنے کی اجازت ہے۔ بلکہ چھوٹے بچوں والی عورتوں کو جیسا کہ میں نے کہا کہ ڈسٹرب کرتی ہیں۔ چاہے وہ آ بھی سکتی ہوں ان کے لئے آسانی بھی ہو تو انہیں آنا بھی نہیں چاہئے، کیونکہ پھر اس سے بعض دفعہ بچوں کی وجہ سے باقی نمازیوں کی نماز اور خطبے میں خلل پڑتا ہے۔ صرف عید کی نماز پر آنا ہر عورت پر فرض ہے۔ اگر نماز نہ بھی پڑھنی ہو تو خطبہ سن لے۔

اسی طرح غلام ہیں وہ اپنے مالک کے ہاتھوں مجبور ہوتے ہیں لیکن آجکل تو کوئی غلام نہیں ہے۔ پرانے زمانے میں غلاموں کا جو تصور تھا اِس زمانے میں تو نہیں پایا جاتا۔ ملازم پیشہ لوگ تو لوگ ہیں لیکن وہ غلاموں کے زُمرہ میں نہیں آتے۔ اس لئے ان کو بھی اپنے آپ کو اس چھوٹ کی وجہ سے غلاموں کے زُمرہ میں شامل نہیں کرنا چاہئے سوائے اس کے کہ کوئی انتہائی مجبوری ہو اور مالک بڑا سخت ہو اور وہ رخصت نہ دے اور کوئی ذریعہ آمد نہ ہو اور پھر فاقے اور بھوک اور افلاس کی نوبت کے آنے کا خطرہ ہو تو اس صورت میں استثناء ہو سکتا ہے۔ یہ اضطراری حالت ہے اور اضطراری حالت میں تو حرام کھانے کی بعض دفعہ اجازت ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ اضطراری حالت بھی اگر مالکان کو احساس دلایا جائے تو عموماً نہیں ہوتی۔ چاہے وہ عیسائی بھی ہوں تو کچھ نہ کچھ وقت کی یا ایک جمعہ چھوڑ کر ایک جمعہ کی اجازت دے دیتے ہیں بلکہ ایسے بھی بہت سے احمدی ہیں جنہوں نے مجھے بتایا کہ انہوں نے جمعہ کی چھٹی نہ ہونے کی وجہ سے اپنی نوکری چھوڑی تو اللہ تعالیٰ نے پہلے سے بہتر انتظام کر دیا۔

پس یہ بات اگر ہم پیش نظر رکھیں کہ ہم نے جمعہ کو اہمیت دینی ہے اور پھر دعا بھی کریں کہ اگر بعض سخت حالات ہیں اور جمعہ ضائع ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ آسانیاں پیدا فرمائے تو اللہ تعالیٰ درد دِل سے کی گئی دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے انتظام بھی فرما دیتا ہے اور آسانیاں بھی پیدا فرما دیتا ہے۔

جیسا کہ میں نے کہا عورتوں کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ اسی طرح چھوٹے بچوں کو بھی جمعہ پر نہیں لانا چاہئے کیونکہ اس سے دوسرے نمازیوں کی نماز ڈسٹرب ہوتی ہے۔ بعض مرد لے آتے ہیں انہیں بھی احتیاط کرنی چاہئے کہ نہ لائیں یا پھر اگر لے آئے ہیں تو پھر ان کو بچوں کے حصے میں بٹھائیں یا خود بچوں کے حصے میں بیٹھیں۔ بہرحال یہ چار استثناء ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے ہیں۔ ان کے علاوہ ہر ایک پر جمعہ کی نماز پر آنا فرض ہے اور جمعہ والے دن خاص اہتمام کرنا فرض ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو آخری کامل اور مکمل شریعت لے کر آئے تھے وہ تعلیم لے کر آئے تھے جو بندے کو خدا تعالیٰ سے ملاتی ہے۔ آپ اپنے ماننے والوں کے بہت بلند روحانی معیار دیکھنا چاہتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف طریقوں سے ہمیں اس طرف توجہ دلائی کہ انسان کو کس طرح اپنے گناہوں

سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ کس طرح خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا چاہئے۔ کس طرح اپنی نیکیوں کو مستقل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ کس طرح اپنے مقصد پیدائش کا حق ادا کرنا چاہئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ نمازیں، جمعہ اگلے جمعے تک اور رمضان اگلے رمضان تک ان کے درمیان ہونے والے گناہوں کا کفّارہ بن جاتے ہیں جبتک کہ انسان بڑے بڑے گناہوں سے بچتا رہے۔

(صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب الصلوات الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ ورمضان الی رمضان مکفرات...... 551)

پس یہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمارے لئے رہنمائی جو نہ صرف گناہوں سے بچاتی ہے بلکہ ان کی بخشش اور سامان بنتی ہے بلکہ روحانیت میں بھی بڑھاتی ہے۔ جو شخص حقیقی رنگ میں ایک نماز کے بعد اگلی نماز کی فکر کرے گا تو کوئی گناہگار ظالم، دوسروں کے حقوق غصب کرنے والا تو یہ فکر نہیں کرے گا کہ میں نے اگلی نماز پر جانا ہے اور اگلی نماز کی تیاری کرنی ہے کہ نماز پڑھ کے آئے اور پھر گناہوں میں مبتلا ہو گئے یا لوگوں کے حقوق غصب کرنے لگ گئے یا دوسروں پر ظلم کرنے لگ گئے اور اگر کوئی ایسا ہے جو اس طرح کرتا ہے تو اس کی نماز، نماز نہیں اور پھر وہ گناہ کبیر کا مرتکب ہو رہا ہے۔ غاصب اگر کوئی ہے تو پھر اس کی نماز خدا تعالیٰ کے لئے نہیں ہے اپنے گناہوں کو سامنے رکھتے ہوئے نہیں ہے۔ کوئی ایسے نمازی ہیں تو وہ ان نمازیوں میں شامل ہو جاتے ہیں جن کی نمازیں ان کے لئے ہلاکت کا موجب بن جاتی ہیں اور قرآن شریف کے مطابق ان کے منہ پر ماری جاتی ہیں اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازیں فرما کر اس طرف بھی توجہ دلا دی کہ یہ پانچ نمازیں تم پر فرض ہیں اور ان کو ان تمام لوازمات کے ساتھ ادا کرنا تم پر فرض ہے جو اللہ تعالیٰ نے بتائے ہیں۔ اسی طرح جمعہ کی طرف توجہ دلائی کہ جمعہ میں شامل ہو کر جن برکات سے اور امام کے خطبہ سے تمہارے اندر جو نیکی کا احساس پیدا ہوا ہے اس کو اگلے جمعہ تک قائم رکھنا ہے۔ جو باتیں اس میں ہوئیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اور اگر یہ ہو گا تو پھر ایک جمعہ سے اگلا جمعہ تمہیں برائیوں سے نجات دے گا۔ تمہارے گناہوں کی بخشش کے سامان کرے گا۔ یہاں بھی ایک جمعہ سے اگلا جمعہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر جمعہ کی فرضیت اور اہمیت واضح فرما دی۔ پھر اسی طرح رمضان کی اہمیت بیان فرمائی۔ تو نیکی پر قائم رہنا اور ایک تسلسل سے قائم رہنا ہی انسان کو گناہوں سے بچاتا ہے۔

پس نمازوں کے حق ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ جمعوں کی ادائیگی باقاعدگی سے کرنا بھی ضروری ہے۔ اور رمضان سے بھی ان شرائط کے ساتھ فیض پانا گناہوں کا کفّارہ بنتا ہے اور نیکیوں میں بڑھاتا ہے جو شرائط اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزوں کے لئے رکھی ہیں۔ اگر حقیقی تقویٰ پر چلنا ہے تو ان چیزوں کی بہر حال پابندی کرنی ہوگی۔ خدا تعالیٰ کا قرب اگر حاصل کرنا ہے تو ان کا پابند ہونا ہوگا۔ گناہوں کی بخشش کے سامان کرنے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو رستہ بتایا اس کے مطابق عمل کرنا ہوگا۔ ان چیزوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک روزانہ کا لائحہ عمل بھی دے دیا۔ ایک ہفتہ وار لائحہ عمل بھی دے دیا اور ایک سالانہ لائحہ عمل بھی بتا دیا جو انسان کی روحانی اصلاح کے لئے ضروری ہے۔ اور جو اِن درجوں سے گزرتے ہوئے آگے بڑھے گا وہ خدا تعالیٰ کی مغفرت اور بخشش کا حامل ہوگا۔ پس ان باتوں سے مزید روشن ہو کر واضح ہو گیا کہ جمعہ کی کیا اہمیت ہے۔

سال کے بعد روحانی بہتری کے پروگرام میں خدا تعالیٰ نے رمضان کا مہینہ رکھا ہے، جمعۃ الوداع نہیں رکھا کہ سال کے بعد رمضان کا ایک جمعہ پڑھ لو بلکہ رمضان کا پورا مہینہ رکھا ہے۔

جمعہ کی برکات سے فیض پانے کے لئے یا فیض اٹھانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر سات دن کے بعد آنے والے جمعہ کو ہی اہم اور بخشش کا ذریعہ قرار دیا۔ پس ہر آنے والا جمعہ ہمارے لئے یہ گواہی دینے والا ہونا چاہئے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے یہ دن گزارے اور کوئی ایسا عمل نہیں کیا جو خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والا ہو یا جان بوجھ کر ایسا عمل نہیں کیا جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنائے تو پھر اللہ تعالیٰ چھوٹی موٹی غلطیوں اور کوتاہیوں کو، کمیوں کو معاف فرما دیتا ہے۔ ہر جمعہ اللہ تعالیٰ کے حضور یہ گواہی دیتا ہے کہ اس بندے نے عموماً ڈرتے ڈرتے یہ دن گزارنے کی کوشش کی ہے۔ اسی طرح روزانہ کی نمازیں ہیں جو اگر خدا تعالیٰ کی رضا کو سامنے رکھتے ہوئے ادا کی جائیں گی تو ہمارے حق میں گواہی دیں گی اور یہی حال رمضان کے روزوں کا ہے۔ کفّارہ کا مطلب یہی ہے کہ ان عبادتوں کی گواہیاں ہمارے حق میں ہو کر ہمارے لئے بخشش کے سامان بن جائیں گی۔

پھر جمعہ کی اہمیت اور اس کی خوبصورتی کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ یوں فرمایا کہ دنوں میں سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے اس دن مجھ پر زیادہ درود بھیجا کرو کیونکہ اس دن تمہارا یہ درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ (سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب تفریع ابواب الجمعۃ 1047)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ کا حکم ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بھی حکم ہے۔ تو یہ درود آپ کے سامنے پیش کیا جانا بھی ہمیشہ کے لئے ہے۔ یہ نہیں کہ جب آپؐ نے فرمایا تو آپؐ کی زندگی کے لئے تھا۔

پس یہ جمعہ کی ایک اور جاری برکت ہے۔ کہیں نہیں آیا کہ جمعۃ الوداع کو درود پیش کیا جائے گا بلکہ ہر جمعہ کو یہ پیش کیا جاتا ہے۔ ہم میں سے خوش قسمت ہیں وہ جو اس فیض سے فیض اٹھاتے ہیں اور ان درود بھیجنے والوں میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

پس یہ جمعوں کی برکات ہیں جن کے حصول کے لئے ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ بھی بڑا نوازنے والا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ جب تم جمعہ کی اہمیت کو سامنے رکھتے ہوئے اس کا حق ادا کرلو، اپنے کاروباروں اور اپنی مصروفیات کو جمعہ کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے پس پشت ڈال دو تو تم روحانی طور پر تو ترقیات حاصل کرنے والے بنو گے لیکن مادی فضلوں سے بھی محروم نہیں رہو گے۔ جمعے کی نماز کے بعد اپنے کاروباروں کی طرف جاؤ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو تلاش کرو۔ جو دوسری آیت ہے اس میں یہی فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں میں برکت ڈالے گا۔

پس یہ بھی ضمانت ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی کام میں برکت پڑتی ہے۔ اگر اس کی خاطر جمعہ کے تھوڑے سے وقت کے لئے قربانی کرو گے تو کاروباروں میں برکت پڑے گی اور اس کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بنو گے اور جب خدا تعالیٰ کی خاطر کچھ دیر کے لئے اپنے کام کا حرج کرو گے تو اللہ تعالیٰ سب کاموں کو سنوارنے والا اور سب طاقتوں کا مالک ہے۔ وہ تمہارے جو دنیاوی اور مادی نقصانات ہیں ان کو بھی پورا کرنے والا ہے اور ان کاروباروں میں برکت ڈال کر اپنے فضلوں سے نوازنے والا ہے۔ گویا یہ بھی فرما دیا کہ ایک مومن کا دنیا کمانا بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کمانے سے منع نہیں کرتا لیکن جو معین جگہ ہے، اور کسی کام کے کرنے کا جو معین وقت ہے اس پر اس کو کرنے اور انجام دینے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔

پس ان فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے تم نے جو محنت اور کوشش کرنی ہے جمعہ کی نماز کے بعد کرو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں سے حصہ لو۔ لیکن یاد رہے کہ دنیاداری کے ان کاموں کے باوجود خدا تعالیٰ کو نہ بھولنا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ نے فرما دیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اپنی زبانوں کو تر رکھو۔ دنیاوی کاروبار بھی اللہ تعالیٰ کی منشاء اور احکامات کے مطابق ہوں۔ کوئی دھوکہ، فریب، جھوٹ، سستی، کاہلی نہ ہو۔ اگر یہ چیزیں کاروباروں اور کاموں میں تمہارے ساتھ ہیں تو تب بھی گناہگار ہو رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ کی یاد کو بھلا رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر تمہیں ان چیزوں سے بچانے والا ہونا چاہئے۔

جیسا کہ گزشتہ خطبہ میں بھی ذکر ہؤا تھا کہ ہر کام کرتے وقت یہ خیال رہے کہ خدا تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے اور جب یہ خیال رہے گا تو خدا تعالیٰ کے ذکر کا بھی حق ادا ہوگا اور جو اپنی ذمہ داریاں ہیں ان کا بھی حق انسان صحیح طرح ادا کر سکے گا۔ پس آج کا یہ دن اگر اہم بنانا ہے تو اس لحاظ سے اہم بنانے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہم آج یا کل ایک سال کے لئے رمضان کی عبادت سے تو نکل رہے ہیں لیکن جمعہ کی عبادت سے ایک سال کے لئے نہیں نکل رہے بلکہ اگلا جمعہ بھی اسی طرح ہمارے لئے اہم ہے جس طرح آج کا جمعہ۔ اور جو کمزوریاں اور کمیاں ہمارے اندر ماضی میں تھیں آئندہ کے لئے ان کو دُور کرنے کا ہم عہد کرتے ہیں۔ اگر یہ سوچ ہوگی تو ہم جمعہ کو وداع نہیں کر رہے ہوں گے بلکہ اپنی برائیوں، اپنی کمزوریوں، اپنی کوتاہیوں اور اپنی سستیوں کو وداع کرتے ہوئے ان سے ہمیشہ کے لئے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی کوشش کر رہے ہوں گے۔ اور رمضان کی برکات سے بھی فائدہ اٹھانا یہی ہے کہ جن نیکیوں کی ہمیں رمضان میں توفیق ملی ہے ان میں سے اگر اضافہ کرتے ہوئے نہیں تو کم از کم ان پر قائم رہتے ہوئے ہم اگلے رمضان کا استقبال کریں۔

پس نہ ہم یہ سوچ رکھنے والے ہوں کہ ہم نے جمعہ کو وداع کیا، نہ ہم یہ سوچ رکھنے والے ہوں کہ ہم نے رمضان کو وداع کیا، نہ ہمیں یہ خیال آئے کہ ہم نے اپنی عبادتوں کو وداع کیا جن کا لطف رمضان کے دوران ہم نے اٹھایا۔ اگر کبھی یہ سوچ کسی کے دل میں پیدا ہوتی ہے تو وہ اپنے مقصد پیدائش سے دور چلا جاتا ہے اور جو مقصد پیدائش سے دور ہے وہ تقویٰ سے دور ہے اور جو تقویٰ سے دور ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والا نہیں ہو سکتا۔ گویا رمضان میں جو کچھ ہم نے حاصل کرنے کی کوشش کی تھی اسے خود ہی ہم نے ضائع بھی کر دیا اور جس کامیابی اور اخلاص کا، جس کامیابی اور فلاح کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا اس

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

سے ہم محروم ہو گئے۔ روزے کے بارے میں جو آیات ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے روزے کے حکم اور روزے کے دوسرے احکامات کے بجالانے کا نتیجہ تقویٰ بتایا ہے۔ پس ہمیں آج اس کے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم نے اس نتیجے کو حاصل کر لیا ہے یا نہیں؟ یا کم از کم ہم نے اس کوشش میں کچھ قدم بڑھائے ہیں کہ نہیں۔ اور کیا یہ عہد کیا ہے کہ ہم نے رمضان میں جو حاصل کیا ہے اس پر ثابت قدم رہنے اور اسے آگے بڑھانے کی کوشش کرتے رہیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں تقویٰ اور اس کی باریکیوں کے بارے میں بڑی تفصیل سے سمجھایا ہے۔ ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ ”بار بار قرآن شریف کو پڑھو اور تمہیں چاہئے کہ بُرے کاموں کی تفصیل لکھتے جاؤ“۔ قرآن کریم نے جن کاموں کو بُرا کہا ہے ان کی تفصیل لکھتے جاؤ۔ اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید سے کوشش کرو کہ ان بدیوں سے بچتے رہو۔ یہ تقویٰ کا پہلا مرحلہ ہوگا“۔ (ملفوظات جلد 8 صفحہ 376۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)۔ برائیوں سے بچنا تقویٰ کا پہلا مرحلہ ہوگا۔

پس رمضان کے دنوں میں ہم نے درس بھی سنے۔ اور ہم میں سے بہت سوں نے خود بھی قرآن کریم پڑھنے کی کوشش کی اور سمجھنے کی کوشش کی۔ بدیوں کا بھی پتا لگا۔ نیکیوں کا بھی پتا چلا اور ابھی نیکیوں کے کرنے کا مرحلہ تو بعد کی بات ہے آپ فرما رہے ہیں کہ تقویٰ کا پہلا مرحلہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی برائیوں کی فہرست بنا کر ان سے بچنے کی کوشش کرو۔ اور برائیوں سے بچنے کی یہ کوشش اور ان سے بچنا انسان کو تقویٰ کے پہلے مرحلے میں لاتا ہے۔

فرمایا کہ بیشک برائیوں سے بچنا اچھی بات ہے لیکن یہ نیکی کا پہلا حصّہ ہے۔ یہ تقویٰ کا پہلا مرحلہ ہے۔ نیکی اس پر ختم نہیں ہو جاتی۔

آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اتنی سی بات نہیں جس سے وہ راضی ہو جاوے۔ بدیوں سے بچنا چاہئے اور اس کے مقابل نیکی کرنی چاہئے۔ اس کے بغیر مخلصی نہیں۔ (اگر نہیں کرو گے تو یہ نہ سمجھ لو کہ بدیوں سے بچ کر میں نے تقویٰ حاصل کر لیا۔ اس لئے اگر خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ہے تو نیکیاں بجالائے بغیر جان نہیں چھوٹے گی۔ بہرحال کرنی پڑیں گی۔ فرمایا کہ) جو اس پر مغرور ہے کہ وہ بدی نہیں کرتا۔ (بعض لوگوں کو بڑا فخر ہے کہ ہم بدی نہیں کرتے) وہ نادان ہے۔ اسلام انسان کو اس حد تک نہیں پہنچاتا اور چھوڑتا بلکہ وہ دونوں شقیں پوری کرانا چاہتا ہے۔ یعنی بدیوں کو تمام کمال چھوڑ دو۔ (اپنی بدیوں اور برائیوں کو مکمل طور پر چھوڑ دو۔) اور نیکیوں کو پورے اخلاص سے کرو۔ (بدیوں کو مکمل طور پر چھوڑو اور نیکیوں کو پورے اخلاص سے کرو۔ فرمایا کہ) جب تک یہ دونوں باتیں نہ ہوں نجات نہیں ہو سکتی۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 8 صفحہ 377-378)

پس یہ رمضان بھی اور جمعہ بھی اور ہماری عبادتیں بھی ہمیں اس طرف توجہ دلانے والی ہونی چاہئیں کہ ہم نے جہاں تقویٰ کے پہلے مرحلے میں بدیوں کو مکمل طور پر چھوڑنا ہے یا چھوڑا ہے وہاں تقویٰ کے اگلے مرحلے پر چلتے ہوئے تمام نیکیوں کو پورے اخلاص سے ادا کرنا ہے۔

آپ نے ایک جگہ فرمایا یہ کوئی نیکی نہیں ہے کہ نمازوں کی مثلاً مجھے عادت پڑ گئی اور نماز پڑھنے کے بعد وہیں مسجد میں بیٹھ کر ایک دوسرے کی برائیاں شروع کر دیں یا ایسی باتیں کرنے لگ گئے جن کا نیکیوں سے کوئی تعلق نہیں۔ تو یہ تو تم نے پہلا مرحلہ بھی طے نہیں کیا۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 8 صفحہ 376)

پس جمعہ کے دن جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق قبولیت دعا کی ایک گھڑی ہوتی ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی بھی آتی ہے جب قبولیت دعا ہوتی ہے۔ (صحیح البخاری کتاب الجمعۃ باب الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ 935)۔ پہلے مَیں اس کے بارے میں بتا چکا ہوں۔ یہ دعا بھی خاص طور پر ہمیں کرنی چاہئے کہ رمضان ہماری بدیوں سے ہمیں مکمل طور پر نجات دلاتا ہوا اور ہمیں نیکیوں کو پورے اخلاص کے بجالانے کی توفیق دیتا ہوا ہمیں چھوڑے اور ہم حقیقی تقویٰ پر چلنے والے ہوں۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں اور اسلامی تعلیمات کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنا کر اس خوبصورت تعلیم کو دنیا کو بتائیں کہ یہی دین ہے جو بندے کو زندہ خدا سے ملاتا ہے اور یہی دین ہے جو ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بہترین رنگ میں ہدایت فرماتا ہے اور توجہ دلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مشکلات میں گھرے ہوئے تمام احمدیوں کو بھی ان کی مشکلات سے نکالے اور جو کسی بھی رنگ میں پریشانیوں میں مبتلا ہیں ان کی پریشانیاں ختم ہوں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اُمّت مسلمہ کو بھی توفیق دے کہ وہ زمانے کے امام کو مان کر دکھوں اور پریشانیوں سے باہر نکلیں۔ ایک دوسرے پر جو ظلم کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ ان ظلموں سے روکے اور اسلام اپنی حقیقی شان کے ساتھ ہر مسلمان ملک سے دنیا پر ظاہر ہو۔

بقیہ: حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا دورۂ جرمنی 2015ء۔ از صفحہ 2

از صفحہ 2

مبلغ بتاتے ہیں:

ایک اور امر قابل ذکر ہے کہ آئی تورے صاحب کی دائیں ٹانگ کی nerves کا کچھ مسئلہ ہے جس کی وجہ سے سویڈن سے جرمنی آتے وقت ہر ایک گھنٹے کے بعد وہ مجھے کہتے تھے کہ گاڑی روکیں ٹانگ میں خاصی تکلیف ہے۔ اس طرح بار بار ہمیں گاڑی روکنا پڑتی اور یہ صاحب کچھ چہل قدمی کرتے اور پھر سفر جاری رہتا۔ لیکن جلسے سے واپسی پر مسلسل 17 گھنٹے کی ڈرائیو میں انہوں نے ایک دفعہ بھی مجھے گاڑی روکنے کے لئے نہیں کہا اور ہشاش بشاش سفر کرتے گئے۔ جب گھر کے قریب پہنچ گئے تو خاکسار نے خود انہیں پوچھا کہ کیا بات ہے آپ نے آج واپسی کے سفر میں ایک دفعہ بھی اپنی ٹانگ کی تکلیف کا ذکر نہیں کیا اور گاڑی نہیں رکوائی؟ فوراً پچھلی سیٹ پر بیٹھی ہوئی اپنی اہلیہ کی طرف حیرت سے دیکھا اور بولے واقعی مجھے تو یاد بھی نہیں رہا کہ میری ٹانگ میں کچھ مسئلہ تھا۔ کہنے لگے کہ یہ یقیناً حضور کے وجود کی برکت ہے کہ نہ صرف مجھے تکلیف نہیں ہوئی بلکہ مجھے یہ تکلیف یاد بھی نہیں رہی۔

ملاقات کے آخر پر تمام ممبران نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے تمام ممبران کو قلم عطا فرمائے اور ازراہِ شفقت چھوٹے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

....

کروشین وفد کے ساتھ ملاقات

بعد ازاں آٹھ بجکر 35 منٹ پر ملک کروشیا سے آنے والے وفد کی حضور انور سے ملاقات شروع ہوئی۔ کروشیا سے آٹھ افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔

ملاقات کے آغاز میں وفد کے تمام ممبران نے باری باری اپنا تعارف کروایا اور حضور انور سے ملاقات ہونے پر خوشی کا اظہار کیا۔

❁ **وفد کی ایک ممبر خاتون نے سوال کیا کہ جب سے آپ خلیفہ بنے ہیں آپ کی زندگی کیسے تبدیل ہوئی ہے اور اس نے آپ کی فیملی کو کتنا متاثر کیا ہے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بہت بڑا فرق پڑا ہے۔ میرا روزانہ کا معمول آج کے معمول سے بہت مختلف تھا۔ صبح سے شام تک جو میں کرتا ہوں، وہ سب جماعت کی خدمت ہے۔ تو بہت بڑی تبدیلی ہوئی ہے۔ مجھے وہ بھی کام کرنے پڑے ہیں جن کی مجھے عادت نہ تھی۔ مجھے نہیں یاد شاذ ہی کبھی میں نے کوئی تقریر یا کوئی لیکچر دیا ہوگا یا سٹیج پر آیا ہوں گا۔ لیکن اب اتنا کثرت سے ہوتا ہے کہ میں اس کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

❁ **بعد ازاں ایک خاتون نے عرض کیا کہ:** میں عیسائی ہوں اور قرآنِ کریم میری نظر میں ایک سچائی ہے اور یہ بائبل کی نسبت میرے دل کے زیادہ قریب ہے۔ میں دونوں کا مطالعہ کر رہی ہوں اور موازنہ کر رہی ہوں، یہ بہت دلچسپ کام ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر خاتون نے بتایا کہ وہ قانون پڑھ رہی ہیں اور فارغ اوقات میں مطالعہ کرتی ہیں۔ اور مطالعہ کا یہ کام بہت دلچسپ ہے۔ مثلاً میں اپنے دوستوں کو کہتی ہوں کہ سور کھانا بائبل نے بھی حرام کیا ہے، لیکن یہ کسی کو معلوم نہیں ہوتا۔

موصوفہ نے عرض کیا کہ: مجھے ایک بات احمدیوں کے بارے میں سمجھ نہیں آتی کہ انہوں نے مسیح موعود علیہ السلام اور ان کے خلفاء کی تصاویر دیواروں پر لگائی ہوتی ہیں۔ میں جانتی ہوں کہ مسیح علیہ السلام اور آپ روحانی وجود ہیں۔ لیکن میرے لئے تصاویر کوئی روحانی حیثیت نہیں رکھتیں۔ مثال کے طور پر عیسیٰ علیہ السلام کو ماننے کے لئے یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ماننے کے لئے ان کی تصویر کی ضرورت نہیں ہے اور آپ کو ان کے پیغام کی یاددہانی کے لئے کسی تصویر کی ضرورت نہیں ہے۔ یعنی کسی کے پاس خدا کی تصویر نہیں ہے، لیکن ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ تو تصاویر کیوں رکھی جاتی ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر تو یہ تصاویر ان افراد کی محبت کی وجہ سے لگائی جاتی ہیں، جیسا کہ آپ اپنی فیملی کی تصاویر بھی لگاتے ہیں تو یہ ایک مختلف چیز ہے۔ لیکن اگر یہ سمجھا جائے کہ یہ تصاویر کوئی روحانی اثر رکھتی ہیں، تو یہ بالکل غلط ہے، تصاویر میں ایسا کچھ نہیں ہے۔ اس لئے ہماری جماعت میں فقہ کے لئے ایک کمیٹی قائم ہے اور کافی عرصہ قبل انہوں نے اس بات کا فتویٰ دیا ہوا ہے کہ اگر کہیں یہ سمجھ کر تصویر لگائی جارہی ہے کہ اس سے کچھ حاصل کرنا ہے یا اُس کے آگے جھکنا ہے تو تصویر لگانے کی اجازت نہیں ہے، حتیٰ کہ حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بھی تصویر لگانے کی اجازت نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک دلچسپ بات جو میرا خیال ہے، وہ یہ ہے کہ مسیح دو ہیں۔ ایک حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مسیح اور ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مسیح ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ مسیحِ موسیٰ علیہ السلام اور مسیحِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم دونوں نبی ہیں۔ میں عیسیٰؑ کو نبی مانتا ہوں اور دونوں کی تصاویر موجود ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ کی تصویر کفنِ مسیح پر ہے اور میرے ایمان کے مطابق یہ عیسیٰؑ کی اصلی تصویر ہے۔ اور دوسری طرف حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر بھی اب تک محفوظ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بعض اوقات ایسا بھی ہوا کہ حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کو پسند نہیں کیا کہ آپ کی تصویر کو ہر جگہ دکھایا جائے اور آویزاں کیا جائے۔ ایک مرتبہ تو ایسا بھی ہوا کہ آپؑ کے ایک بڑے مخلص صحابیؓ نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر پوسٹ کارڈ پر چھپوا دی۔ اور آپ کو معلوم ہے کہ اس زمانہ میں پوسٹ کارڈز بھجوانے کا رواج تھا۔ جب حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس بات کا علم ہوا تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان تمام پوسٹ کارڈز کو جلانے کا ارشاد فرمایا۔ تو صرف تصویر کچھ نہیں کر سکتی۔ لیکن کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو کسی کے چہرے کو دیکھ کر اس کی سچائی جان جاتے ہیں۔ اور ایسا ہوا بھی ہے کہ یورپ، افریقہ میں بہت سے ایسے افراد جنہوں نے بیعت کی ہے، انہوں نے مجھے لکھا کہ انہوں نے خواب میں کسی کو دیکھا ہے اور وہ اس وجود کو نہیں جانتے، اور اس وجود نے خواب میں کہا ہے کہ اُس کے ساتھ شامل ہو جاؤ یا خواب دیکھنے والے کو کوئی راہ دکھلائی ہے۔ اور بعد میں جب کسی احمدی دوست نے انہیں یہ تصویر دکھائی، اپنے گھر لے کر گیا، کسی میگزین وغیرہ میں تصویر دکھائی تو انہوں نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ یہی وہ وجود ہے جس کو انہوں نے خواب میں دیکھا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس

بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ چہرہ دیکھ کر بات اخذ کر لیتے ہیں اور بعض میں یہ صلاحیت ہوتی ہے کہ تصویر دیکھ کر بہت کچھ جان جاتے ہیں۔ تو یہی وجہ ہے، نہیں تو اس کے علاوہ کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ اس سے روحانیت بڑھ جاتی ہے، تو ہرگز نہیں۔ میں خود بھی یہ چیز نہیں پسند کرتا۔ 2006ء میں جب آسٹریلیا کا سفر کیا تو وہاں کی جماعت نے محکمہ ڈاک سے رابطہ کر کے میری تصویر کے ساتھ ایک ڈاک ٹکٹ جاری کروائی۔ جب مجھے اس بات کا علم ہوا تو میں نے تمام ضائع کروا دیں۔

❁ ایک ممبر نے سوال کیا کہ یہ کیسے ہوا ہے کہ پہلے خلیفہ کے علاوہ تمام ایک ہی فیملی کے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ خدا تعالیٰ کا فیصلہ ہوتا ہے۔ یہ خدا کی مرضی ہے۔ جس طرح خدا تعالیٰ چاہے ویسا ہی ہوتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہوا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سے بہت سے انبیاء آئے۔ تو یہ خدا تعالیٰ کی مرضی ہے کہ وہ کس کو منتخب کرتا ہے۔ ایک الیکٹورل کالج کے ذریعہ خلیفہ کا انتخاب ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ ہی ان ممبران کے دلوں میں ڈالتا ہے اور وہی منتخب کرتا ہے۔ کسی کو کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ کس نے منتخب ہونا ہے۔

❁ اس پر وفد کی اس ممبر نے سوال کیا کہ کیا کبھی آپ کے ذہن میں یہ خیال آیا ہے کہ آپ بھی خلیفہ منتخب ہو سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب میں منتخب ہوا تو میں نے الیکٹورل کالج کے چیئرمین سے پوچھا کہ کیا ایسی کوئی گنجائش موجود ہے کہ معذرت کی جا سکے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دوسرے خلیفہ کے انتخاب کے وقت بلکہ انتخاب سے پہلے جماعت میں اختلاف ہو گیا تھا۔ آپ کو شاید معلوم ہو کہ جماعت کے دو گروپس ہیں۔ ایک بہت ہی چھوٹا گروپ ہے اور ایک بڑا گروہ ہے جو خلافت پر یقین رکھتے ہیں۔ جب یہ اختلاف شروع ہوا، تو اس اختلاف کے وقت بھی دوسرے خلیفہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے مخالفین کو کہا کہ جسے بھی آپ لوگ بطور خلیفہ منتخب کر لیں، میں اسے قبول کروں گا۔ مجھے خلیفہ بننے کا کوئی شوق نہیں ہے۔

❁ ایک ممبر نے سوال کیا کہ کیا آپ لوگ دیگر مذاہب سے بین المذاہب مکالموں کی تائید کرتے ہیں؟ مثلاً کیا آپ کبھی پوپ سے ملے ہیں، اور اگر ملے ہیں تو کیا بات ہوئی؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے کبھی پوپ سے ملنے کی کوشش نہیں کی۔ لیکن ہمارے دوسرے خلیفہ نے 1924ء میں ایک مرتبہ کوشش کی تھی لیکن اس نے ملاقات نہیں کی اور یہ عذر دیا تھا کہ چونکہ میرا محل زیرِ تعمیر ہے اسلئے خوش آمدید نہیں کہا جا سکتا، وغیرہ۔ اس دور میں اٹالین اخبار نے بھی یہ خبر دی تھی کہ پوپ نے ملاقات سے اس عذر کی وجہ سے انکار کر دیا ہے کہ اس کا محل زیرِ تعمیر ہے۔ چونکہ پوپ جماعت احمدیہ کے خلیفہ کو ملنا نہیں چاہتا اس لئے اس کا محل کبھی بھی مکمل نہ ہو سکے گا۔

❁ وفد کی ایک ممبر نے سوال کیا کہ کیا آپ دیگر مذاہب کے سربراہان سے بات کریں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہماری طرف سے کوئی روک نہیں، ہم تو open ہیں اور ملنا چاہتے ہیں۔ ہمارے دل کھلے ہیں، گزشتہ سال God in 21st Century کے نام سے ہم نے گلڈ ہال لندن میں انٹر فیتھ سیمینار کیا تھا۔ اسرائیل سے یہودیوں کے نمائندے شامل ہوئے تھے۔ چرچ کے نمائندہ موجود تھے۔ دروزی بھی تھے۔ ہندو نمائندے بھی اور دوسرے مذہبی لیڈرز بھی موجود تھے۔ دلائی لامہ کا نمائندہ بھی شامل ہوا تھا۔ میں نے بھی وہاں بات کی تھی۔ ایک ہی پلیٹ فارم پر سب کو موقع دیا۔ ہم نے خود سارا انتظام کیا تھا۔ ہم تو پہلے ہی ایسی کوشش کر رہے ہیں کہ ایک ہاتھ پر اکٹھے ہوں اور دنیا میں امن قائم ہو۔

❁ وفد کے ایک ممبر نے سوال کیا کہ نوجوان نسل کے لئے آپ کا سب سے بڑا concern کیا ہے؟ آپ ان کے لئے کیا چاہتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نوجوان نسل کے لئے اور ہر احمدی کے لئے یہی چاہتا ہوں کہ وہ اپنے خدا کو پہچانیں۔ دو باتیں بہت ضروری ہیں، جس کے بارے میں حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ میں یہ دو باتیں لے کر آیا ہوں۔ ان میں سے ایک یہ کہ لوگوں کو اپنے خالق کے قریب کرنا اور دوسرا بنی نوع انسان کے حقوق کی ادائیگی کا احساس کرنا ہے۔ یہ دو چیزیں ہیں جو ہر ایک کے لئے اہمیت کی حامل ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ کا سوال یہ ہے کہ ہمارے نوجوان بھی دیگر مسلمانوں کی طرح انتہا پسند ہیں تو ہمیں ایسی کوئی تشویش نہیں ہے۔ شکر ہے ہم ایسی احمقانہ حرکتوں سے پاک ہیں۔

☆ ایک مہمان نے سوال کیا کہ کیا احمدی مسلمان ممالک میں اقلیتی عیسائی جماعتوں کی مدد کرتے ہیں؟ جہاں وہ محفوظ نہیں ہوتے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام تو یہی کہتا ہے کہ انہیں محفوظ ہونا چاہئے۔ جہاں ہمیں معلوم ہوتا ہے، ہم مدد کرتے ہیں۔ ربوہ میں 98 فیصد آبادی احمدی ہے۔ ہم نے اپنی زمین سے عیسائیوں کو چرچ بنانے کے لئے زمین دی ہے۔ ابھی ہمیں مسلمان ممالک میں ایسی قوت حاصل نہیں ہے کہ ہم بتا سکیں کہ حقیقی اسلامی حکومت کیسی ہوتی ہے۔ ایک حد تک ہم ان کی مدد کرتے ہیں۔

❁ وفد میں موجود ایک مہمان نے سوال کیا کہ میں احمدیہ جماعت کا مطالعہ کر رہا ہوں، اور کتاب "Pathway to Peace" بھی پڑھ رہا ہوں۔ اس کے آخر پر آپ نے مختلف سربراہان کے نام جو خطوط لکھے ہیں، وہ درج ہیں۔ کیا آپ کو ان کے جوابات موصول ہوئے ہیں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یونائیٹڈ سٹیٹس سے تو نہیں ملا۔ پریذیڈنٹ کے ایک قریبی ایڈوائزر نے کہا تھا کہ وہ جواب کے لئے بات کرے گا۔ لیکن کوئی جواب نہیں آیا۔ ان کا کوئی ادارہ ہے۔ شاید پینٹاگون نے انہیں منع کیا ہے کہ اس خط کا جواب نہیں دینا۔ اگر دیا تو مشکل میں پڑ جاؤ گے۔ کینیڈا کے پرائم منسٹر نے جواب دیا تھا لیکن اتنا مناسب جواب نہ تھا۔ صرف یو کے کے وزیرِ اعظم ڈیوڈ کیمرون نے اچھا جواب بھجوایا تھا اور اس میں sensible باتیں لکھی تھیں اور یہ بھی لکھا تھا کہ G8 جواب G7 ہے اپنے نیوکلیئر ہتھیار کم کرنے پر غور کر رہے ہیں اور 2020ء تک کافی کمی ہو جائے گی، اس طرح کی کافی باتیں لکھی تھیں۔ یہ جواب موجود ہیں اسلئے بتا رہا ہوں، اگر کوئی confidential بات ہوتی تو میں نہ بتاتا۔

❁ کروشین وفد کی ایک رکن یاسیپا (Josipa) صاحبہ نے کہا: جلسہ سالانہ جرمنی پر آنے سے قبل مَیں نے جماعت احمدیہ کے موجودہ سربراہ کی کتاب "World Crisis and Pathway to Peace" کا مطالعہ کیا۔ اسی طرح سال 2014ء اور 2015ء میں امن کے بارہ میں منعقدہ سمپوزیم میں خلیفۃ المسیح کے دونوں خطابات کا بھی مطالعہ کیا۔ میرے ذہن پر یہ تأثر تھا کہ جماعت کے موجودہ سربراہ بعض معاملات پر سخت مؤقف رکھتے ہیں اور مزاج کے بھی سخت ہوں گے۔ تاہم جب میری جماعت کے سربراہ سے ملاقات ہوئی تو مَیں نے آپ کو ایک بالکل مختلف شخصیت پایا۔ آپ انتہاء کے حلیم، نرم دل، خوش مزاج اور ہنس مُکھ طبیعت کے نکلے۔ آپ اپنے مخاطب سے بہت ہی خوشگوار موڈ میں گفتگو کرتے ہیں اور اپنے نقطۂ نظر کو بہت ہی سادے اور سیدھے الفاظ میں پیش کرتے ہیں۔ اتنی زیادہ مصروفیات کے باوجود جس خوش دلی اور محبت کے جذبہ کے ساتھ ملتے ہیں وہ بہت ہی متأثر کُن ہے اور صاف نظر آتا ہے کہ خلیفۃ المسیح کو کسی غیبی طاقت کی تائید حاصل ہے۔

❁ کروشین وفد کے ایک رکن برونو (Bruno) صاحب نے کہا: مَیں نے جلسہ سالانہ کے مختلف انتظامات کا بڑی گہرائی سے جائزہ لیا ہے اور صاف نظر آرہا ہے کہ اتنے بڑے اجتماع کو کامیاب طریق سے منعقد کرنے کے لئے بہت عمدہ منصوبہ بندی کی گئی ہے اور تمام کارکنان کے جذبہ خدمت سے بہت زیادہ متأثر ہوا ہوں۔ جلسہ کے دوران کہیں بھی پولیس نظر نہیں آئی۔ جس اطمینان، امن اور نظم وضبط کے ساتھ افراد جلسہ کے مختلف اوقات میں مختلف پروگراموں میں شامل ہوئے کہ ایسے ماحول میں واقعی پولیس کا کوئی کام نہیں۔

کروشین وفد کی ملاقات کا یہ پروگرام آٹھ بجکر 55 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں وفد کے تمام ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت وفد کے ممبران کو قلم عطا فرمائے۔

....

لتھوانیا سے آنے والے وفد کی ملاقات

بعد ازاں لتھوانیا سے آنے والے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات شروع ہوئی۔ امسال لتھوانیا سے 8 افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ اس وفد میں طلباء، پروفیسرز، ایک کالج کی ایڈمنسٹریٹر اور وکیل شامل ہوئے تھے۔

ملاقات کے آغاز میں وفد کے تمام ممبران نے باری باری اپنا تعارف کروایا اور اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ آج ان کی خلیفۃ المسیح سے ملاقات ہو رہی ہے۔

اس کے بعد ایک ممبر نے سوال کیا کہ کیا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی تقاریر خود لکھتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے خود پتہ نہیں ہوتا کہ کیا کہنا ہے۔ آج کے خطبہ کے بارہ میں مَیں نے کل سوچا تھا۔ تقاریر وغیرہ بھی میں خود ہی تیار کرتا ہوں۔ بعض دفعہ حوالہ جات کے لئے اپنے دفتر سے مدد لیتا ہوں۔ تقاریر کے topics وغیرہ کا انتخاب میں خود کرتا ہوں اور حوالہ جات کیلئے رہنمائی دیتا ہوں کہ مجھے فلاں فلاں حوالہ نکال دیں۔

❁ وفد کے ایک ممبر نے سوال کیا کہ اسلام میں سؤر کا گوشت کھانا کیوں منع ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ سؤر کا گوشت کھانا تو بائبل میں بھی منع ہے۔

❁ ایک ممبر نے سوال کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے وقت کو مختلف کاموں کیلئے کس طرح manage کرتے ہیں؟

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ** میں خود نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی سارے کام ہو جاتے ہیں۔ پہلے میری زندگی کا معمول بالکل مختلف ہوا کرتا تھا لیکن خلافت کی ذمہ داری سنبھالنے کے بعد میرے معمولات میں ایک U-turn آ گیا۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ مجھ سے کیسے ہو گیا؟ اللہ ہی تھا جو تمام کاموں کو کرنے والا تھا۔

❁ ایک خاتون نے سوال کیا کہ اسلام نے چار شادیوں کی اجازت کیوں دی ہے؟

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا** کہ جو چار شادیوں کی اجازت دی ہے وہ بعض شرائط کے ساتھ دی ہے۔ مثلاً دو اور تین اور چار کی جو اجازت قرآن کریم میں ہے یہ جنگوں کے حالات کے پیشِ نظر بھی ہو سکتا ہے۔ جیسے عالمی جنگیں ہوئیں تو بہت سے مرد جنگوں میں مارے گئے اور یہاں جرمنی میں بھی بے تحاشا مرد مارے گئے۔ اور بڑی تعداد میں عورتیں پیچھے رہ گئیں۔ اگر چار شادیوں کی اجازت ہوتی تو پھر ان عورتوں کی بھی شادی ہو سکتی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام سے قبل بھی لوگ زیادہ شادیاں کرتے تھے اور کئی بیویاں رکھتے تھے۔ وہ عیسائی تھے یا لامذہب تھے یا بتوں کو پوجنے والے تھے وہ کئی کئی بیویاں بیس بیس، تیس تیس بیویاں رکھتے تھے۔ کوئی جتنا بڑا آدمی ہوتا اس کی اتنی ہی زیادہ بیویاں ہوتیں۔ بلکہ افریقہ میں ابھی بھی بعض علاقوں میں رواج ہے کہ ان علاقوں کے چیفوں نے کئی کئی بیویاں رکھی ہوتی ہیں۔ اور جب وہ احمدی ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ پھر انہیں بتایا جاتا ہے کہ چار بیویاں رکھنے کے بعد باقی کو احسن رنگ میں حقِ زوجیت سے آزاد کر دیں۔ پس اسلام نے تو تعداد کو محدود کیا ہے اور پھر اس کے ساتھ کئی شرائط بھی لگائی ہیں کہ تم انصاف کرو۔ یہ سب سے بڑی شرط ہے کہ اگر ایک سے زائد شادی کرنی ہے تو ہر بیوی کے ساتھ انصاف کرو۔ اس بات کی اجازت نہیں کہ کسی بیوی کو کالمعلقہ چھوڑ دو۔

اسی عورت نے دوبارہ سوال کیا کہ چار ہی کیوں ہیں؟ پانچ کیوں نہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر پانچ ہوتیں تو آپ نے کہنا تھا کہ پانچ ہی کیوں، چھ کیوں نہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جنگوں کے حالات کے علاوہ یہ بھی صورت ہوتی ہے کہ پہلی بیوی کی اولاد نہیں ہے اور مرد کو اولاد کی خواہش ہے تو وہ دوسری شادی کر لے۔ بعض عورتیں بیمار ہوتی ہیں اور مرد کی ضروریات پوری نہیں ہوتیں تو اس صورت میں بھی مرد دوسری شادی کر سکتا ہے۔ اسی طرح بعض دوسری ضرورتیں بھی پڑتی ہیں جس کیلئے مرد کو ایک سے زائد شادی کرنا پڑتی ہے۔ اسی طرح بعض دینی ضروریات کیلئے بھی بعض لوگوں کو شادیوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ بعض مرد ایسے ہیں جو سمجھتے ہیں کہ ہمارا ایک بیوی سے گزارہ نہیں ہو سکتا۔ ایسے مرد بجائے اس کے کہ ادھر اُدھر جائیں اور غلط کام کریں ان کیلئے بہتر ہے کہ وہ دوسری شادی کر لیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گھر میں پاکیزہ ماحول بنانا ضروری ہے۔ اگر مرد کا گزارہ نہیں ہوتا تو بہتر ہے کہ ماحول کی پاکیزگی قائم رکھنے کے لئے دوسری شادی کرلے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اگر مرد کو پتہ ہو کہ عورت کے کیا حقوق ہیں اور ان کو ادا نہ کرنے پر اس کو کتنا گناہ ہوگا تو شاید مرد ایک بھی شادی نہ کرے، دو تین تو دور کی بات ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام فطرت اور حقیقت کے قریب لاتا ہے۔ یہاں جو 65 یا 75 فیصد طلاقیں ہوتی ہیں وہ اسی وجہ سے ہوتی ہیں کہ مرد اور عورت میں ایک خاص عرصہ کے بعد اعتماد نہیں رہتا۔ آپ بے شک دیکھ لیں کہ مرد کہیں نہ کہیں involve ہوا ہوتا ہے۔ شاید کہیں عورت بھی ہوتی ہو لیکن عموماً مردوں پر یہی الزام لگاتے ہیں اور عورتیں اس کی وجہ سے طلاقیں لیتی ہیں۔ تو nature کا ایک قاعدہ قانون ہے اس کے مطابق نہ چلنے سے یہ برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے ان برائیوں سے روکنے کیلئے اسلام کہتا ہے کہ تم شادیاں کرلو۔ بجائے اس کے کہ آپس کے اعتماد کو بھی ختم کرو۔ پہلی بیوی کو اعتماد میں لو اور اپنی ضروریات پوری کرنے کیلئے دوسری شادی کرو یا تیسری شادی کرلو۔ بجائے اس کے کہ تم اپنی بیوی کا اعتماد ختم کرو اور گندے کاموں میں ملوث ہو جاؤ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بجائے اس کے کہ پہلی بیوی کا اعتماد ختم کرو اور گندے کاموں میں ملوث ہو جاؤ اس سے بہتر ہے کہ دوسری شادی کرلو تاکہ پہلی بیوی کا اعتماد بھی قائم رہے۔

❁ اسی خاتون نے سوال کیا کہ اگر مرد میں ایسی بیماریاں ہوں تو عورت کیا کرے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

اگر مرد میں کوئی ایسی بیماری ہے تو عورت خلع لے لے اور علیحدہ ہو جائے۔ اسی طرح اگر عورت یہ نہیں چاہتی کہ مرد دوسری شادی کرے تو وہ عورت خلع لے سکتی ہے۔ اگر مرد کو طلاق کا حق ہے تو ایسے حالات میں جب عورت خوش نہیں ہے تو اس کو اپنے خاوند سے خلع لینے کا حق ہے۔ وہ خاوند سے علیحدگی اختیار کرسکتی ہے۔ اس صورت میں مرد اپنی اس بیوی کو پورے حقوق کے ساتھ رخصت کرے گا۔ اور اگر اس بیوی سے اولاد ہو تو اولاد کے سب حقوق شریعت کے مطابق ادا کرے گا۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دنیا میں ایک قبیلہ ایسا بھی ہے جہاں عورت کو اختیار ہے کہ وہ ایک سے زیادہ مردوں سے شادیاں کرسکتی ہے اور نسل کو چلاتی ہے۔ لیکن پھر یہ پتہ نہیں چلتا کہ بچہ کس کا ہے؟ عموماً ہر سوسائٹی میں مرد سے ہی نسل چلتی ہے اس لئے مرد تو چار شادیاں کرسکتا ہے اور مرد کو جو ضروریات ہیں وہ عورت کی ضروریات سے زیادہ ہیں۔ اس لئے بھی اس کو اجازت مل گئی لیکن اگر عورت ایک سے زیادہ شادیاں کرے گی تو پتہ نہیں چلے گا کہ کس کی نسل چل رہی ہے۔

....

مہمانوں کے تأثرات

اس ملاقات کے بعد وفد کے ممبران نے اپنے تاثرات کا اظہار بھی کیا۔

❁ لتھوینیا سے آنے والے ایک وکیل Mr Sarunas نے کہا:

میں یہاں آپ کے جلسے میں شامل ہو کر بہت متأثر ہوا ہوں۔ میں نے آپ کے خلیفہ کے خطابات سنے ہیں۔ اسلام کے بارہ میں یہ میرے لیے نیا تجربہ ہے۔ یہاں آکر مجھے اسلام کی حقیقی تعلیم کا علم ہوا ہے۔ میں آپکا شکرگزار ہوں اور ایک وکیل ہونے کی حیثیت سے اب میں لتھوینیا میں آپکی جماعت کی Activities میں قانونی طور پر پوری مدد اور کوشش کروں گا۔ اور آپ کا ساتھ دوں گا۔

❁ اسی طرح ایک یونیورسٹی کے طالبعلم Mr. Artur کہنے لگے:

مجھے آپ لوگوں کی وجہ سے ہی اسلام کی حقیقت کا پتہ چلا۔ یہاں آکر خلیفۃ المسیح کے خطابات سن کر اس بات کا بھی اندازہ ہوا کہ دہشت گردی چند انتہاء پسند لوگ کرتے ہیں جس کا حقیقی اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس سے قبل بھی میں جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔ احمدی لوگ مہمانوں کو اپنے سے بھی زیادہ اہمیت دیتے ہیں اور ان کی چھوٹی سے چھوٹی ضروریات کا بھی خیال رکھتے ہیں۔

❁ ایک اور طالبعلم Mr. Edgaras جو اس جلسہ میں شامل تھے وہ کہنے لگے:

یہاں آنے سے قبل میرے ذہن میں الیکٹرونک میڈیا کے ذریعہ اسلام کے بارہ میں بہت غلط تصور قائم تھا۔ خلیفۃ المسیح کے خطابات سن کر اور جلسہ کے پروگرام دیکھ کر سب کچھ مختلف لگا۔ لوگوں کا رویہ بہت مثبت تھا اور آج حقیقی اسلام کو آپ لوگوں کی صورت میں دیکھ رہا ہوں۔

❁ ایک اور طالبہ علم Miss Viktorija نے بھی اسی طرح کے جذبات کا اظہار کیا:

یہاں آکر خلیفۃ المسیح کے خطابات سن کر حقیقی اسلام کا پتہ چلا ہے اور اسلام کے بارہ میں ہمارے خیالات تبدیل ہو گئے ہیں۔ اسلام تو ایک پرامن مذہب ہے۔ احمدی لوگ متحد نظر آتے ہیں۔ جلسے سے قبل مجھے اسلام کے بارہ میں نہیں پتہ تھا۔ پر آج خود شامل ہو کر بہت کچھ دیکھنے کو ملا۔ آپ لوگ بہت ملنسار ہیں۔

❁ لتھوانیا سے دو مہمان خواتین Jurjita صاحبہ اور Deimante صاحبہ آئی تھیں۔ یہ خواتین ایک بزنس سکول کی ٹیچر ہیں۔ انہوں نے کہا:

حضورِ انور بہت اچھے انسان معلوم ہوتے ہیں۔ آپ سے ملاقات بھی ہوئی جس میں مختلف چیزوں کے بارہ میں بات ہوئی اور آپ نے مختلف سوالوں کے جواب دئے جیسے اسلام میں چار بیویوں کے سوال وغیرہ۔ آپ کا مزاج بہت خوب ہے۔ آپ کے جوابات بڑے معقول تھے اور دل پر اثر کرنے والے تھے۔ جماعت کی تعلیم محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں بہت عمدہ تعلیم ہے کیونکہ اچھی بات اچھائی کو ہی کھینچتی ہے۔ یہاں کا انتظام بہت اچھا تھا۔ لوگ بہت اچھے ہیں۔ ہر چیز منظّم ہے۔ ہمیں اسلام کی حقیقی تعلیم کا یہاں آکر ہی پتہ چلا ہے۔ ہماری ہر طرح سے مہمان نوازی کی گئی۔ ہر قسم کی ضروریات کا خیال رکھا گیا۔ اگر کسی چیز کے بارہ میں سوچا بھی تو مطالبہ کرنے سے پہلے ہی وہ چیز مہیا کردی گئی اور اس قسم کی اعلیٰ مہمان نوازی پر ہم شکرگزار ہیں۔

❁ اسی طرح انگریزی زبان کے ایک ٹیچر Mr Makaris Savlys نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

جلسہ میں شمولیت سے قبل اسلام بہت سخت مذہب لگتا تھا۔ جلسے کے پہلے دن ہی یوں محسوس ہوا جیسے اسلام بہت ہی اچھا مذہب ہے۔ میڈیا میں اسلام کی غلط تصویر پیش کی جاتی ہے۔ آپ کے خلیفہ نے اسلام کی حقیقی تصویر پیش کی تو مجھے سمجھ آئی کہ اسلام ہر قسم کی دہشت گردی کو ختم کرتا ہے۔ آپ کے خلیفہ عصرِ حاضر کے مسائل پر خوب نظر رکھتے ہیں اور ان پر بات بھی کرتے ہیں۔ جہاد کا درست تصور ہمیں یہاں آکر ہی سمجھ آیا۔ دوسرے مسلمان جہاد کی غلط تشریح کرتے ہیں۔ یہاں آکر ہم نے بہت کچھ سیکھا ہے۔

لیتھوانیا کے وفد کی یہ ملاقات نو بج کر بیس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت وفد کے ممبران کو شرف مصافحہ بخشا اور ہر ایک کو قلم بھی عطا فرمایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ وقت کے لئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نو بجکر پچاس منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

6 اگست 1945ء

تاریخ انسانی کا المناک ترین دن

انیس احمد ندیم۔ مبلغ انچارج جاپان

6 اگست 1945ء کا دن انسانی تاریخ کا ایک المناک دن ہے جب اتحادی افواج نے جاپان کے شہر ہیروشیما پر پہلا ایٹم بم گرایا۔ ہزار ہا انسان لمحوں میں لقمۂ اجل بن گئے۔ مؤرخ احمدیت اس المیہ کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہامًا خبر دی گئی تھی کہ

”ان شہروں کو دیکھ کر رونا آئے گا“

یہ دردناک نظارہ چشم فلک نے پہلی دفعہ جاپان میں دیکھا۔

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد نہم۔ صفحہ 520-519)

6 اگست کے ایٹمی حملہ کی خبر 8 اگست کی صبح ریڈیو امریکہ کے ذریعہ سنی گئی اور اُس وقت تک دنیا کے اکثر حصے اس بات سے بے خبر رہے کہ ہیروشیما میں ایٹمی حملہ کے نتیجہ میں ایک قیامت ٹوٹ پڑی ہے۔

جاپانی قوم اور دنیا بھر کے رہنما ابھی اس تباہی کا تجزیہ ہی کر رہے تھے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے 10۔ اگست 1945ء کو ڈلہوزی میں ایک خطبہ ارشاد فرمایا جس میں ایٹم بم ایسے مہلک ہتھیار کے استعمال کے خلاف زبردست احتجاج کیا اور فرمایا کہ:

”ہمارا مذہبی اور اخلاقی فرض ہے کہ ہم دنیا کے سامنے اعلان کردیں کہ ہم اس قسم کی خون ریزی کو جائز نہیں سمجھتے خواہ حکومتوں کو ہمارا یہ اعلان بُرا لگے یا اچھا“۔

نیز فرمایا کہ: ”ان باتوں کے نتیجہ میں مجھے نظر آرہا ہے کہ آئندہ زمانہ میں جنگیں کم نہیں ہوں گی بلکہ بڑھیں گی اور وہ لوگ جو یہ خیال کرتے ہیں کہ اٹامک سے بڑی طاقتوں کے ہاتھ مضبوط ہو جائیں گے اُن کے مقابلہ میں کوئی جنگی طاقت حاصل نہیں کرسکے گا۔ یہ لغو اور بچوں کا سا خیال ہے...... یاد رکھو خدا کی بادشاہت غیر محدود ہے اور خدا کے لشکروں کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: مَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ۔ یعنی تیرے رب کے لشکروں کو سوائے اس کے کوئی نہیں جانتا۔ اگر بعض کو اٹامک بم مل گیا ہے تو اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے کہ وہ کسی سائنسدان کو کسی اور نکتہ کی طرف توجہ دلا دے اور وہ ایسی چیز تیار کرے جس کے تیار کرنے کے لئے بڑی بڑی لیبارٹریوں کی ضرورت نہ ہو بلکہ ایک شخص گھر بیٹھے بیٹھے اس کو تیار کرے اور اس کے ساتھ دنیا پر تباہی لے آوے اور اس طرح وہ اٹامک بم کا بدلہ لینے لگ جائے“۔

حضور نے اس ضمن میں اہل عالم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس لطیف نکتہ کی طرف بھی توجہ دلائی کہ آگ کا عذاب دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ مسلمانوں کو نہیں چاہیے کہ وہ اپنے دشمن کو آگ سے تعذیب و تکلیف دیں۔ چنانچہ فرمایا:

”تیرہ سو سال پہلے دنیا کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائیوں کو کم کرنے کا راستہ بتایا تھا۔ جب تک دنیا اس راستہ پر نہیں چلے گی لڑائیاں کم نہیں ہوں گی بلکہ بڑھیں گی۔ امریکہ اور یورپ والے امن نہیں پائیں گے جب تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تعلیم کی طرف متوجہ نہیں ہوں گے۔ وہ جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق یہ نہ کہیں گے کہ ہمیں ان آگ کی چیزوں کو ناجائز قرار دینا چاہیے۔ اس وقت تک حقیقی امن ان کو نصیب نہیں ہوگا“۔

(تاریخ احمدیت جلد نہم۔ صفحہ 520-519)

ہیروشیما میں ہونے والے ایٹمی حملہ کے خلاف بلند ہونے والی یہ پہلی آواز تھی جس کے بعد یورپ اور دنیا بھر میں اس حملہ کے خلاف آوازیں اُٹھنا شروع ہوگئیں۔

❁ 1989ء کے تاریخ ساز سال میں جب جماعت احمدیہ کے قیام پر سو برس مکمل ہو رہے تھے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ جاپان تشریف لائے۔ آپ نے اس موقع پر خصوصی طور پر ہیروشیما کا دورہ فرمایا اور ایٹم بم سے متاثرین کی کیفیت دیکھ کر نہایت رنجیدہ خاطر ہوئے۔ ہیروشیما کے دورہ کی رپورٹ کے مطابق:

حضورؒ نے PEACE PARK میں جا کر میوزیم دیکھا۔ اس میوزیم میں ایٹم بم کی تابکاری سے ہونے والی تباہی کی تصاویر اور مجسمے آویزاں ہیں۔ حضورؒ غم کی حالت میں اس تباہی کے دلدوز مناظر ملاحظہ فرماتے رہے۔ میوزیم سے باہر آکر wheel chair پر بیٹھے ایک معذور شخص کی خیریت دریافت کی اور اسے کچھ نقدی عطا فرمائی۔ ہیروشیما میں ریڈیو ہیروشیما کے نمائندے نے حضور کا انٹرویو

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: خلافتِ حقّہ ...... ازصفحہ 4

سے صاف ہوجاتے ہیں۔ شیطان کی حکومت کا استیصال ہوکر اللہ تعالیٰ کا عرش ان کے دل پر ہوتا ہے۔ پھر وہ روح القدس سے قوّت پاتے اور خدا تعالیٰ سے فیض پاتے ہیں۔تم لوگوں کومَیں بشارت دیتا ہوں کہ تم میں سے جو اپنے اندر تبدیلی کرے گا، وہ ابدال ہے۔انسان اگر خدا کی طرف قدم اٹھائے تو اللہ تعالیٰ کا فضل دوڑ کر اس کی دستگیری کرتا ہے۔ یہ سچی بات ہے اور مَیں تمہیں بتاتا ہوں کہ **چالاکی سے علوم القرآن نہیں آتے۔ دماغی قوّت اور ذہنی ترقی قرآنی علوم کو جذب کرنے کا اکیلا باعث نہیں ہوسکتا۔اصل ذریعہ تقویٰ ہی ہے۔** متّقی کا معلّم خدا ہوتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ نبیوں پر امّیت غالب ہوتی ہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی لئے اُمّی بھیجا گیا اور باوجودیکہ آپؐ نے نہ کسی مکتب میں تعلیم پائی اور نہ کسی کو استاد بنایا پھر آپؐ نے وہ معارف اور حقائق بیان کئے جنہوں نے دنیوی علوم کے ماہروں کو دنگ اور حیران کردیا۔قرآن شریف جیسی پاک، کامل کتاب آپؐ کے لبوں پر جاری ہوئی جس کی فصاحت و بلاغت نے سارے عرب کو خاموش کرادیا۔ وہ کیا بات تھی جس کے سبب سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم علوم میں سب سے بڑھ گئے۔ وہ تقویٰ ہی تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مطہر زندگی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ قرآن شریف جیسی کتاب وہ لائے جس کے علوم نے دنیا کو حیران کردیا۔آپ کا اُمّی ہونا ایک نمونہ اور دلیل ہے اس امر کی کہ قرآنی علوم یا آسمانی علوم کے لئے تقویٰ مطلوب ہے، نہ دنیوی چالاکیاں۔

غرض قرآن شریف کی اصل غرض اور غایت دنیا کو تقویٰ کی تعلیم دینا ہے جس کے ذریعہ وہ ہدایت کے منشاء کو حاصل کرسکے۔ اب اس آیت میں تقویٰ کے تین مراتب کو بیان کیا ہے۔اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّارَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ (البقرہ:4)۔لوگ قرآن شریف پڑھتے ہیں، مگر طوطے کی طرح یونہی بغیر سوچے سمجھے چلے جاتے ہیں۔ جیسے ایک پنڈت اپنی پوتھی کو اندھادُھند پڑھتا جاتا ہے۔نہ خود سمجھتا ہے اور نہ سننے والوں کو پتہ لگتا ہے۔اسی طرح پر قرآن شریف کی تلاوت کا طریق صرف یہ رہ گیا ہے کہ دو چار سپارے پڑھ لئے اور کچھ معلوم نہیں کہ کیا پڑھا۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہ سُر لگا کر پڑھ لیا اور ق اور ع کو پورے طور پر ادا کردیا۔**قرآن شریف کو عمدہ طور پر اور خوش الحانی سے پڑھنا بھی ایک اچھی بات ہے، مگر قرآن شریف کی تلاوت کی اصل غرض تو یہ ہے کہ اس کے حقائق اور معارف پر اطلاع ملے اور انسان ایک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرے۔**

یہ یاد رکھو کہ قرآن شریف میں ایک عجیب و غریب اور سچا فلسفہ ہے۔اس میں ایک نظام ہے جس کی قدر نہیں کی جاتی۔ جب تک نظام اور ترتیب قرآنی کو مدّنظر نہ رکھا جاوے اور اس پر پورا غور نہ کیا جاوے، قرآن شریف کی تلاوت کے اغراض پورے نہ ہوں گے۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 285-282۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

....

خودساختہ وظائف اور اوراد کی بجائے قرآن شریف کثرت سے پڑھیں اور تدبّر کریں

❁......28 دسمبر 1903ء کو ایک صاحب نے مختلف اوراد اور وظیفوں پر مشتمل ایک کتاب ’’دلائل الخیرات‘‘ نامی کی بابت حضور علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اگر اسے پڑھا جاوے تو کچھ حرج تو نہیں؟ کیونکہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف ہی ہے۔اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

’’انسان کو چاہئے کہ قرآن شریف کثرت سے پڑھے۔ جب اس میں دعا کا مقام آوے تو دعا کرے اور خود بھی خدا تعالیٰ سے وہی چاہے جو اس دُعا میں چاہا گیا ہے۔اور جہاں عذاب کا مقام آوے تو اس سے پناہ مانگے اور ان بداعمالیوں سے بچے جس کے باعث وہ قوم تباہ ہوئی۔

بلامدد وحی کے ایک بالائی منصوبہ جو کتاب اللہ کے ساتھ ملاتا ہے وہ اُس شخص کی ایک رائے ہے جو کہ کبھی باطل بھی ہوتی ہے اور ایسی رائے جس کی مخالفت احادیث میں موجود ہو وہ محدثات میں داخل ہوگی۔

رسم اور بدعات سے پرہیز بہتر ہے۔ اس سے رفتہ رفتہ شریعت میں تصرّف شروع ہوجاتا ہے۔بہتر طریق یہ ہے کہ ایسے وظائف میں جو وقت اس نے صَرف کرنا ہے وہی قرآن شریف کے تدبّر میں لگاوے۔

دل کی اگر سختی ہو تو اس کے نرم کرنے کے لئے یہی طریق ہے کہ قرآن شریف کو ہی بار بار پڑھے۔ جہاں جہاں دعا ہوتی ہے وہاں مومن کا بھی دل چاہتا ہے کہ یہی رحمتِ الٰہی میرے بھی شاملِ حال ہو۔قرآن شریف کی مثال ایک باغ کی ہے کہ ایک مقام سے انسان کسی قسم کا پھول چنتا ہے، پھر آگے چل کر اور قسم کا چُنتا ہے۔ پس چاہئے کہ ہر ایک مقام کے مناسبِ حال فائدہ اٹھاوے۔ اپنی طرف سے الحاق کی کیا ضرورت ہے ورنہ پھر سوال ہوگا کہ تم نے ایک نئی بات کیوں بڑھائی؟ **خدا تعالیٰ کے سوا اور کس کی طاقت ہے کہ کہے فلاں راہ سے اگر سورۂ یٰسٓ پڑھوگے تو برکت ہوگی ورنہ نہیں۔** قرآن شریف سے اعراض کی دو صورتیں ہوتی ہیں۔ ایک صُورِی اور ایک معنوی۔صُورِی یہ کہ کبھی کلام الٰہی کو پڑھا ہی نہ جاوے۔ جیسے اکثر لوگ مسلمان کہلاتے ہیں مگر وہ قرآن شریف کی عبارت تک سے بالکل غافل ہیں۔ اور ایک معنوی کہ تلاوت تو کرتا ہے مگر اس کی برکات وانوار و رحمت الٰہی پر ایمان نہیں ہوتا۔پس دونو اعراضوں میں سے کوئی اعراض ہو اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 519۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

....

قُل خوانی، ختم اور فاتحہ خوانی

❁...... حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سوال ہوا کہ میّت کے قُل جو تیسرے دن پڑھے جاتے ہیں ان کا ثواب اسے پہنچتا ہے یا نہیں؟

حضورؑ نے فرمایا:

’’قُل خوانی کی کوئی اصل شریعت میں نہیں ہے۔ صدقہ، دعا اور استغفار میّت کو پہنچتے ہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ مُلاّنوں کو اس سے ثواب پہنچ جاتا ہے۔سو اگر اسے ہی مردہ تصور کرلیا جاوے (اور واقعی مُلاّں لوگ روحانیت سے مردہ ہی ہوتے ہیں) تو ہم مان لیں گے۔

ہمیں تعجب ہے کہ یہ لوگ ایسی باتوں پر امید کیسے باندھ لیتے ہیں۔ دین تو ہم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا ہے۔اس میں ان باتوں کا نام تک نہیں۔صحابہ کرامؓ بھی فوت ہوئے کیا کسی کے قُل پڑھے گئے۔صدہا سال کے بعد اور بدعتوں کی طرح یہ بھی ایک بدعت نکل آئی ہوئی ہے۔ایک اور طریق اسقاط کا رکھا ہے کہ قرآن شریف کو چکّر دیتے ہیں۔ یہ اصل میں قرآن شریف کی بے ادبی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 605۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

❁...... **میّت کے لئے فاتحہ خوانی کے لئے جو بیٹھتے ہیں اور فاتحہ پڑھتے ہیں** اس بارہ میں ایک سوال پر فرمایا:

’’یہ درست نہیں ہے۔ بدعت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت نہیں کہ اس طرح صف بچھا کر بیٹھتے اور فاتحہ خوانی کرتے تھے‘‘۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 606۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

❁......ایک دوست نے عرض کی کہ حضور مَیں نے اپنی ملازمت سے پہلے یہ منّت مانی تھی کہ جب میں ملازم ہوجاؤں گا تو آدھ آنہ فی روپیہ کے حساب سے نکال کر اس کا کھانا پکوا کر حضرت پیرانِ پیر کا ختم دلاؤں گا۔ اس کے متعلق حضور کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ:

’’خیرات تو ہر طرح اور ہر رنگ میں جائز ہے اور جسے چاہے انسان دے۔مگر اس فاتحہ خوانی سے ہمیں نہیں معلوم کیا فائدہ؟ اور یہ کیوں کیا جاتا ہے؟ میرے خیال میں **یہ جو ہمارے ملک میں رسم جاری ہے کہ اس پر کچھ قرآن شریف وغیرہ پڑھا کرتے ہیں، یہ طریق تو شرک ہے** اور اس کا ثبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے نہیں۔غرباء ومساکین کو بے شک کھانا کھلاؤ‘‘۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 180۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

❁......مُلاّں لوگوں نے ختم قرآن وغیرہ عجیب و غریب بدعات نکالی ہیں۔ان کی بابت ایک سوال پر حضور علیہ السلام نے فرمایا:

’’خدا تعالیٰ کے پاک کلام قرآن کو ناپاک باتوں سے ملا کر پڑھنا بے ادبی ہے۔وہ تو صرف روٹیوں کی غرض سے مُلاّں لوگ پڑھتے ہیں۔ اس ملک کے لوگ ختم وغیرہ دیتے ہیں تو مُلاّں لوگ لمبی لمبی سورتیں پڑھتے ہیں کہ شوربا اور روٹی زیادہ ملے۔ وَلَاتَشْتَرُوا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا (البقرہ:42) یہ کفر ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 158۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

❁......ایک اور موقع پر حضور علیہ السلام نے فرمایا:

’’کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی روٹیوں پر قرآن پڑھا تھا؟ اگر آپؐ نے ایک روٹی پر پڑھا ہوتا تو ہم ہزار پر پڑھتے۔ ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش الحانی سے قرآن سنا تھا اور آپ اس پر روئے بھی تھے۔جب یہ آیت آئی وَجِئْنَابِکَ عَلٰی ھٰؤُلَآءِ شَھِیْدًا (النساء:42)۔آپؐ روئے اور فرمایا بس کریں آگے نہیں سن سکتا۔آپ کو اپنے گواہ گزرنے پر خیال گزرا ہوگا۔ہمیں خود خواہش رہتی ہے کہ کوئی خوش الحان حافظ ہو تو قرآن سنیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک کام کا نمونہ دکھلا دیا ہے وہ ہمیں کرنا چاہئے۔ سچے مومن کے واسطے کافی ہے کہ دیکھ لیوے کہ یہ کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے کہ نہیں۔اگر نہیں کیا تو کرنے کا حکم دیا ہے یا نہیں؟‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 162-161۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

....

قرآن پڑھ کر پھونکنا

❁......ایک دوست نے سوال کیا کہ مجھے قرآن شریف کی کوئی آیت بتلائی جاوے کہ میں پڑھ کر اپنے بیمار کو دم کروں تاکہ اس کو شفا ہو۔حضرت نے فرمایا:۔

’’بے شک قرآن شریف میں شفا ہے۔روحانی اور جسمانی بیماریوں کا وہ علاج ہے مگر اس طرح کے کلام پڑھنے میں لوگوں کو ابتلاء ہے۔قرآن شریف کو تم اس امتحان میں نہ ڈالو۔خدا تعالیٰ سے اپنے بیمار کے واسطے دعا کرو۔تمہارے واسطے یہی کافی ہے‘‘۔

(بدر 25/اکتوبر 1906ء صفحہ 4)

....

خودتراشیدہ اوراد و وظائف فضول بدعات ہیں

❁...... حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’گناہ سے بچنے کے لئے دو ہی طریق ہیں۔اوّل یہ کہ انسان خود کوشش کرے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ سے جو زبردست مالک و قادر ہے استقامت طلب کرے یہاں تک کہ اُسے پاک زندگی میسر آوے اور یہی تزکیۂ نفس کہلاتا ہے۔...... **پیروں، فقیروں، صوفیوں، گدّی نشینوں کے خودتراشیدہ اَوراد وظائف، طریق رسومات سب فضول بدعات ہیں جو ہرگز ہرگز ماننے کے قابل نہیں۔**

اگر یہ لوگ کُل معاملات دنیوی و دینی کو ان خودساختہ بدعات سے بھی درست کرسکتے ہیں تو یہ ذرا ذرا سی بات پر کیوں تکرار کرتے، لڑتے جھگڑتے ۔ حتیٰ کہ سرکاری عدالتوں میں جائز و ناجائز حرکات کے مرتکب ہوتے ہیں۔ **یہ سب باتیں دراصل وقت کا ضائع کرنا اور خداداد دماغی استعدادوں کا تباہ کرنا ہے۔**

انسان اس لئے نہیں بنایا گیا کہ لمبی تسبیح لے کر صبح و شام تمام لوازمات و حقوق کو تلف کرکے بے توجہگی سے سُبحان اللہ، سُبحان اللہ میں لگا رہے۔اپنے اوقاتِ گرامی بھی تباہ کرے اور خود اپنے قُویٰ کو بھی تباہ کرے اور اَوروں کے تباہ کرنے کے لئے شب و روز کوشاں رہے۔اللہ تعالیٰ ایسی معصیت سے بچاوے۔

الغرض یہ سب باتیں سنّتِ نبوی کو چھوڑنے سے پیدا ہوئیں۔ یہ حالت ایسی ہے جیسے پھوڑا کہ اندر سے تو پیپ سے بھرا ہوا ہے اور باہر سے شیشے کی طرح چمکتا ہے۔**زبان سے تو ورد وظائف کرتے ہیں اور اندرونے بدکاری و گناہ سے سیاہ ہوئے ہیں۔**انسان کو چاہئے کہ سب کچھ خدا تعالیٰ سے طلب کرے۔ جب وہ کسی کو کچھ دے دیتا ہے تو اس کی بلند شان کے خلاف ہے کہ واپس لے۔**تزکیہ وہی ہے جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دنیا میں سکھایا گیا، پیدا کیا گیا۔** یہ لوگ اس سے بہت دُور ہیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ مَیں سارے دن میں چار دفعہ دَم لیتا ہوں۔بعض فقط ایک یا دو دفعہ۔اس سے لوگ ان کو ولی سمجھ بیٹھتے ہیں اور ایسی واہیات دم کشی کو باعثِ فخر سمجھتے ہیں۔ حالانکہ فخر کے قابل یہ بات ہے کہ انسان مرضیاتِ الٰہی پر چل کر اپنے پیغمبر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح و آشتی پیدا کرے جس سے کہ وہ انبیاء کا وارث کہلائے اور صلحاء وابدال میں داخل ہو۔اسی توحید کو پکڑے اور اس پر ثابت قدم رہے۔اللہ تعالیٰ اپنا غلبہ و عظمت اس کے دل پر بٹھا دے گا۔

وظیفوں کے ہم قائل نہیں۔ یہ سب منتر جنتر ہیں جو ہمارے ملک کے جوگی ہندو سنیاسی کرتے ہیں جو شیطان کی غلامی میں پڑے ہوئے ہیں۔البتہ دُعا کرنی چاہئے خواہ اپنی ہی زبان میں ہو۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 323-322۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

❁...... حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

’’بڑے بڑے صوفیوں، سجّادہ نشینوں نے اپنا کمال اس میں سمجھ رکھا ہے کہ بڑے لمبے چوڑے وظائف اور اذکار و اشغال خود ہی تجویز کرلئے ہیں اور اُن میں پڑ کر اصل کو بھی کھو بیٹھے ہیں۔ پھر بڑے سے بڑا کام کیا تو یہ کرلیا کہ چلّہ کرتے ہیں۔ کچھ جَو ساتھ لے جاتے ہیں۔ ایک آدمی مقرر کرلیتے ہیں جو دودھ یا کوئی اور چیز پہنچا آتا ہے۔ ایک تنگ و تاریک گندی سی کوٹھڑی یا غار ہوتی ہے اور اس میں پڑے رہتے ہیں۔ خدا جانے وہ اس میں کس طرح رہتے ہیں۔ پھر بُری بُری حالتوں میں باہر نکلتے ہیں۔ یہ اسلام رہ گیا ہے۔میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ان چلّہ کشیوں

سے اسلام اور مسلمانوں یا عام لوگوں کو کیا فائدہ پہنچتا ہے اور اس میں اخلاق میں کیا ترقی ہوتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 356۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

....

❁...... فرمایا: ’’یہ بات سمجھنے والی ہے کہ ہر ایک مسلمان کیوں مسلمان کہلاتا ہے؟۔ مسلمان وہی ہے جو کہتا ہے کہ اسلام برحق ہے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہیں، قرآن کتابِ آسمانی ہے۔ اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ میں ان سے باہر نہ جاؤں گا۔ نہ عقیدہ میں، نہ عبادت میں، نہ عمل درآمد میں۔ میری ہر ایک بات اور عمل اس کے اندر ہی ہوگا۔ اب اس کے مقابل پر آپ انصاف سے دیکھیں کہ آج کل گدّی والے اس ہدایت کے موافق کیا کچھ کرتے ہیں۔ اگر وہ خدا کی کتاب پر عمل نہیں کرتے تو قیامت کو اس کا جواب کیا ہوگا کہ تم نے میری کتاب پر عمل نہ کیا۔ اس وقت طوافِ قبر، کنجریوں کے جلسے اور مختلف طریقے ذکر جن میں سے ایک ارّہ کا ذکر بھی ہے ہوتے ہیں۔ لیکن ہمارا سوال ہے کہ کیا خدا بھُول گیا تھا کہ اس نے یہ تمام باتیں کتاب میں نہ لکھ دیں۔ نہ رسول کو بتلائیں۔ جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت جانتا ہے اسے ماننا پڑے گا کہ اللہ اور اس کے رسول کے فرمودہ کے باہر نہ جانا چاہیے۔

کتاب اللہ کے برخلاف جو کچھ ہو رہا ہے وہ سب بدعت ہے اور سب بدعت فی النّار ہے۔ اسلام اس بات کا نام ہے کہ بجز اس قانون کے جو مقرر ہے اِدھر اُدھر بالکل نہ جاوے۔ کسی کا کیا حق ہے کہ بار بار ایک شریعت بناوے۔ ...... ہمارا اُصول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کتاب قرآن کے سوا اور طریق سُنّت کے سوا نہیں۔ **کس شئے نے ان کو جرأت دی ہے کہ اپنی طرف سے وہ ایسی باتیں گھڑ لیں۔ بجائے قرآن کے کافیاں پڑھتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا دل قرآن سے کھٹّا ہُوا ہُوا ہے۔** خدا تعالیٰ فرماتا ہے جو میری کتاب پر چلنے والا ہو وہ ظلمت سے نور کی طرف آوے گا اور کتاب پر اگر نہیں چلتا تو شیطان اس کے ساتھ ہوگا۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 128-127۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

❁...... فرمایا: ’’قرآن شریف تو کہہ چکا تھا اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ (المائدہ: 4) اکمال دین ہو چکا تھا اور اتمامِ نعمت بھی۔ خدا کے حضور پسندیدہ دین اسلام ٹھہر چکا تھا۔ اب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال خیر کی راہ چھوڑ کر اپنے طریقے ایجاد کرنا اور **قرآن شریف کی بجائے اور وظائف اور کافیاں پڑھنا یا اعمال صالحہ کی بجائے قسم قسم کے ذکر اذکار نکال لینا یہ لذّت روح کے لیے نہیں ہے بلکہ لذّت نفس کی خاطر ہے۔** لوگوں نے لذت نفس اور لذت روح میں فرق نہیں کیا اور دونوں کو ایک ہی چیز قرار دیا ہے حالانکہ وہ دو مختلف چیزیں ہیں۔ اگر لذت نفس اور لذت روح ایک ہی چیز ہے تو مَیں پوچھتا ہوں کہ ایک بدکار عورت کے گانے سے بدمعاشوں کو زیادہ لذت آتی ہے۔ کیا وہ اس لذت نفس کی وجہ سے عارف باللہ اور کامل انسان مانے جائیں گے۔ ہرگز نہیں۔ جن لوگوں نے خلاف شرع اور خلاف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم راہیں نکالی ہیں ان کو یہی دھوکا لگا ہے کہ وہ نفس اور رُوح کی لذت میں کوئی فرق نہیں کر سکے ورنہ وہ ان بیہودگیوں میں روح کی لذت اور اطمینان نہ پاتے۔ ان میں نفس مطمئنہ نہیں ہے جو بلّھے شاہ کی کافیوں میں لذت کے جویاں ہیں۔ روح کی لذت قرآن شریف سے آتی ہے۔‘‘

(الحکم 31 جولائی 1902ء صفحہ 8)

❁...... نیز فرمایا: ’’(ان لوگوں نے) اپنی شامتِ اعمال کو نہیں سوچا۔ اُن اعمال خیر کو جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے، ترک کر دیا اور ان کی بجائے خود تراشیدہ درود و وظائف داخل کر لیے اور چند کافیوں کا حفظ کر لینا کافی سمجھا گیا۔ **بلّھے شاہ کی کافیوں پر وجد میں آجاتے ہیں اور یہی وجہ ہے کے قرآن شریف کا جہاں وعظ ہو رہا ہو وہاں بہت ہی کم لوگ جمع ہوتے ہیں۔ لیکن جہاں اس قسم کے مجمعے ہوں وہاں ایک گروہ کثیر جمع ہو جاتا ہے۔** نیکیوں کی طرف سے یہ کم رغبتی اور نفسانی اور شہوانی اُمور کی طرف توجہ صاف ظاہر کرتی ہے کہ لذت روح اور لذت نفس میں ان لوگوں نے کوئی فرق نہیں سمجھا۔

دیکھا گیا ہے کہ بعض ان رقص و سرود کی مجلسوں میں دانستہ پگڑیاں اُتار لیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ میاں صاحب کی مجلس میں بیٹھتے ہی وجد ہو جاتا ہے۔ اس قسم کی بدعتیں اور اختراعی مسائل پیدا ہو گئے ہیں۔

اصل بات یہ کہ جنہوں نے نماز سے لذّت نہیں اُٹھائی اور اس ذوق سے محروم ہیں۔ وہ روح کی تسلّی اور اطمینان کی حالت ہی کو نہیں سمجھ سکتے اور نہیں جانتے کہ وہ سرور کیا ہوتا ہے۔ مجھے ہمیشہ تعجب ہوتا ہے کہ یہ لوگ جو اس قسم کی بدعتیں مسلمان کہلا کر نکالتے ہیں۔ اگر روح کی خوشی اور لذت کا سامان اسی میں تھا تو چاہیے تھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو عارف ترین اور اکمل ترین انسان دنیا میں تھے، وہ بھی اس قسم کی کوئی تعلیم دیتے یا اپنے اعمال سے ہی کچھ کر دکھاتے۔

مَیں ان مخالفوں سے جو بڑے بڑے مشائخ اور گدّی نشین اور صاحب سلسلہ ہیں پوچھتا ہوں کہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے ورد وظائف اور چلہ کشیاں، اُلٹے سیدھے لٹکنا بھول گئے تھے؟ اگر معرفت اور حقیقت شناسی کا یہی ذریعۂ اصل تھے۔ مجھے بہت ہی تعجب آتا ہے کہ ایک طرف قرآن شریف میں یہ پڑھتے ہیں اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ (المائدہ: 4) اور دوسری طرف اپنی ایجادوں اور بدعتوں سے اس تکمیل کو توڑ کر ناقص ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

ایک طرف تو یہ ظالم طبع لوگ مجھ پر افترا کرتے ہیں کہ گویا میں ایسی مستقل نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں جو صاحب شریعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا الگ نبوت ہے۔ مگر دُوسری طرف یہ اپنے اعمال کی طرف ذرا بھی توجہ نہیں کرتے کہ جھوٹی نبوت کا دعویٰ تو خود کر رہے ہیں جب کہ خلافِ رسول اور خلافِ قرآن ایک نئی شریعت قائم کرتے ہیں۔ اب اگر کسی کے دل میں انصاف اور خدا کا خوف ہے تو کوئی مجھے بتائے کہ کیا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک تعلیم اور عمل پر کچھ اضافہ یا کم کرتے ہیں جب کہ اسی قرآن شریف کے بموجب ہم تعلیم دیتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ...... ہی کو اپنا امام اور حَکم مانتے ہیں۔ کیا اَرّہ کا ذکر میں نے بتایا ہے؟ اور پاس انفاس اور نفی و اثبات کے ذکر اَور کیا کیا، مَیں سکھاتا ہوں؟ پھر جھوٹی اور مستقل نبوت کا دعویٰ تو یہ لوگ خود کرتے ہیں اور الزام مجھے دیتے ہیں۔‘‘

(الحکم 10 اگست 1902ء صفحہ 5)

....

مسنون طور سے خدا کا فضل تلاش کرو

❁...... حضور علیہ السلام نے فرمایا:

’’ہماری طرف سے تو آپ کو یہی نصیحت ہے کہ مسنون طور سے اللہ تعالیٰ کے فضل کو تلاش کرو۔ **اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کر کے یہ امر صاف طور پر بیان کر دیا ہے کہ ان کی پیروی کے سوا کوئی راہ اس کی رضاجوئی کی باقی نہیں ہے۔** جو خدا تعالیٰ کے فضلوں کا جویاں ہو اسی دروازہ کو کھٹکھٹائے اس کے لئے کھولا جائے گا۔ بجُز اس دروازہ کے تمام دروازے بند ہیں۔ نبوّت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکی۔ شریعت قرآن شریف کے بعد ہرگز نہیں آئے گی۔ ...... **ہمارا صرف ایک ہی رسول ہے اور صرف ایک ہی قرآن شریف اس رسول پر نازل ہوا ہے جس کی تابعداری سے ہم خدا کو پا سکتے ہیں۔**

آج کل فقراء کے نکالے ہوئے طریقے اور گدّی نشینوں اور سجّادہ نشینوں کی سَیفیاں اور دعائیں اور درود اور وظائف یہ سب انسان کو مستقیم راہ سے بھٹکانے کا آلہ ہیں۔ سو تم اُن سے پرہیز کرو۔ ان لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے کی مہر کو توڑنا چاہا گویا اپنی الگ ایک شریعت بنا لی ہے۔ **تم یاد رکھو کہ قرآن شریف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی پیروی اور نماز روزہ وغیرہ جو مسنون طریقے ہیں ان کے سوا خدا کے فضل اور برکات کے دروازے کھولنے کی اَور کوئی کُنجی ہے ہی نہیں۔ بھُولا ہُوا ہے وہ جو اِن راہوں کو چھوڑ کر کوئی نئی راہ نکالتا ہے۔ ناکام مرے گا وہ جو اللہ اور اس کے رسول کے فرمودہ کا تابعدار نہیں۔ بلکہ اَور اَور راہوں سے اُسے تلاش کرتا ہے۔‘‘**

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 103-102۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

....

صرف رسمی اور ظاہری طور پر قرآن شریف کے تراجم پھیلانا بے مغز خدمتیں ہیں

❁...... حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

’’صرف رسمی اور ظاہری طور پر قرآن شریف کے تراجم پھیلانا یا فقط کتب دینیہ اور احادیث نبویہ کو اردو یا فارسی میں ترجمہ کر کے رواج دینا یا بدعات سے بھرے ہوئے خشک طریقے جیسے زمانۂ حال کے اکثر مشائخ کا دستور ہو رہا ہے، سکھلانا، یہ امور ایسے نہیں ہیں جن کو کامل اور واقعی طور پر تجدید دین کہا جائے بلکہ مؤخر الذکر طریق تو شیطانی راہوں کی تجدید ہے اور دین کا رہزن۔

قرآن شریف اور احادیث صحیحہ کو دنیا میں پھیلانا بیشک عمدہ طریق ہے مگر رسمی طور پر اور تکلّف اور فکر اور خوض سے یہ کام کرنا اور اپنا نفس واقعی طور پر حدیث اور قرآن کا مورد نہ ہونا ایسی ظاہری اور بے مغز خدمتیں ہر ایک باعلم آدمی کر سکتا ہے اور ہمیشہ جاری ہیں۔ ان کو مجدّدیت سے کچھ علاقہ نہیں۔ یہ تمام امور خدا تعالیٰ کے نزدیک فقط استخواں فروشی ہے۔ اس سے بڑھ کر نہیں۔

اللہ جلّشانہٗ فرماتا ہے: لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۔ کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ أَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (الصف: 4-3)۔ اور فرماتا ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَایَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ (حوالہ) اندھا اندھے کو کیا راہ دکھاوے گا اور مجذوم دوسروں کے بدنوں کو کیا صاف کرے گا۔‘‘

واقعی طور پر نائب رسولؐ اور روحانی طور پر آنجنابؐ کے خلفاء کی شان

❁...... حضور علیہ السلام نے اسی تسلسل میں مزید فرمایا:

’’تجدید دین وہ پاک کیفیت ہے کہ اوّل عاشقانہ جوش کے ساتھ اس پاک دل پر نازل ہوتی ہے کہ جو مکالمہ الٰہی کے درجہ تک پہنچ گیا ہو پھر دوسروں میں جلد یا دیر سے اس کی سرایت ہوتی ہے۔ **جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجدّدیت کی قوّت پاتے ہیں وہ نرے استخوان فروش نہیں ہوتے بلکہ وہ واقعی طور پر نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور روحانی طور پر آنجنابؐ کے خلیفہ ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں ان تمام نعمتوں کا وارث بناتا ہے جو نبیوں اور رسولوں کو دی جاتی ہیں اور ان کی باتیں از قبیل جوشیدن ہوتی ہیں نہ محض از قبیل کوشیدن۔ اور وہ حال سے بولتے ہیں۔ نہ مجرد قال سے۔ اور خدا تعالیٰ کے الہام کی تجلّی ان کے دلوں پر ہوتی ہے اور وہ ہر ایک مشکل کے وقت روح القدس سے سکھلائے جاتے ہیں اور ان کی گفتار اور کردار میں دنیا پرستی کی ملونی نہیں ہوتی کیونکہ وہ بکلّی مصفّا کئے گئے اور بتمام وکمال کھینچے گئے ہیں۔‘‘**

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 7۔ حاشیہ)

آج خلافت حقّہ اسلامیہ کے ذریعہ دنیا بھر میں قرآن مجید اور اس کے مختلف زبانوں میں تراجم اور تفاسیر کی اشاعت اور ایک عاشقانہ جوش کے ساتھ قرآنی تعلیمات کے مطابق پاک معاشرہ کے قیام کی انتھک کوششیں وہ عظیم الشان تجدید دین ہے جو خدا تعالیٰ سے تائید یافتہ ہے اور جس کے نتیجہ میں دن بدن دین اسلام کو تمکنت عطا ہو رہی ہے۔

....

قرآن شریف کو معمولی کتاب سمجھ کر نہ پڑھو

❁...... حضور علیہ السلام نے اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

’’قرآن شریف کو پڑھو اور خدا سے کبھی ناامید نہ ہو۔ مومن خدا سے کبھی مایوس نہیں ہوتا۔ یہ کافروں کی عادت میں داخل ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے مایوس ہو جاتے ہیں۔ ہمارا خدا عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ خدا ہے۔ **قرآن شریف کا ترجمہ بھی پڑھو اور نمازوں کو سنوار سنوار کر پڑھو اور اس کا مطلب بھی سمجھو۔** اپنی زبان میں بھی دعائیں کر لو۔ **قرآن شریف کو ایک معمولی کتاب سمجھ کر نہ پڑھو، بلکہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام سمجھ کر پڑھو۔‘‘**

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 191۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

قرآن کے ترجمہ کے ساتھ تفسیر بھی پڑھو

❁...... ایک اور موقع پر حضور علیہ السلام نے فرمایا:

’’صرف قرآن کا ترجمہ اصل میں مفید نہیں جب تک اس کے ساتھ تفسیر نہ ہو۔ مثلاً غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ (الفاتحہ:7) کی نسبت کسی کو کیا سمجھ آ سکتا ہے کہ اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں جب تک کہ کھول کر نہ بتلایا جاوے۔ اور پھر یہ دعا مسلمانوں کو کیوں سکھلائی گئی......‘‘۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 449۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

❁...... فرمایا: **’’ہر ایک شخص کو خود بخود خدا تعالیٰ سے ملاقات کرنے کی طاقت نہیں ہے اس کے واسطے واسطہ ضرور ہے اور وہ واسطہ قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔‘‘**

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 234-233۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

❁...... فرمایا:

’’قرآن کو بہت پڑھنا چاہئے اور پڑھنے کی توفیق خدا تعالیٰ سے طلب کرنی چاہئے۔ کیونکہ محنت کے سوا انسان کو کچھ نہیں ملتا۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 233۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

....

بہترین ریاضت

❁...... ایک شخص نے عرض کی کہ مَیں پہلے فقراء کے پاس پھرتا رہا اور کئی طرح کی مشکل ریاضتیں انہوں نے مجھ سے کرائیں۔ اب میں نے آپ کی بیعت کی ہے تو مجھے کیا کرنا چاہئے؟

فرمایا: ’’نئے سرے سے **قرآن شریف کو پڑھو اور اس کے معانی پر خوب غور کرو۔ نماز کو دل لگا کر پڑھو اور احکام شریعت پر عمل کرو۔** انسان کا کام یہی ہے۔ آگے پھر خدا کے کام شروع ہو جاتے ہیں۔ جو شخص عاجزی سے خدا تعالیٰ کی رضا کو طلب کرتا ہے خدا تعالیٰ اس پر راضی ہوتا ہے‘‘۔

(بدر یکم اگست 1907ء صفحہ 3)

خطاب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

....از صفحہ نمبر 20

پھر Macedonia ہے۔ یہاں بھی وفد بھیجا گیا اس میں ہمارے مبلغ اور ایک داعی الی اللہ گئے اور ایک مقامی احمدی دوست شریف دروسکی صاحب بھی تھے۔ یہاں بھی جب رابطہ کیا گیا تو نومبایعین نے بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ کہتے ہیں کہ یہاں ایک اسلامک سینٹر (Islamic Centre) کے زیرِ انتظام ایک مسجد کے امام کی طرف سے ایک نشست کے منعقد کرنے کا پیغام ملا۔ یہ مسجد Macedonia کے پانچویں بڑے شہر Strumica میں واقع ہے۔ یہاں ترک زبان بولنے والے مسلمان آباد ہیں۔ مجلس سوال و جواب کا آغاز ہوا اور جماعت کا تعارف کروایا گیا اور اختلافی مسائل کو کھول کر بیان کیا گیا۔ جب ''وفاتِ مسیح'' کے عقیدہ کی بات ہوئی تو وہاں جو مولوی صاحب تھے وہ بے چین ہونے لگے اور دخل اندازی کرتے ہوئے کہنے لگے کہ یہ عقیدہ غلط ہے اور وہ قرآن سے ثابت کر سکتے ہیں کہ یہ غلط ہے۔ چنانچہ وہ باہر گئے اور بیس منٹ کے بعد واپس آئے۔ قرآن کریم کے دو نسخے ہاتھ میں لیے ہوئے تھے اور سب کے سامنے ورق گردانی شروع کر دی، صفحے پلٹنے شروع کر دیئے۔ آخر تھک ہار کے کہنے لگے کہ اُنہیں کوئی ایسی آیت نہیں مل رہی اور بے بسی سے ایک طرف خاموش ہو کے بیٹھ گئے۔ بہرحال یہ کہتے ہیں کہ تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا اور آخر جب مجلس ختم ہوئی تو نماز کا وقت بھی ہو رہا تھا۔ وہاں لوگوں نے اصرار کر کے ہمارے مبلغ کو کہا کہ آپ ہی آج نماز کی امامت کرائیں گے۔ چنانچہ انہوں نے امامت کروائی اور نماز کے بعد سوائے ان مولوی صاحب کے یا ان کے ایک معاون کے تمام حاضرین نے بیعت فارم پُر کر کے اعلان کیا کہ وہ آج احمدیت میں داخل ہوتے ہیں۔ اور اس طرح انہوں نے بیعت کر لی۔

پھر اسی دورہ کے دوران ایک اور شہر ہے وہاں سے ایک امام صاحب کا پیغام ملا کہ سنا ہے آپ آئے ہوئے ہیں تو آ کے ہماری مسجد میں جمعہ پڑھائیں اور خطبہ دیں۔ چنانچہ وہاں مبلغ صاحب نے خطبہ دیا، جمعہ پڑھایا تو حاضرین پر اس کا بہت اچھا اثر ہوا اور انہوں نے جماعت میں شامل ہونے کا اس وجہ سے اظہار کیا کہ یہ تو آپ کی بڑی سچی باتیں لگ رہی ہیں۔ وہاں اسلامک سینٹر کے صدر بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ اگر آپ لوگ جماعت میں شامل ہوئے تو یہ مسجد آپ سے واپس لے لی جائے گی۔ جماعت احمدیہ یہاں مسجد تعمیر کروا دے تو ہم جماعت احمدیہ میں شامل ہو جائیں گے۔ اسی رات مسجد کے امام ہمارے وفد کی قیامگاہ پر آئے اور کہنے لگے کہ آپ کے جانے کے بعد اسلامک سینٹر کے مرکز سے فون آیا تھا کہ احمدی امام کو کیوں دعوت دی ہے؟ امام صاحب کہتے ہیں کہ اس پر مَیں نے جواب دیا کہ جماعت احمدیہ کے عقائد حق پر مبنی ہیں اور وہ جماعت میں شامل ہونے کے لیے تیار ہیں۔ امام صاحب بھی تیار ہو گئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے راستے ہموار ہو رہے ہیں۔

اسی طرح ایک تیسرے شہر میں بھی اسلامک سینٹر والوں نے ہی کہا کہ آ کے میٹنگ کریں اور ایک شیعہ مسلک رکھنے والے سے جب سوال جواب ہو رہے تھے تو انہوں نے حیاتِ مسیح پر دلائل دینے کی کوشش کی۔ جب ہمارے مبلغ نے اُن کو جواب دیئے تو وہ کہنے لگے کہ آج تک میں نے قرآن کریم کی ایسی تفسیر نہیں سنی۔ چنانچہ امام مسجد نے خود اعلان کیا کہ جماعت احمدیہ کے عقائد درست ہیں۔

اسی مقدونیا (Macedonia) میں جہاں ہمارے وفود کو جماعت کے ممبروں کو مساجد میں داخل ہونے کی اجازت نہیں تھی اور پولیس کے ذریعہ سے رکاوٹ ڈالی جاتی تھی اب یہ حال ہے کہ خود دعوت دے کر بلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کے حق میں غیر معمولی تبدیلی پیدا ہو رہی ہے اور اس سال اللہ کے فضل سے اس ملک میں مجموعی طور پر 350 نئی بیعتیں ہوئی ہیں۔ یہ غریب ملک ہے اس لیے وہاں میڈیکل کیمپ وغیرہ لگانے اور اسی طرح ہیومینٹی کی خدمت کرنے کا بھی موقع ملا۔

تیسرا ملک مالدووا (Moldova) ہے جہاں جرمنی کے ذریعہ سے دوبارہ رابطے قائم ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں جماعت کی رجسٹریشن بھی ہو گئی ہے اور کرائے کی ایک عمارت بطور سینٹر حاصل کر لی گئی ہے اور اس دورہ کے دوران بھی تین عرب فیملیوں کو قبولِ احمدیت کی توفیق ملی۔ یہاں بھی باقاعدہ نظامِ جماعت قائم ہو چکا ہے۔

اِس کے علاوہ جرمنی سے مالٹا (Malta) میں بھی وفد بھجوایا گیا۔ نومبایعین سے رابطے قائم کئے گئے۔

پھر سالومن آئی لینڈز (Solomon Islands) ہے۔ یہاں بھی جماعت کا قیام طوالو (Tuvalu) کے مشن کے ذریعہ 1988ء میں ہوا تھا۔ پھر بعد میں اس سے رابطہ کمزور ہو گیا۔ یہ ملک جماعت آسٹریلیا کے سپرد کیا گیا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے وفود بھجوائے اور اللہ کے فضل سے یہاں بھی پرانے رابطے زندہ ہوئے، بحال ہوئے اور نئی بیعتیں بھی ہوئیں۔ اس سال 20 نئی بیعتیں ہوئی ہیں۔ اور جماعت نے اللہ کے فضل سے نصف ایکڑ زمین پر تعمیر شدہ عمارت بطور سینٹر خرید لی ہے اور ایم ٹی اے بھی باقاعدہ وہاں سنا جاتا ہے، دیکھا جاتا ہے۔ اللہ کے فضل سے احباب اکٹھے ہوتے ہیں۔

پھر آسٹریلیا کے سپرد ہی ایک اور جزیرہ تھا نیو کیلیڈونیا (New Caledonia)۔ انہوں نے یہاں بھی ایک داعی الی اللہ کو دورہ پر بھجوایا۔ ایک بیعت بھی ہوئی۔ ان کا خیال ہے کہ یہاں انشاء اللہ مزید رابطے ہوں گے اور بیعتیں ہوں گی۔

اس کے علاوہ گیانا کے مبلغ جن کو وینزویلا (Venezuela) بھجوایا گیا تھا انہوں نے بھی پرانے رابطوں کو زندہ کیا اور تعلیم و تربیت کے پروگرام بنائے۔

اسی طرح زمبابوے (Zimbabwe) میں ہمارے مبلغ ہیں انہوں نے ہمسایہ ملک نمیبیا (Namibia) میں بھی دورہ کیا۔ پرانے رابطے بحال ہوئے اور اللہ کے فضل سے دو نئی بیعتیں بھی ہوئیں۔

سید کمال یوسف صاحب جو ہمارے پرانے مبلغ ہیں، اب باقاعدہ اس طرح تو مبلغ نہیں رہے لیکن بہرحال جماعتی خدمات کرتے ہیں، ان کو فِن لینڈ (Finland) کے دورہ پر بھجوایا گیا جہاں انہوں نے کافی کام کیا اور تبلیغ کے مواقع میسر آئے۔

اصل چیز یہی ہے کہ پرانی بیعتیں بھی اور نئے بھی جو ہیں اُن کو سنبھالنا چاہیے۔ انہیں ضائع نہیں ہونے دینا چاہیے۔ اس طرف بھی جماعتوں کو بہت زیادہ توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔

ملک وار نئی جماعتوں کا قیام

اب ملک وار نئی جماعتوں کا کہاں کہاں قیام ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں پاکستان کے علاوہ جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان کی تعداد 488 ہے۔ اس کے علاوہ اس سال 497 نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔ تو اس طرح اس سال مجموعی طور پر 985 نئے علاقوں میں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے اور نئی جماعتوں کا قیام عمل میں آیا ہے۔ گزشتہ سال یہ تعداد 542 تھی۔

نئی جماعتوں کے قیام اور نئے مقامات پر جماعت کے نفوذ میں ہندوستان سرِ فہرست ہے جہاں 133 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔

اس کے بعد بورکینا فاسو ہے۔ یہاں 71 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ سیرالیون، گھانا، آئیوری کوسٹ وغیرہ اور بہت سارے ممالک ہیں جہاں نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ تفصیل تو کافی ہے لیکن خلاصۃً پیش کرتا ہوں۔

نئی مساجد کی تعمیر اور جماعت کو عطا ہونے والی بنی بنائی مساجد

پھر نئی مساجد کی تعمیر اور جماعت کو عطا ہونے والی مساجد میں بھی اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت بڑا کام ہوا ہے اور مزید وسعت اور پھیلاؤ پیدا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال جماعت کو جو نئی مساجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی اور بنی بنائی بھی ملیں ان کی کُل تعداد 319 ہے۔ جن میں سے 184 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں اور 135 مساجد بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ جبکہ گزشتہ سال 74 مساجد نئی تعمیر ہوئی تھیں اور 88 بنی بنائی عطا ہوئی تھیں۔ اس طرح نئی تعمیر ہونے والی مساجد میں گزشتہ سال کی نسبت دوگنا سے زائد اضافہ ہوا ہے۔

1984ء سے لے کر اب تک، کیونکہ ہم نے 1984ء کو ہی حوالہ رکھا ہوا ہے جب دشمن نے کوشش کی تھی کہ احمدیت کو ختم کر دیا جائے، اُس وقت سے لے کر اب تک کُل 13,776 مساجد کا اضافہ ہو چکا ہے۔ اور اس میں خاص بات اللہ تعالیٰ کا خاص فضل یہ ہے کہ اس تعداد میں جو یہ اضافہ ہوا ہے اس میں 11,695 مساجد ایسی ہیں جو اماموں اور مقتدیوں سمیت اللہ تعالیٰ نے جماعت کو عطا کی ہیں۔

بعض بڑی بڑی مساجد کا مَیں تھوڑا سا تفصیلی جائزہ بتا دیتا ہوں۔

مثلاً اس سال امریکہ میں ولنگبورو (Willingboro) شہر میں ایک مسجد زیرِ تعمیر ہے اور تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ اس کو اگر شامل کر لیا جائے تو امریکہ میں مساجد کی تعداد اللہ کے فضل سے 16 ہو جائے گی۔ اسی طرح ڈیٹرائٹ (Detroit) میں مسجد تعمیر ہو رہی ہے۔ نقشہ منظور ہو چکا ہے۔ کام شروع ہو جائے گا انشاء اللہ۔ ورجینیا (Virginia) میں بھی کہتے ہیں انشاء اللہ جلد کام شروع کر دیں گے۔ امریکہ والے بھی مسجدیں بنانے میں کافی تیز ہوئے ہیں، الحمد للہ۔

کینیڈا کے دورہ کے دوران میں نے تین مساجد کا سنگِ بنیاد رکھا تھا۔ اس سے پہلے بھی خطبے میں ذکر کر چکا ہوں۔ مثلاً بیت الرحمٰن وینکوور (Vancouver) میں ہے۔ مسجد کے ساتھ اس کا مشن ہاؤس بھی تعمیر ہو گا، دفاتر بھی ہوں گے۔ رہائشی حصہ، گیسٹ ہاؤس وغیرہ شامل ہیں۔ یہ تقریباً پونے چار ایکڑ رقبہ ہے جس میں یہ تعمیر ہو رہی ہے اور مسجد کا جو کورڈ ایریا (Covered Area) ہے۔ یہ بیس ہزار مربع فٹ ہے۔ کافی بڑی ہو گی انشاء اللہ۔

اسی طرح مسجد بیت النور کیلگری (Calgary) ہے۔ یہاں بھی مسجد کے ساتھ مشن ہاؤس، دفاتر، گیسٹ ہاؤس وغیرہ اور کچھ ہال ہوں گے۔ اس کے کورڈ ایریا (Covered Area) کا رقبہ 44 ہزار مربع فٹ ہو گا۔ انشاء اللہ۔ اور کینیڈا کی ابھی تک کی سب سے بڑی مسجد ہو گی۔ اللہ تعالیٰ آئندہ ان کو اور مزید بڑی مسجدیں بنانے کی توفیق دے۔

اور تیسری مسجد جس کا سنگِ بنیاد رکھا گیا وہ بریمپٹن (Brampton) کے مقام پر ہے۔ یہ چھوٹی مسجد ہے۔ ٹورانٹو کے قریب ہی ہے۔ جہاں ہمارا جلسہ ہوتا ہے اس کے بھی قریب ہے۔ یہ بھی بارہ ہزار مربع فٹ کا رقبہ کورڈ (Covered) ہو گا، انشاء اللہ۔

پھر کارنوال میں ایک جگہ خریدی ہے۔ اس کا مَیں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ یہ بھی بنا بنایا ہال ہے اس کو بھی مسجد کی شکل دی جا رہی ہے۔ کُل رقبہ ایک ایکڑ کا ہے۔

نووا اسکوشیا (Nova Scotia) کینیڈا کا مشرقی صوبہ ہے۔ اس کا ایک شہر سڈنی ہے۔ یہاں بھی اللہ کے فضل سے جماعت کو ایک عمارت بطور سینٹر اور مسجد خریدنے کی توفیق عطا ہوئی ہے۔ اس سال جماعت کینیڈا نے ڈرہم (Durham) میں ایک نہایت باموقع اور پختہ قلعہ نما اور محل نما عمارت خریدی ہے۔ اس کا میں نے پہلے ذکر کیا تھا۔ اس زمین کا رقبہ 18 ایکڑ ہے۔ اور 13,000 مربع فٹ رقبہ کورڈ ایریا (Covered Area) ہے۔ یہ بھی جیسا کہ مَیں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں ایک فیملی نے اس کا سارا خرچ برداشت کیا ہے۔

پھر لائیڈ منسٹر میں دو ایکڑ رقبہ زمین مسجد کے لیے خریدا گیا ہے۔ انہوں نے مجھے دورہ کے دوران بتایا کہ یہ بھی ایک شخص نے خرید کر دیا ہے۔ اور انہوں نے کہا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ میں اس مسجد کی تعمیر جلد کروا کر دوں گا۔

پھر ایڈمنٹن میں 133 ایکڑ رقبہ ہے۔ سیسکاٹون میں 16 ایکڑ رقبہ ہے۔ اس طرح کافی وسیع رقبے مساجد کی تعمیر کے لئے خریدے گئے ہیں۔

یوروپین ممالک میں سے جرمنی کا سو مساجد کا جو منصوبہ ہے۔ اس میں پچھلے سال پانچ مساجد مکمل ہو گئیں جن کا افتتاح میں نے کیا تھا اور دو مساجد زیرِ تعمیر ہیں اور اس سال ایک مکمل ہو رہی ہے اور مزید پانچ کا کام بھی شروع ہونے والا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ کیونکہ وہاں کچھ قانونی روکیں ہیں اس لیے بعض جگہ اتنی آسانی سے کام نہیں ہو سکتے۔

پھر برطانیہ میں دورانِ سال مسجد دارالبرکات برمنگھم کے افتتاح کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔ بڑی خوبصورت مسجد ہے۔ مشن ہاؤس، دفاتر وغیرہ ساتھ ہیں۔ پھر بریڈ فورڈ اور ہارٹلے پول میں بھی مساجد کے سنگِ بنیاد رکھے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ بھی جلد از جلد مکمل کرنے کی توفیق دے۔ ہارٹلے پول والے تو بڑے پکے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اکتوبر، نومبر تک مکمل کر لیں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

ہندوستان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال میں 45 مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ یہاں کی مساجد کی کُل تعداد 2099 ہو چکی ہے۔ بنگلہ دیش میں 3 مساجد کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔ یہاں ہماری مساجد کی مجموعی طور پر تعداد 92 ہو چکی ہے۔ انڈونیشیا میں جماعت کو 10 مساجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی ہے۔ یہاں کی مساجد کی کُل تعداد 377 ہو چکی ہے۔ کام میں تیزی کی وجہ سے انڈونیشیا میں مخالفت بھی بہت زیادہ تیزی سے ہے اور اب کل کی اطلاع یہ ہے کہ پھر بعض جگہوں پر حکومت نے پابندی لگانے کی کوشش کی ہے۔ ہمارے سینٹر کو زبردستی سِیل (Seal) کرنے کی کوشش کی ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دشمن کے ہر شرّ سے بچائے اور جماعت کے افراد کو بھی محفوظ رکھے اور جماعت کی مساجد کو بھی محفوظ رکھے اور جائداد کو بھی محفوظ رکھے اور دشمن کے منصوبوں کو خاک میں ملا دے۔

غانا میں 14 مساجد کا اضافہ ہوا ہے جس میں سے 13 انہوں نے تعمیر کی ہیں اور ایک بنی بنائی عطا ہوئی ہے۔ غانا میں عموماً اچھی مسجدیں بنانے کا رواج ہے۔ مخیر افراد میں سے کوئی نہ کوئی ایسا مل جاتا ہے جو کوئی نہ کوئی مسجد بنا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن سب کے اَموال و نفوس میں برکت

ڈالے۔ وہاں عورتیں جو ہیں وہ بھی پیچھے نہیں رہتیں۔ ایک خاتون مسز جمیلہ کوٹے (Mrs. Jameela Kotey) ہیں۔ اُنہوں نے دو سوملین سیڈیز خرچ کر کے ایک بڑی خوبصورت دومنزلہ مسجد تعمیر کروا کر جماعت کو دی ہے۔ اسی طرح ایک اور خاتون مادام حبیبہ ہیں اُنہوں نے بھی اشانٹی ریجن میں ایک مسجد اور ساتھ مشن ہاؤس تعمیر کروا کے جماعت کو دیا ہے۔

نائیجیریا میں امسال جماعت نے 23 نئی مساجد تعمیر کی ہیں اور 21 بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ یہاں مساجد کی کُل تعداد 660 ہوچکی ہے۔

کیمرون میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی پہلی مسجد زیرِ تعمیر ہے۔ یہ مسجد انشاءاللہ دومنزلہ ہوگی اور اس میں 500 افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش ہوگی۔

سیرالیون میں اس سال 62 مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ 35 انہوں نے تعمیر کی ہیں اور 27 بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔

اِسی طرح سینیگال میں جماعت کو اب تک کُل 88 مساجد تعمیر کرنے کی توفیق مل چکی ہے۔

آئیوری کوسٹ میں دورانِ سال 6 نئی مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ ان کی مساجد کی مجموعی تعداد 2878 ہوچکی ہے۔

گیمبیا میں اس سال 2 مساجد تعمیر ہوئی ہیں وہاں بھی مساجد کی کُل تعداد 50 ہوگئی ہے۔

مڈغاسکر ان ممالک میں سے ہے جو چند سال قبل احمدیت میں داخل ہوئے تھے اور دو سال پہلے یہاں جماعت کی پہلی مسجد تعمیر ہوئی تھی۔ اب یہاں اللہ کے فضل سے جماعت کو 6 نئی مساجد تعمیر کرنے کی توفیق مل چکی ہے۔

اِسی طرح کونگو (Congo) میں چار مساجد نئی تعمیر ہوئی ہیں جبکہ چھ بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ ان کی مساجد کی کُل تعداد 89 ہوگئی ہے۔

پھر کینیا میں دورانِ سال 3 مساجد کی تعمیر ہوئی ہے۔ ان کو بھی 5 سال قبل سو مساجد کا منصوبہ دیا گیا تھا۔ اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے 54 مساجد تعمیر ہوچکی ہیں۔ اوراب جو منصوبہ مَیں ان کو دے کر آیا ہوں انشاءاللہ تعالیٰ امید ہیکہ یہ سو مساجد جو ہیں یہ 2006ء کے وسط تک مکمل ہوجائیں گی۔ انشاءاللہ۔

تنزانیہ میں 5 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔ یہاں بھی 100 مساجد کا منصوبہ تھا۔ 47 مکمل ہوچکی ہیں۔

یوگنڈا میں اس دورہ کے دوران میں 2 مساجد کا افتتاح ہوا۔

بورکینافاسو میں اس سال 33 مساجد کا اضافہ ہوا ہے۔ 7/ انہوں نے تعمیر کی ہیں اور 26 ان کو بنی بنائی مل گئیں۔

مالی (Mali) میں بھی اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی پہلی مرکزی مسجد اس وقت زیرِ تعمیر ہے۔ اس سے قبل یہاں چھوٹی سی مسجد تھی۔ اور جو مساجد مختلف دیہات کے احمدی ہونے کے ساتھ عطا ہوئی ہیں ان کی تعداد 55 ہے۔

بینن (Benin) میں امسال 26 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں جبکہ 6 بنی بنائی عطا ہوئی ہیں اور 3 مساجد زیرِ تعمیر ہیں۔ اس طرح بینن میں ہماری مساجد کی کُل تعداد 230 ہوگئی ہے۔ وقارِعمل کے ذریعہ سے بھی لوگ بڑی محنت سے خرچ کم کر کے مساجد تعمیر کرتے ہیں۔

نائیجیر (Niger) میں بھی جو احمدیت کے نفوذ کے لحاظ سے نیا ملک ہے، چند سال پہلے وہاں احمدیت کا نفوذ ہوا۔ یہاں بھی امسال جماعت کو دوسری مسجد کی تعمیر مکمل کرنے کی توفیق ملی ہے۔

اِس سال اللہ کے فضل سے جماعت سپین (Spain) نے ویلنسیا کے علاقے میں مسجد کی تعمیر کے لیے قطعۂ زمین خرید لیا ہے۔ الحمدللہ۔ فی الحال تو یہ کُل رقبہ 2800 مربع میٹر ہے۔ مزید کوشش کی جارہی ہے کہ ساتھ کے پلاٹ بھی مل جائیں۔ جو زمین خریدی گئی ہے اس میں 200 مربع میٹر پر عمارت بنی ہوئی ہے اور بڑی اچھی عمارت ہے۔ انشاءاللہ اب دوسری مسجد سپین میں یہاں بن جائے گی۔

پھر پُرتگال میں بھی مسجد کی زمین کی خرید کے لیے کارروائی ہورہی ہے۔ بڑی خوبصورت زمین ہے۔ امید ہے انشاءاللہ سودا جلد ہی ہوجائے گا اور پہاڑی کی چوٹی پر جس کو تین طرف سے سڑک لگتی ہے ایک خوبصورت مسجد وہاں بھی تعمیر ہوگی انشاءاللہ۔

گزشتہ 21 سالوں میں ہماری چند مساجد کو جو ظالموں نے شہید کیا تھا یا حکومتِ پاکستان نے ان کو تالے لگوائے تھے، بڑی خدمت انہوں نے انجام دی تھی۔ وہ چند ایک تھیں۔ اس کے مقابلے میں 13,776 مساجد جماعت کو مل چکی ہیں۔

مشن ہاؤسز/تبلیغی مراکز میں اضافہ

اللہ کے فضل سے دورانِ سال جو تبلیغی مراکز ہیں ان میں 189 کا اضافہ ہوا ہے۔ اور اب تک گزشتہ سالوں کو شامل کر کے 85 ممالک میں تبلیغی مراکز کی کُل تعداد 1587 ہوچکی ہے۔

تبلیغی مراکز کے قیام میں ہندوستان کی جماعت سرفہرست ہے جہاں اس سال 107 تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔ ان کی کُل تعداد 669 ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے مختلف علاقوں میں آٹھ قطعات زمین بھی تبلیغی مراکز کے قیام کے لئے خریدے ہیں۔

انڈونیشیا میں دوران سال 18 نئے تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔ اس اضافہ کے ساتھ ان کے مراکز کی تعداد 159 ہوگئی ہے۔ اس کے علاوہ 26 مقامات پر مساجد اور مراکز کے لئے زمین خریدنے کی توفیق ملی ہے۔ جن میں سے 10 قطعات زمین مخیّر احمدیوں نے تحفۃً جماعت کو پیش کئے ہیں۔

جیسا کہ مَیں پہلے بھی کہہ آیا ہوں یہ جو اتنی تیزی پیدا ہوئی ہے اس سے مخالفین کی حسد کی آگ بھڑک رہی ہے اور روکیں ڈالنے کی کوشش کی جارہی ہے اور حکومت کے ذریعہ سے دباؤ ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ وہ حالات پیدا نہ کرے جو پاکستان میں ہیں اور ان لوگوں کو عقل دے۔ اچھا بھلا ملک ہے۔ ان کا ترقی کی طرف قدم بڑھ رہا ہے۔ اگر انہوں نے احمدیوں سے چھیڑ چھاڑ کی تو کہیں پاکستان والا حال نہ ہو کہ پھر ترقی وہیں رُک جائے گی اور اس میں کبھی امن قائم نہیں رہے گا۔ ہم پاکستان میں روز دیکھ رہے ہیں بدامنی کی خبریں آتی رہتی ہیں۔ دنیا میں کہیں بھی واقعہ ہوتا ہے پاکستان کا نام لگ جاتا ہے۔ عقل ان کو پھر بھی نہیں آتی۔

امریکہ میں بھی 4 نئے تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا ہے اور اس میں عمارتیں خریدی گئی ہیں بلکہ اکثر خریدی گئی ہیں۔ یہ عمارات میامی، روچیسٹر، Seattle اور Long Island نیویارک میں خریدی گئی ہیں۔ اب ان سینٹرز کی تعداد جو ہے وہ 40 ہوگئی ہے۔

گیانا میں بھی ایک نئے مشن ہاؤس کا اضافہ ہوا ہے۔ گھانا میں 3 مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا ہے۔ نائیجیریا میں ایک کا اضافہ ہوا ہے۔ تنزانیہ میں 5 کا اضافہ ہوا ہے اور بینن میں 14 کا۔ نائیجر اور یوگنڈا میں تین، تین کا۔ اِسی طرح سیرالیون، آئیوری کوسٹ، مالی وغیرہ افریقہ کے بہت سارے ملک ہیں۔

جرمنی میں بھی 5 تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا ہے۔ ان کی کُل تعداد اب 99 ہوگئی ہے۔

بیلجیم میں ایک تبلیغی مرکز کا اضافہ ہوا ہے۔ اینٹورپن (Antwerpen) شہر میں اللہ کے فضل سے جماعت بیلجیم کو ایک چارمنزلہ عمارت خریدنے کی توفیق ملی ہے۔ اس میں ہال بھی ہیں، کمرے بھی ہیں، دفتر وغیرہ بھی شامل ہیں اور اوپر نیچے پوری سہولیات ہیں۔ پہلے کوئی بینک کی عمارت تھی۔ اچھی عمارت ہے۔ مَیں جب پچھلے سال گیا ہوں تو دیکھا ہے اچھی جگہ بن گئی ہے۔ جماعت کے لئے نماز پڑھنے کا سینٹر ہے۔ وہاں نماز بھی پڑھائی تھی۔ اُمید ہے فی الحال کچھ عرصہ کے لیے وہ کافی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ان کو مزید توفیق دے۔

آسٹریلیا میں بھی جماعت کو ملبورن شہر سے باہر Clyde کے مقام پر 20 ایکڑ زمین خریدنے کی توفیق ملی ہے۔ 4 لاکھ ڈالر میں یہ خریدی گئی ہے۔

تراجم قرآن کریم

تراجم قرآن کریم۔ گزشتہ سال تک مطبوعہ تراجم کی تعداد 58 تھی۔ اس سال اللہ کے فضل سے 2 نئے تراجم کا اضافہ ہوا ہے۔

کریول (Creole) ماریشس کی زبان ہے اور اس زبان میں شمشیر سوکیا صاحب نے ترجمہ کیا ہے۔

دوسرا ترجمہ ازبک (Uzbek) زبان میں ہے۔ اس ترجمہ میں اور اس کی نظر ثانی میں ہمارے مبلغ (سید حسن طاہر) بخاری صاحب، ارشد محمود صاحب، بشارت احمد صاحب اور ملک طاہر حیات صاحب وغیرہ کے علاوہ وہاں کے لوکل جو اُزبک احمدی ہیں قابل جان صاحب اور عثمان احمد صاحب، بختیار صاحب وغیرہ انہوں نے بڑا کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزا دے۔

اس طرح اب یہ تعداد اللہ کے فضل سے 60 ہوگئی ہے۔

اس کے علاوہ سنڈانیز (Sundanese) زبان میں جو انڈونیشیا کی زبان ہے قرآن کریم کے تفسیری نوٹس کی چوتھی جلد سورۂ انفال سے لے کر سورۂ یوسف تک مکمل ہوکر شائع ہوئی ہے۔ پھر اسی طرح 21 تراجم جو ہیں مکمل ہوچکے ہیں لیکن ان کی نظر ثانی ہورہی ہے۔ ان میں جنوبی افریقہ کی دو زبانیں ہیں۔ گھانا کی دو زبانیں ہیں۔ آئیوری کوسٹ کی دو زبانیں ہیں۔ بوزنین زبان ہے۔ گیمبیا کی 3 زبانیں ہیں۔ ہنگیرین ہے۔ قازقستان کی قازق ہے۔ کینیا کی زبان ہے، کانگو کی، فجی کی، گنی بساؤ، لتھوانین۔ پھر مالا گاسی زبان ہے، مورے بورکینا فاسو کی زبان ہے، سری لنکا کی سنہالہ اور تنزانیہ کی Yao وغیرہ زبانیں ہیں۔ بہرحال ان پر نظر ثانی ہورہی ہے۔

پھر انگریزی قرآن کریم کا ترجمہ جو حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ والا ہے جس میں کچھ مزید نوٹس حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی شامل فرمائے تھے یا متبادل ترجمے دیئے تھے وہ شامل کیے گئے ہیں۔ اس کو اب چھوٹے سائز میں بھی شائع کروایا گیا ہے، تحفوں میں آسانی سے دیئے جاسکتے ہیں۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر جو 8 جلدوں پر مشتمل تھی۔ پہلے پاکستان سے چار جلدوں میں شائع ہوئی ہیں۔ پھر اب اس کو ہندوستان سے 3 جلدوں میں شائع کروایا گیا ہے۔

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی تفسیر ہے ''حقائق الفرقان'' پہلے چار جلدوں میں شائع ہوئی تھی۔ اس کو 2 جلدوں میں کر دیا ہے۔ یہ بھی ہندوستان میں طبع ہوئی ہے۔

پھر چھوٹے سائز میں صرف قرآن کریم کا متن جو ہے وہ شائع کیا گیا ہے اور انگریزی ترجمہ بھی شائع کیا گیا ہے۔ وکالتِ اشاعت کی محنت ہے۔

اسی طرح دوسری جو مختلف کتب ہیں 18 زبانوں میں 58 کتب و فولڈرز تیار کروائے گئے ہیں۔ یہ دنیا کی مختلف زبانیں ہیں۔ اور اِس وقت 27 زبانوں میں 151 فولڈر تیار کروائے جا رہے ہیں۔ ابھی تیاری کے مرحلے میں ہیں۔ بعض پر چند سالوں سے کام ہورہا ہے۔

''اسلامی اصول کی فلاسفی'' بہت اہم کتاب ہے۔ 53 زبانوں میں یہ چھپ چکی ہے اور اس وقت فی الحال 4 مزید زبانوں میں اس کا ترجمہ کروایا جا رہا ہے۔

رسالہ الوصیت 9 زبانوں میں طبع ہوچکا ہے تاکہ وصیت کی روح کا پتہ لگ سکے اور لوگ زیادہ سے زیادہ نظامِ وصیت میں شامل ہوں جیسا کہ گزشتہ سال مَیں نے تحریک میں بھی کہا تھا۔ ان کے لیے رسالہ پڑھنا بھی ضروری ہے۔ پھر مزید اس کا 21 زبانوں میں ترجمہ کروانے کا پروگرام ہے۔ اور ''شرائطِ بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں'' جو میرے خطبات پر مشتمل کتاب تھی اس کا انگریزی ترجمہ ہوگیا ہے۔ ہماری کتابوں کو کس طرح سراہا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں "Islam's Response To Contemporary Issues" جو ہے اس کے فرنچ ترجمہ کے متعلق امیر صاحب بینن نے لکھا ہے کہ اس کو بہت سراہا گیا ہے۔ ایک عیسائی پروفیسر ہیں وہ مختلف کالجز میں جا کر لیکچر دیتے ہیں انہوں نے یہ کتاب ان کالجز میں جہاں یہ لیکچر دیتے ہیں طالبعلموں کے کورس کے لیے لازمی قرار دے دی ہے۔

(باقی آئندہ)

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
قانونی مشاورت برائے اسائلم
• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals
HEAD OFFICE
190 Merton High Street , Wimbledon,London, SW19 1AX
(1 minute from South Wimbledon Tube Station)
Tel: 02085 401 666, Fax: 02085 430 534
BRANCH OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)

عوامی جمہوریہ کونگو (افریقہ) کے صوبہ کسائی اور یئنٹل میں ساتویں جلسہ سالانہ کا انعقاد

رپورٹ: رمیض احمد محمود۔ مبلغ سلسلہ کونگو

امسال محض اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے عوامی جمہوریہ کونگو کے صوبہ کسائی اور یئنٹل (Kasai Oriental) کا ساتواں جلسہ سالانہ جماعتی ہیڈ کوارٹر و صوبائی دارالحکومت مبوجمائی (Mbuji Mayi) میں 2/ مئی 2015ء کو منعقد ہوا۔ جلسہ سالانہ کی تیاری کے سلسلہ میں جلسہ گاہ کے احاطے میں متعدد وقار عمل کر کے اس کی تزئین و آرائش کی گئی۔

جلسہ کے انعقاد سے 5 روز قبل 4 مقامی ریڈیو چینلز پر جلسہ کے مسلسل اعلانات ہوتے رہے جس کے ذریعہ بہت سے لوگوں تک جلسہ کا پیغام پہنچا۔ اور انہیں جلسہ میں شمولیت کی دعوت عام دی گئی۔

جلسہ کے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ بعد نماز فجر درس قرآن کریم و درس الحدیث اور درس ملفوظات سے ہوا۔ مہمانوں کی خدمت میں ناشتہ پیش کیا گیا جس کے بعد تمام احباب جلسہ گاہ تشریف لے گئے۔

خطبہ جمعہ میں مکرم نعیم احمد باجوہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کونگو نے جلسہ میں شامل ہونے والے مہمانان کرام کی تقاریر کو توجہ سے سننے اور ان سے پوری طرح استفادہ کرنے اسی طرح قیام نماز اور دیگر تربیتی امور کی طرف خصوصی توجہ دینے کی تاکید کی۔

پہلا سیشن۔ مورخہ 2 مئی 2015ء

مکرم مولانا نعیم احمد صاحب باجوہ امیر و مشنری انچارج کونگو کنشاسا کی زیر صدارت جلسے کے پہلے سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا، تلاوت اور اس کے فرنچ ترجمہ اور حضرت اقدس مسیح موعو علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام اور فرنچ زبان میں ترجمہ کے بعد مکرم امیر جماعت کونگو، کنشاسا نے افتتاحی تقریر کی جس میں آپ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی آمد کے متعلق علامات بیان کیں۔ اسی طرح جلسہ کے اغراض و مقاصد کی طرف توجہ دلائی اور دعا کروائی۔ اس کے بعد دو تقاریر مقامی زبان چلوبہ (Tshiluba) میں ہوئیں۔

پہلی تقریر ”خلافت کی اہمیت و برکات“ کے موضوع پر مکرم عباس Lufuluabo صاحب نے کی اور دوسری تقریر ”تربیت اولاد“ کے موضوع پر مکرم عثمان باموکباسو (Bamue Kabasu) صاحب نے کی۔

جلسہ سالانہ کے دوسرے اور آخری سیشن میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم صالح Lufuluabo صاحب لوکل معلم نے فرنچ زبان میں ”اسلام آزادی رائے اور دوسروں کی آراء کا احترام کرنے والا مذہب“ کے موضوع پر کی۔

اس کے بعد مکرم نعیم احمد باجوہ صاحب امیر جماعت کونگو نے جلسہ سے اختتامی تقریر فرنچ زبان میں کی۔ آپ نے **”خلافت، سرچشمۂ امن و انصاف“** کے موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ خلافت حقہ اسلامیہ کی برکات بیان کیں اور خلافت احمدیہ کے ذریعہ دنیا بھر میں ہونے والے کاموں سے متعلق بتایا۔

علی مکیندی Mukendi صاحب صوبائی ڈائرکٹر Human Rights Watch، عبداللہ Kalala صاحب سنی مسلمانوں کے صوبائی امام اور آرمی میجر Bakouta باکوٹا صاحب نے اپنے ایڈریس میں جلسہ کے پروگرام اور نظم وضبط اور تمام تقاریر کو سراہا۔

بعد ازاں مجلس سوال جواب کا پروگرام ہوا۔

جلسے میں سنی مسلمانوں کے ایک امام اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ شامل ہوئے۔ مکرم امیر صاحب کی تقریر کے دوران وہ نوٹس لے رہے تھے۔ دس پندرہ منٹ بعد انہوں نے نوٹس لینے بند کر دئے اور کاغذات سمیٹ کر جیب میں ڈال لئے۔ اور اپنے ساتھی سے کہا کہ میرے لئے کافی ہو گیا ہے۔

دراصل اس معاملے کی حقیقت جلسے کے بعد معلوم ہوئی جب انہوں نے بتایا کہ وہ اس نیت سے جلسے میں شامل ہوئے تھے کہ جلسے کے آخر پر اعتراضات کر کے جماعت کو شرمندہ کریں گے اور اتنے مجمع کے سامنے جلسے کے اثر کو زائل کریں گے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے جو اعتراض کرنے کی نیت سے آئے تھے وہ خود قائل ہو کر گئے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

الحمدللہ جلسہ کے فوراً بعد اللہ تعالیٰ نے جماعت کو تین پھلوں سے نوازا جو کہ سنّیوں سے احمدیت میں برملا اس بات کا اظہار کرتے ہوئے داخل ہوئے کہ آج ہم نے جماعت احمدیہ کو قبول کر کے زندگی میں بہترین مقام حاصل کر لیا ہے۔ ان تینوں افراد کے اسماء یہ ہیں:

مکرم رمضانی صاحب، مکرم اکندا (Äkinda) صاحب اور مکرم عیسیٰ صاحب۔

امسال جلسہ سالانہ کی کوریج شہر کے تینوں ریڈیو چینلز **khrt fm، nsonga fm، rtdk** نے کی، جلسہ کی کارروائی کی خبریں مسلسل 2 دنوں تک نشر ہوتی رہیں۔ الحمدللہ اس ذریعہ سے تمام شہر اور گرد و نواح میں اکثر آبادی تک جلسہ کا پیغام پہنچا۔ اس کے علاوہ مقامی TV چینل (Khrt tv) نے 30 منٹ کی خصوصی ڈاکومنٹری جلسہ کے متعلق نشر کی،

امسال جلسہ میں احمدی احباب کے علاوہ شہر کی مقامی اتھارٹیز، ڈاکٹرز، پروفیسرز، پادری حضرات، طلبا اور دیگر کئی افراد نے شرکت کی۔ شعبہ رجسٹریشن کے مطابق جلسہ کی کُل حاضری 560 افراد رہی۔

......☆......☆......☆......

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092 47 6212515
15 London Rd, Morden SM4 5HT
0044 20 3609 4712

ایم ٹی اے تبلیغ کا ذریعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”اب تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے اپنی طرف بلانے کے لئے راستے بھی آسان کر دیئے ہیں۔ آج اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دنیا کے کونے کونے میں اپنا پیغام پہنچانے کے لئے ذریعہ اور وسیلہ بھی مہیا کر دیا ہے۔ آج مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ سے 24 گھنٹے یہی کام ہو رہا ہے، 24 گھنٹے اس کام کے لئے وقف ہیں۔ پس اگر اپنے علم میں کمی بھی ہو تو اس کے ذریعہ سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ ضرورت توجہ کی ہے“۔

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 376)

بقیہ: جاپان میں ایٹمی حملہ کی یاد از صفحہ نمبر 10

لیا۔ جس میں حضور نے ہیروشیما میں تباہی کے واقعات پر گہرے تأسّف اور غم کا اظہار فرمایا۔

❁ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنے پہلے دورہ جاپان کے دوران مئی 2006ء میں ہیروشیما پیس میوزیم تشریف لے گئے۔ اس انسانی المیہ کے بارہ میں آپ کی قلبی کیفیات کا اندازہ اس پیغام سے ہوتا ہے جو آپ نے اس موقع پر ارشاد فرمایا۔ آپ نے اپنے تأثرات ان الفاظ میں قلمبند فرمائے:

”آج ہیروشیما میوزیم دیکھا۔ ایک دل کو جذبات سے مغلوب کر دینے والی غم کی داستان ہے۔ ہیروشیما کی عوام یقیناً تعریف کے قابل ہیں جنہوں نے بڑے حوصلہ سے اس تکلیف دہ دور کو گذارا اور آج پھر ایک عظیم شہر آباد کر دیا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ دشمن کو بھی معاف کر دیا۔ اس شہر کے لوگوں کو سلام ہے“۔

مرزا مسرور احمد

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Today I happened to visit Hiroshima Museum. After having seen the exhibited things it is unbearable for me to control the overwhelming sentiments. People of Hiroshima are really praise worthy who have very bravely passed through this painful episode.I salute the people of Hiroshima .

Mirza Masroor Ahmad
Head of Ahmadiyya in Islam

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مئی 2006ء میں اپنے دورہ جاپان کے دوران ہلٹن ہوٹل ٹوکیو میں منعقدہ ایک استقبالیہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ:

”جاپانی قوم دوسری جنگ عظیم کے اثرات کو اچھی طرح محسوس کر چکی ہے۔ اس لئے تیسری جنگ عظیم کے خطرات کو زیادہ مناسب انداز میں سمجھ سکتی ہے۔ مَیں جاپانی قوم سے کہنا چاہتا ہوں کہ آپ لوگ آگے آئیں اور دنیا کو تیسری جنگ عظیم کے خطرات سے بچانے کے لئے اپنا کردار ادا کریں“۔

(استقبالیہ سے خطاب۔ مؤرخہ 9 مئی 2006ء بمقام ہلٹن ہوٹل ٹوکیو)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک پرہجوم استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے جاپانی قوم اور لیڈروں کو نصیحت فرمائی کہ:

”اس دور میں بعض چھوٹے ممالک کے پاس بھی ایٹمی ہتھیار موجود ہیں اور ممکن ہے کہ یہ ہتھیار انجامکار دہشت گردوں کے ہاتھ چڑھ جائیں جو ان ہتھیاروں کے تباہ کن اثرات سے بالکل بے خبر اور لاپروا ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ میں دنیا کو سنگین خطرات سے آگاہ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ پس میں آپ سب سے بھی یہی گزارش کروں گا کہ دنیا میں امن کے فروغ کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ اپنی اپنی پارٹیوں کو بھی مطلع کریں کہ ظلم اور تشدّد کے راستہ پر چلنے کی بجائے اور ایک دوسرے کو نفرت کی نظر سے دیکھنے کی بجائے ہمیں پیار، محبت اور آشتی کی نظر سے ایک دوسرے کو دیکھنا چاہئے۔ جہاں کہیں بھی ظلم نظر آئے ہمیں اس کے فوری خاتمہ کیلئے کوششیں کرنی چاہئیں۔ **جاپانی قوم اور جاپانی لیڈرز ان لوگوں میں سے ہیں جو باقی قوموں کی نسبت دنیا میں امن کی ضرورت کو احسن رنگ میں سمجھ سکتے ہیں۔ آپ لوگ ایٹم بم کے تباہ کن اثرات اور اس کے نتیجہ میں ہونے والی خون ریزی کا بخوبی علم رکھتے ہیں۔** آپ لوگ جدید دور کی جنگ کاری کے خوفناک نتائج کو سب سے بہتر سمجھتے ہیں۔

(جاپانی سیاستدانوں اور دانشوروں سے خطاب۔ مؤرخہ 9 نومبر 2013ء بمقام ناگویا)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جاپانی سیاستدانوں اور دانشوروں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ:

”آپ ایسی قوم ہیں جو دوسری جنگ عظیم سے سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں اب تیسری جنگ عظیم کو روکنے کے لئے قدم اٹھائیں۔ خدا آپ کی مدد کرے۔ ہم احمدی یہ دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس خوبصورت دنیا کو ہلاکت سے بچالے۔ لوگوں کو عقل دے اور لوگ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانیں۔ آمین“

(استقبالیہ سے خطاب۔ مؤرخہ 9 مئی 2006ء بمقام ہلٹن ہوٹل ٹوکیو)

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ 25؍جون 2015ء بروز جمعرات نمازعصر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر **مکرمہ غزالہ یاسمین صاحبہ (اہلیہ مکرم سید محی الدین زبیر صاحب)** کی **نماز جنازہ حاضر** پڑھائی۔

آپ 20 جون 2015ء کو 44 سال کی عمر میں بعارضہ کینسر وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم قاری محمد یاسین صاحب آف ایسٹ افریقہ کی پوتی اور مکرم یوسف علی خان صاحب کی نواسی تھیں۔ مرحومہ بہت نیک، صوم وصلوٰۃ کی پابند، نظام خلافت سے انتہائی درجہ پیار کرنے والی مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ جلسہ سالانہ پر نومبائعین کی خدمت کیا کرتی تھیں۔ ایم ٹی اے کے ابتدائی ایام میں پروڈکشن ٹیم میں خدمت بجالاتی رہیں۔ ہیومینٹی فرسٹ میں بھی خدمت کا موقعہ ملا۔ اسی طرح اپنے حلقہ میں لجنہ کے مختلف شعبہ جات میں خدمت کی توفیق پائی۔ وفات کے وقت بھی اپنی لجنہ کی سیکرٹری تبلیغ کی حیثیت سے خدمت بجا لا رہی تھیں۔ پسماندگان میں اپنی والدہ اور میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

اس کے ساتھ حسب ذیل مرحومین کی **نماز جنازہ غائب** بھی ادا کی گئی:

(1) مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب بنگوی (کیلیفورنیا۔ امریکہ)

11 جون 2015ء کو 86 سال کی عمر میں ہارٹ اٹیک سے وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مولوی رحمت علی صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت زیوراں بیگم صاحبہ کے سب سے چھوٹے بیٹے اور حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوریؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت رحمٰن بی بی صاحبہ کے داماد اور مکرم چوہدری ہدایت اللہ بنگوی صاحب مرحوم آف لندن کے چھوٹے بھائی تھے۔ زندگی کا بیشتر حصہ کراچی میں گزارا۔ چند سال پہلے آپ امریکہ شفٹ ہوگئے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرمہ ادریس بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم میر عبد الرشید صاحب مرحوم)

10 جون 2015ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم خواجہ غلام مصطفیٰ صاحب آف بدوملہی کی بیٹی اور مکرم میر اللہ بخش صاحب آف راہوالی کی بہو اور مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب مربی سلسلہ و قائد عمومی مجلس انصار اللہ پاکستان کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔ آپ سادہ مزاج، کم گو، مہمان نواز، غریب پرور، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ کسی پر بوجھ بننا پسند نہ کرتیں اور اپنے کام خود کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم میر وسیم الرشید صاحب (مربی سلسلہ) سیرالیون میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(3) مکرمہ حمیدہ صادق صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد صادق صاحب۔ ربوہ)

15 جون 2015ء کو ربوہ میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ پیدائشی احمدی تھیں۔ کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی تھیں۔ بیماری کا تمام عرصہ صبر سے گزرا۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، دعا گو، خوش اخلاق، مہمان نواز، غریب پرور، صدقہ وخیرات اور صلہ رحمی کرنے والی، صابرہ شاکرہ نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے گہری عقیدت تھی۔ اپنے بچوں کی اچھی تربیت کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتی تھیں۔ آپ مکرم آصف محمود صاحب مربی سلسلہ، استاد جامعہ احمدیہ سیرالیون کی والدہ تھیں۔

(4) مکرم عبدالمجید اختر صاحب (راولپنڈی)

30 جنوری 2015ء کو 67 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو کافی عرصہ حلقہ سید پوری گیٹ کے صدر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ، بہت مخلص اور ہر دلعزیز انسان تھے۔ کبھی بھی کسی سوالی کو گھر سے خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے تھے۔ خلافت کے ساتھ نہایت عقیدت کا تعلق تھا۔

(5) مکرمہ ظفر النساء بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم مولوی محمد الیاس صاحب۔ نارووال)

6 مئی 2015ء کو 79 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مولوی احمد دین صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، چندہ جات میں باقاعدہ بہت مدبر نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ کامیاب داعی الی اللہ بھی تھیں۔ جماعتی کاموں میں صدر لجنہ مقامی اور دیگر عہدیداران کے ساتھ معاونت کا کام نہایت خوشی سے بجالاتی تھیں۔

(6) مکرمہ امۃ اللطیف صاحبہ (اہلیہ مکرم شیخ عطاء اللہ صاحب دارالعلوم غربی ربوہ)

11 اپریل 2015ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ اپنے حلقہ میں لجنہ کی گروپ لیڈر تھیں۔ اسی طرح جمعہ کے موقع پر بھی ڈیوٹی دیا کرتی تھیں۔ چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدہ تھیں۔

(7) مکرم چوہدری احسان اللہ صاحب (ابن مکرم چوہدری طفیل صاحب آف دولم کاہلوں ضلع سیالکوٹ)

5 جون 2015ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو اپنی جماعت میں سیکرٹری اصلاح وارشاد کی حیثیت سے خدمت کی توفیق مل رہی تھی۔ آپ نمازوں کے پابند، نیک اور مخلص انسان تھے۔

☆......☆......☆

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ 26؍جون 2015ء بروز جمعۃ المبارک نمازعصر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر **مکرمہ امۃ الحفیظ طاہرہ صاحبہ (اہلیہ مکرم ملک محمد عبد اللہ ریحان صاحب مرحوم۔ برمنگھم)** کی **نماز جنازہ حاضر** پڑھائی۔

آپ 23 جون 2015ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد 83 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اپنے گاؤں میں جماعت کی خدمت کرتی رہیں اور ہزاروں بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت حاصل کی۔ آپ ساری عمر شعبہ تدریس سے منسلک رہیں۔ گاؤں میں اپنی زمین پر لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے علیحدہ علیحدہ سکول بنوائے۔ شادی کے بعد غیر احمدی ماحول میں احمدیت کا شاندار نمونہ پیش کیا۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند انتہائی نیک اور ملنسار خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ انتہائی وفا اور محبت کا تعلق رکھتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چھ بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب (وکیل اعلیٰ ربوہ) کی ہمشیرہ تھیں۔

اس کے ساتھ حسب ذیل مرحومین کی **نماز جنازہ غائب** بھی ادا کی گئی:

(1) مکرم چوہدری فیض احمد صاحب (ابن مکرم رانا فضل احمد صاحب مرحوم۔ چک نمبر 68۔ تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر

30؍مئی 2015ء کو بعارضہ قلب وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نہایت خوش اخلاق، ملنسار، مہمان نواز، نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرمہ سیدہ ممتاز بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم سید محمد سعید شاہ صاحب مرحوم۔ کراچی)

20 جون 2015ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت پیر شمس الدین صاحب گولیکیؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑپوتی اور حضرت علی احمد صاحب اور حضرت سیدہ اماں لطیفن صاحبہؓ کی نواسی تھیں۔ آپ کو لمبا عرصہ کراچی میں لجنہ کے مختلف شعبوں میں خدمت کی توفیق ملی۔ صوم وصلوۃ کی پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی، دلیر، بہت نیک اور پرہیز گار خاتون تھیں۔ اپنے علاقہ میں بہت سے بچے بچیوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت ملی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے متعدد پوتے اور نواسے مربی سلسلہ ہیں یا جامعہ میں زیر تعلیم ہیں۔ آپ مکرم سید شاہ رخ رحمان صاحب مربی سلسلہ لاہور اور مکرم سید سلمان شاہ صاحب مربی سلسلہ جرمنی کی دادی تھیں۔

(3) مکرم خلیفہ رضی الدین صاحب (ابن مکرم خلیفہ علیم الدین صاحب۔ امریکہ)

19 جون 2015ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ نمازوں کا بروقت التزام کرنے والے، خاموش طبع، قناعت پسند اور حسن سلوک سے پیش آنے والے، نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلیفۂ وقت سے محبت اور اطاعت کا تعلق کوٹ کوٹ کر دل میں بھرا ہوا تھا۔ جب بھی کسی کو نصیحت کرنا مقصود ہوتی تو خلیفۂ وقت کے ارشاد کے حوالے سے نصیحت کیا کرتے تھے۔

(4) مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد امین خان صاحب۔ برمنگھم)

22؍اپریل 2015ء کو 71 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت قاضی عبدالرحیم صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ آپ کو ابتداء میں لجنہ اماء اللہ برمنگھم کے شعبہ خدمت خلق میں خدمت کی توفیق ملی۔ بہت دعا گو، حسن سلوک سے پیش آنے والی، خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار، بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے گہری وابستگی تھی۔ ایک مثالی ماں تھیں۔ اپنے بچوں کی بہت اچھی تربیت کی اور انہیں جماعت کے ساتھ منسلک رکھا۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆......☆......☆

دینی علم کے بے بہا خزانے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’سب سے پہلے تو قرآن کریم کا علم حاصل کرنے کے لئے، دینی علم حاصل کرنے کے لئے ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو بے بہا خزانے مہیا فرمائے ہیں ان کو دیکھنا ہوگا۔ ان کی طرف رجوع کریں، ان کو پڑھیں کیونکہ آپؑ نے ہمیں ہماری سوچوں کے لئے راستے دکھا دیئے ہیں۔ ان پر چل کر ہم دینی علم میں اور قرآن کے علم میں ترقی کر سکتے ہیں اور پھر اسی قرآنی علم سے دنیاوی علم اور تحقیق کے بھی راستے کھل جاتے ہیں۔ اس لئے جماعت کے اندر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھنے کا شوق اور اس سے فائدہ اٹھانے کا شوق نوجوانوں میں بھی اپنی دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ہونا چاہئے۔ بلکہ جو تحقیق کرنے والے ہیں، بہت سارے طالب علم مختلف موضوعات پر ریسرچ کر رہے ہوتے ہیں، وہ جب اپنے دنیاوی علم کو اس دینی علم اور قرآن کریم کے علم کے ساتھ ملائیں گے تو نئے راستے بھی متعین ہوں گے، ان کو مختلف نہج پر کام کرنے کے مواقع بھی میسر آئیں گے جو اُن کے دنیادار پروفیسران کو شاید نہ سکھا سکیں۔ اسی طرح جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ بڑی عمر کے لوگوں کو بھی یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ عمر بڑی ہوگئی اب ہم علم حاصل نہیں کر سکتے۔ ان کو بھی اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھیں اس بارے میں پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں یہ سوچ کر نہ بیٹھ جائیں کہ اب ہمیں کس طرح علم حاصل ہوسکتا ہے۔ اب ہم کس طرح اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جون 2004ء۔ مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 2 جولائی 2004ء)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی یادیں

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 22 ستمبر 2010ء میں مکرم منظور احمد خان صاحب کا مضمون شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی بعض چشمدید روایات بیان کی ہیں۔

مکرم منظور احمد خانصاحب بیان کرتے ہیں کہ میری پیدائش 2/جون 1924ء کو قصر خلافت قادیان سے ملحقہ ایک گھر میں ہوئی۔ میرے والد حضرت محمد ظہور خان صاحب پٹیالویؓ نے 1905ء میں لدھیانہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحبؓ میرے تایا تھے۔

مَیں اُس خطبہ جمعہ میں موجود تھا جس میں حضرت خلیفۃالمسیح الثانیؓ نے اپنے مصلح موعود ہونے کا تفصیلی ذکر فرمایا اور پہلی صف میں بیٹھے ہوئے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے بڑے جوش اور رقّت آمیز لہجہ میں کھڑے ہوکر آمنّا و صَدَقْنَا کہا۔ بعد میں پہلا جلسہ مصلح موعود ہوشیارپور میں منعقد ہوا جس میں خاکسار شامل نہ ہوسکا۔ پھر لدھیانہ میں دوسرا جلسہ ہوا جس میں مَیں اپنے والد کے ساتھ حاضر ہوا۔ اس میں مخالفین نے بہت ہنگامہ کیا اور گالیاں نکالتے رہے۔ جونہی حضورؓ نے اپنی تقریر کا آغاز فرمایا تو شدّت کے ساتھ بارش شروع ہوگئی۔ احباب جماعت تو سائبان سے پانی گرنے کے باوجود اطمینان سے بیٹھے رہے لیکن مخالفین تتّر بتّر ہوگئے۔ پھر دہلی میں جلسہ کی تاریخ مقرر ہوئی۔ اس میں شمولیت کا شوق بڑھتا جارہا تھا لیکن وسائل کی کمی اور چھٹیاں حاصل نہ ہونے کا احساس حائل تھا کیونکہ خاکسار کی ملازمت کو ابھی بہت تھوڑا عرصہ ہی ہوا تھا۔ ایک دن میری ہمشیرہ حضورؓ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میری طرف سے دہلی کے جلسہ میں شامل ہونے کی خواہش کا اظہار کرکے کہا کہ جانے کا کرایہ نہیں ہے اور چھٹیوں کا حق بھی نہیں ہے۔ اس پر حضورؓ نے جیب سے ایک روپیہ کے دس سکّے میری ہمشیرہ کو دیتے ہوئے فرمایا کہ بھائی کو دے دینا، وہ ضرور جلسہ میں جائے۔ (اُس زمانہ میں دہلی کا ایک طرف کا کرایہ پانچ روپیہ تھا)۔ جب مَیں اگلے روز دفتر پہنچا تو ایک سرکلر آیا ہوا تھا کہ جو کارکن دہلی کے جلسہ میں جانا چاہتے ہیں اُنہیں جانے کی اجازت ہے۔

دہلی کے جلسہ کے پنڈال کے باہر مخالفین ڈنڈے اور پتھر لئے کھڑے تھے۔ جونہی حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ نے تلاوت شروع کی تو ہنگامہ شروع ہوگیا۔ ہمارے اردگرد پتھر گرنے لگے۔ حضورؓ نے خدام کو مقابلہ کرنے سے منع فرمادیا تھا۔ لیکن جب غنڈوں نے عورتوں کی طرف حملہ کرنے کی کوشش کی تو اُس وقت حضورؓ نے بڑے جوش سے فرمایا کہ خدام کہاں ہیں؟ تب فوری طور پر خدام نے عورتوں کے پنڈال کو گھیرے میں لے لیا اور مستورات کو بحفاظت جائے رہائش پر پہنچا دیا گیا۔ بعدازاں خاکسار لاہور کے جلسہ مصلح موعودؓ میں بھی شامل ہوا۔

1961ء میں مجھے اپنڈکس کی تکلیف ہوئی تو محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے لاہور جاکر آپریشن کروانے کا مشورہ دیا۔ مَیں نے دو بار لاہور جاکر کوشش کی لیکن ہسپتال میں داخلہ ہی نہ ہوسکا۔ ایک روز اسی تکلیف اور پریشانی میں سڑک پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ سے ملاقات ہوگئی۔ احوال عرض کرکے دعا کی درخواست کی۔ زیادہ وقت نہ گزرا تھا کہ میرے کوارٹر کے دروازہ پر آپؓ کے خادم بشیر احمد صاحب نے دستک دی اور مجھے اطلاع کی کہ کل میرے ساتھ لاہور جانے کی تیاری کرلیں۔ چنانچہ اگلے روز مَیں اُن کے ساتھ لاہور میوہسپتال پہنچا۔ وہاں بشیر صاحب سرجیکل ہیڈ کے کمرہ میں پہنچے اور انہیں حضرت میاں صاحبؓ کا خط دیا۔ پھر مجھے لے کر وارڈ میں آئے اور ایک بیڈ پر بٹھادیا۔ کچھ دیر بعد سرجن صاحب نے معائنہ کیا اور عملہ کو ہدایت دیتے ہوئے کہا کہ اِنہیں ایم ایم احمد کے والد صاحب نے بھیجا ہے اس لئے ان کا خاص خیال رکھنا ہے اور ان کا آپریشن بھی مَیں کروں گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بہت آرام سے سارے امور طے کروادیئے اور مَیں خیریت سے واپس ربوہ آگیا۔

امریکی تہذیب کی اسلامی جڑیں

امریکہ سے 2008ء میں کتاب Al'America شائع ہوئی تھی جسے Jonathan Curiel نے تصنیف کیا تھا۔ مصنف نے امریکہ کے مختلف شہروں کے حوالہ سے بتایا ہے کہ امریکی تہذیب کی جڑیں اسلامی ثقافت وروایت سے کس حد تک جڑی ہوئی ہیں۔ روزنامہ ''الفضل'' ربوہ یکم جون 2011ء میں اس کا اردو خلاصہ (از مکرم زکریا ورک صاحب) شائع ہوا ہے۔

کولمبس جانتا تھا کہ عربوں کے دیئے ہوئے بحری علم کے بغیر اس کی امریکہ کی دریافت اس طرح نہیں ہونی تھی جس طرح یہ ہوئی تھی۔ سپین کی ملکہ ازابیلا نے کولمبس کو Almirante del Mar Oceano یعنی ''سمندر کا کمانڈر'' خطاب دیا تھا۔ المرانٹے عربی سے ماخوذ ہسپانوی لفظ ہے۔ کولمبس کو امریکہ کی دریافت کی ترغیب کی ایک وجہ نویں صدی کا مسلمان ہیئت دان الفرغانی تھا جس کی زمین کے قطر کے بارہ میں تھیوریز کولمبس کے سفر کے وقت یورپ میں مشہور عام تھیں۔ فرغانی کے علاوہ کولمبس اور دیگر یورپین جہازرانوں نے مسلمان جیوگرافر محمد الادریسی کی کتابوں اور نقشوں کا بھی مطالعہ کیا تھا جس کے نقشے عہد وسطیٰ کے دور میں درستی کے لحاظ سے سٹینڈرڈ مانے جاتے تھے۔ الادریسی کو سسلی کے بادشاہ راجر دوم نے بے شمار دولت اس لئے دی تھی تاکہ وہ دنیا کے تمام جزائر اور پانی کے راستوں کے تفصیلی نقشے بنا سکے۔ الادریسی نے اپنی کتاب ''نزہت المشتاق'' میں افریقہ، ایشیا، یورپ اور زمین کے دیگر حصوں کی گہری تفصیل پیش کی نیز شہروں کے درمیان فاصلے اور ان کی آب و ہوا کا بھی ذکر کیا تھا۔ کولمبس نے اپنے بحری سفروں کے دوران عرب جہازرانوں کا صدیوں سے استعمال کردہ قطب نما، عربوں کے تیارکردہ بحری جہازوں اور کشتیوں کو بھی استعمال کیا تھا۔ کولمبس کے جہاز Nina اور Pinta اسی طریق سے بنائے گئے تھے۔

بدقسمتی سے کولمبس نے فرغانی کی کیلکولیشنز کو غلط رنگ میں سمجھا اور اس خیال کے مطابق ان کو تبدیل کردیا کہ سپین اور ہندوستان کے درمیان فاصلہ قدرے کم ہے جتنا کہ عام طور پر سمجھا جاتا ہے۔ اس نے سمجھا کہ وہ کچھ ہی ہفتوں میں ہندوستان پہنچ جائے گا۔ لیکن امریکہ کے جنوبی ساحل تک پہنچنے میں اس کو دو مہینے لگ گئے۔ امریکہ میں اسلامی سپین کا سب سے زیادہ اثر نیواورلینز اور سان انٹونیو میں نظر آتا ہے۔

ریاست نیواورلینز میں 343 Royal street اس کی ایک مثال ہے جس کی بالکونیاں لوہے کی بنی ہوئی ہیں۔ آلامو، ٹیکساس میں مشن سان ہوزے کی بلڈنگ کے سرخ اور سفید چھتے دار راستے قرطبہ کی مسجد کی ہوبہو نقل ہیں۔ پھر سان انٹونیو شہر میں مشن سان فرانسسکو کے چرچ کا دروازہ ہارس شو ڈیزائن کا ہے جو ساراگوسا (سپین) کے جعفریہ محل کی نقل ہے۔ آلامو میں مشن نوسٹرا سینورہ کا ڈوم انسان کو عہد وسطیٰ کے سپین کی کسی مسجد کی یاد دلاتا ہے۔ امریکہ کے پہلے سفر کے دوران کولمبس نے کیوبا کے ساحل کی پہاڑی پر عمارت دیکھی جو دور سے اس کو خوبصورت مسجد لگی تھی۔ اسلامی ڈیزائن ٹیکساس، ایری زونا، نیومیکسیکو اور میکسیکو کے چرچوں کی عمارتوں میں بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔ کیلیفورنیا کے شہر کارمل میں مشن سان کارلوس کی عمارت کے اسلامی فیچرز میں بیل ٹاور بھی شامل ہے۔

مسلمانوں کی جنت میں انار کو اہم مقام حاصل ہے۔ غرناطہ کا نام انار کے نام پر رکھا گیا تھا۔ بادشاہ فرڈی نینڈ اور کوئین ازابیلا نے حکم دیا تھا کہ انار کو سپین کے پرچم میں شامل کیا جائے۔ سپین کے حملہ آور امریکہ آتے ہوئے اپنے ساتھ انار کے بیج بھی لائے تھے۔

نیواورلینز کے فرنچ کوارٹر میں گھروں کے صحن بنائے گئے ہیں جیسے سپین میں بسنے والے مسلمان بناتے تھے۔ یہاں 710 Toulouse Street کی باہر کی دیوار کے سامنے دو شیر رکھے ہوئے ہیں۔ جیسے غرناطہ کے محل الحمراء میں کورٹ آف لائنز میں ہے۔ کریول گھروں میں بھی صحن ہیں۔ پرانے سان انٹونیو بنک کی عمارت پر ایک مینار ہے، نیز اس میں ہارس شو چھتے دار راستے بھی ہیں۔ نیواورلینز میں 801 Canal Street کی عمارت میں ہارس شو چھتے دار راستے، دو گنبد والے مینار اور عمارت کے اندر قرطبہ کی مسجد کی طرح کے چھتے دار راستے ہیں۔

اگرچہ سپین سے مسلمانوں کا 1609ء میں جبری انخلاء ہوگیا تھا اور ان کو نئی دنیا کی طرف سفر کرنا ممنوع تھا، جو ایسا کرتا ہوا پکڑا جاتا، اس کی سزا موت ہوتی تھی، مگر اس کے باوجود اسلامی ثقافت بحرالکاہل کے اس پار پہنچ گئی اور مضبوط جڑیں قائم کرگئی۔

امریکہ کا معروف شاعر Ralph Waldo Emerson یونی ٹیرین پادری تھا جس نے اپنی زندگی بائبل کے لئے وقف کردی تھی۔ 1832ء میں بوسٹن کے سیکنڈ چرچ سے مستعفی ہونے کے بعد وہ طویل وکٹھن روحانی سفر پر روانہ ہوا۔ اس نے اسلام کی ادبی اور مذہبی روایت کو گلے لگانے کے ساتھ ایران کی صوفی شاعری کو بھی زندگی کا جزو بنالیا۔ ایمرسن کی کتابوں، نظموں اور نوٹ بکس میں ایرانی کلچر کے متعدد ریفرنس پائے جاتے ہیں۔ حافظ اور سعدی شیرازی اس کے روحانی جڑواں بھائی تھے۔ زندگی کے آخری سانس تک وہ بشمول اسلام کے مختلف مذاہب کی یونیورسلزم کی حمایت کرتا رہا۔ گلستان سعدی کے امریکی ایڈیشن کے پیش لفظ میں اس نے اس امر پر اظہار افسوس کیا کہ امریکن قوم کے لوگ ایرانی، عرب اور مشرقی شاعروں سے ناواقف تھے۔ 1842ء میں اس نے ایک نظم شائع کی جس کا نام سعدی تھا۔ ایمرسن قرآن پاک سے بھی مرعوب تھا جس کا مطالعہ اس نے 1840ء میں کیا تھا۔ تاریخ عالم کی مشہور شخصیات کے متعلق اس کی نظم Representative Men میں قرآن اور فارسی شاعری کا آمیزہ پایا جاتا ہے۔ اس نے لکھا: ''قرآن نے ایسے ممتاز لوگوں کے طبقہ کا ذکر کیا ہے جو بلحاظ فطرت نیک ہیں، جن کی اچھائی دوسروں کو متاثر کرتی، اور اس طبقہ کو تخلیق کی وجہ قرار دیتا ہے''۔ اخلاق جلالی کے انگلش ترجمہ کا مطالعہ اس نے 1845ء میں کیا۔ اپنی روزانہ کی ڈائری میں اس نے اس کتاب کے پچاس حوالے نوٹ کئے۔ ''پریکٹیکل فلاسفی آف محمڈن پیپل'' میں سے اقتباسات اس کی 1860ء کی تصنیف "The Conduct of Life" میں شائع ہوئے۔ کتاب کے ایک حصہ میں اس نے 'گلستان' کے بھی حوالے دیئے۔ 1854ء میں کتاب کی اشاعت سے دوسال قبل اس نے اپنی روزانہ کی ڈائری میں سعدی کو اپنا روحانی بھائی (Soul Mate) قرار دیا۔

ایمرسن کی وجہ سے تھورو نے بھی ایرانی شاعر حافظ میں دلچسپی لینا شروع کی جس کی وجہ سے اس نے بھی اپنی کتاب میں ایرانی شاعر کے حوالے دئے تھے۔

الجیریا کی بحریہ نے 1785ء سے 1796ء کے عرصہ میں امریکہ کے دس جہازوں اور 100 ملاحوں کو حراست میں لے لیا تھا۔ باربری ریاستوں کے ساتھ امریکی تنازعہ دو جنگوں پر منتج ہوا تھا۔ پہلی جنگ میں امریکہ کے ایک ملٹری یونٹ نے لیبیا کے ڈیرنا قلعہ پر حملہ کیا، جس نے ٹریپولی کے عمائدین کو مجبور کردیا کہ وہ جنگ کو ختم کرنے کے لئے بات چیت کریں۔ بادشاہ کے جانشین حامد کرمان علی نے ایک مملوک تلوار امریکیوں کو دی جو امریکی بحریہ (میرین) کے لئے ماڈل بن گئی اور ابھی تک زیر استعمال ہے اور میرین کے جنگی گانے میں Shores of Tripoli ابھی تک شامل ہے۔

1858ء میں ایمرسن نے فارسی شاعری کو اٹلانٹک رسالہ میں مضمون لکھ کر خراج عقیدت پیش کیا۔ جرمن زبان سے اس نے انگلش میں 60 فارسی غزلوں کا ترجمہ کیا۔ 1873ء میں اس نے اپنی بیٹی کے ہمراہ مصر کی سیاحت کی تھی۔ اُس دَور میں اسلام کے خلاف بغض اور تعصب امریکن کلچر کا کھلے عام حصہ تھے۔

امریکہ کے مشہور بزنس مین، شومین اور ایٹنز پی ٹی بارنم (P. T. Barnum) (متوفی 1891ء) نے

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 16 اپریل 2011ء میں مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کی ایک نظم شامل اشاعت ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب پیش ہے:

جواں جذبے ہمارے گر رہیں گے
تو عظمت کے ہمالہ پر رہیں گے
ہمیں اپنے مقدّر پر یقیں ہے
یونہی اونچے ہمارے سر رہیں گے
خدا کا فیض تو جاری رہے گا
قیامت تک یہ نامہ بر رہیں گے
سجائیں گے جو ارضِ گلستاں کو
ہمیں حاصل وہ دیدہ ور رہیں گے
چلے آؤ کہ یہ بیمار کب تک
غمِ فرقت میں چشمِ تر رہیں گے

سرکس کا بزنس شروع کیا تھا۔ اس کا محل نما گھر برج پورٹ (ریاست Connecticut) میں واقع تھا جس کا نام ایرانستان تھا۔ اس گھر میں چھت کے اوپر مینارے بنائے گئے تھے، جن کے ساتھ مسجد نما گنبد تھے۔ گھر میں داخل ہونے والے دروازے پر ہارس شو بنے ہوئے تھے جو لگتا تھا سیدھے سپین سے لائے گئے تھے۔ ایرانستان کی تعمیر کا کام 1848ء میں مکمل ہوا تھا اور اسے انتہائی تحسین کی نظر سے دیکھا گیا۔ ایسا گھر بنانے کا خیال اس کو برائیٹن (برطانیہ) کے رائیل پاویلین کو دیکھ کر آیا تھا، جو آرکیٹیکچر میں مغلیہ آرکیٹیکچر کی نقل تھا۔ تاج محل ان مغل یادگاروں کی سنہری مثال تھا۔ برٹش آرکیٹیکٹ جن دوسری یادگاروں سے متاثر ہوئے تھے ان میں سلطان حیدر علی خان، سلطان پرویز اور نورالدین جہانگیر کے مزار تھے۔

اس شاندار عمارت کی تکمیل کے نو سال بعد یہ گھر چھت پر آگ لگنے سے مکمل طور پر تباہ ہوگیا۔ گھر کا ماڈل ''برج پورٹ بارنم میوزیم'' میں رکھا ہوا ہے۔ میوزیم میں ایرانستان نام کے لائبریری روم کو دوبارہ بحال کیا گیا ہے جس کی دیواروں پر شاہ جہاں اور جہانگیر کے دور حکومت کی ہندوستان کی پینٹنگز تھیں۔ ان تصویروں میں پگڑی پہنے ہوئے انسان مسجد نما عمارتوں میں چلتے پھرتے جس سے تاج محل کا سماں بندھ جاتا۔ میوزیم کے ایک الگ حصہ میں حقّہ رکھا ہوا ہے جس کے اوپر لفظ 'اللہ' کندہ کیا ہوا ہے۔ اس سے پتہ چلتا کہ بارنم کو ساری زندگی اسلامی دنیا میں دلچسپی رہی۔ نیویارک کے میوزیم کے لئے اس نے ایک سات فٹ گیارہ انچ شخص کو بھرتی کیا جس کو وہ پیار سے ''عربی دیو'' کہتا تھا۔ میوزیم میں آنے والوں کو بونے، افغانی، شامی قبائلی لوگ، دیوقامت انسان، عورتیں، سپر سائز بچے، لمبی لمبی داڑھیوں والے انسان بھی دیکھنے کو ملتے تھے۔ ایک موقعہ ایسا بھی آیا کہ ہاتھی پر سوار پگڑی والا شخص اس کے گھر کے سامنے گھاس کاٹا کرتا تھا، کیونکہ اس کا خیال تھا کہ یہ کرتب میوزیم کے لئے فائدہ منداشتہار ہوگا۔ ایرانستان کے پرانے مقام سے کچھ فاصلہ پر اب ''العزیز اسلامک سینٹر'' تعمیر ہوچکا ہے جس کے بڑے دروازے کے اوپر بسم اللہ الرحمن الرحیم کندہ ہے۔

دنیا کی وہ زبانیں جن سے انگلش میں الفاظ داخل ہوئے ہیں، عربی زبان ان میں سے چھٹے نمبر پر ہے۔ ٹیکساس کی اے اینڈ ایم یونیورسٹی کے پروفیسر Canon نے 2338/الفاظ گنے ہیں جو عربی سے مشتق ہیں۔ بعض الفاظ تو روزمرہ زندگی میں اس قدر مستعمل ہیں کہ ہم سوچتے بھی نہیں کہ وہ عربی ہیں جیسے ایڈمرل، بازار، صفر، جاسمین، کباب، امام، مون سون، ریکٹ، ٹیرف، وزیر، وادی وغیرہ۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ تین ہزار عرب الفاظ ہسپانوی میں داخل ہیں۔ مثلاً سان فرانسسکو کے قریب بدنام زمانہ جیل کا نام alcatraz ہے جو 'الغطا' سے مشتق ہے جس کے معنی سفید دم والا سمندری عقاب ہیں۔ عربی میں ال کے معنی انگلش میں the کے ہیں۔ اس لئے انگلش کے جس لفظ کے سامنے al لگا ہو اس سے یہ شناخت کرنا سہل ہوجاتا کہ یہ عربی کا لفظ ہے جیسے alcove، alchemy، almanac، aljebra (الجبرا)۔

مالٹے سے ملتا جلتا پھل ٹینجرین مراکش کے شہر ٹینجئر (طنجہ) کی پیداوار ہے۔ موکا (کافی) یمن کے شہر موخا کے نام کی وجہ سے مشہور ہے۔ کافی (coffee) کا لفظ عربی کے لفظ قہوہ سے ماخوذ ہے، جہاں سے کافی ہاؤس یا کیفے cafe بن گیا۔ اسی طرح انگریزی میں مکّہ کسی خاص اہم مقام یا مرکز کو کہتے ہیں۔

انگلش زبان میں قریب پانچ سو الفاظ ایسے ہیں جو ہماری روزمرہ کی زندگی میں مستعمل ہیں: فتویٰ، جہاد، شریعہ، انتفادہ، اللہ اکبر۔ اکبر کے معنی بڑے کے ہیں جو جارج لوکاس کی سٹار وار فلم میں ایڈمرل اکبر Ackbar میں نظر آتا ہے۔ ہالی ووڈ کی سائنس فکشن فلم Return of the Jedi کے جملہ کرداروں میں سے ایک اہم کردار اکبر ہے۔ سکائی واکر کا وطنی سیارہ Tatooine، تیونس کے شہر Tataouine کے نام پر ہے۔ ڈارتھ ویڈر کے وطنی سیارے کا نام مستافر ہے جو مصطفیٰ سے مشتق ہے جس کے معنی منتخب شدہ کے ہیں۔ جارج لوکاس نے سٹار وارز کی فلم بندی تیونس میں کی تھی، جہاں اس نے اس ملک کے کئی مقامات کو فلموں میں دکھایا جو کسی دوسرے سیارے کے نظر آتے تھے۔ سٹیفن سپیل برگ کی فلم Raiders of the Lost Ark بھی تیونس میں بنائی گئی تھی۔

ابن خلدون نے اسٹرانومی اور ستاروں کی پوزیشن پر بھی کتابیں لکھیں۔ پانچ سو سے زیادہ ستاروں کے نام عربی سے ماخوذ ہیں۔ جیسے albali, algebar, algol, Algorab, al-Nair, Arrakis, Deneb, Eltanin, Keid, Phact, Rasalgethi (ras aljedi), Sirrah, Zubenshemali

امریکہ میں کئی چھوٹے چھوٹے دور افتادہ علاقوں کے شہروں کے نام عربی میں ہیں۔ نبراسکا ریاست میں عربیہ اور ابدال واقع ہیں۔ نیل (مصر) کے کنارے واقع شہر ٹینے سی سے امریکی ریاست Tennessee کا نام ماخوذ ہے۔ ریاست Illinois میں ایک شہر قاہرہ بھی آباد ہے اور ایک شہر ماہومت کا نام حضرت محمدؐ پر ہے کیونکہ اٹھارویں صدی کے امریکہ میں پیغمبر اسلام کا نام Mahomet ہی لکھا جاتا تھا۔ ریاست انڈیانا میں مکہ شہر اور ریاست اوہایو میں شہر مدینہ ہے۔ دیگر ریاستوں میں بعض شہروں کے نام یوں ہیں: بغداد اور مکّہ (کیلیفورنیا)، قرآن (Louisiana)، فلسطین (ٹیکساس)، الہ دین (Wyoming)، سلطان (واشنگٹن)۔

ہسپانوی ناول نگار Montalvo نے اپنے ناول Las sergas de Eaplandian میں جزیرے کالافیا کا حال لکھا ہے۔ دراصل کالافیا اور لفظ کیلیفورنیا کی جڑ عربی لفظ خلیفہ (Caliph) ہے۔

سینٹ لوئس (امریکہ) کے 1904ء کے ورلڈ فیئر میں درجنوں تفریح مہیا کرنے والے عرب اور چھابڑی لگانے والے دکاندار عرب لباس میں ملبوس تھے۔ درجنوں اونٹ یہاں لائے گئے تھے اور مسجد اقصیٰ کا ماڈل بھی نمائش کے عین مرکز میں تعمیر کیا گیا تھا۔ اسی نمائش میں ''آئس کریم کون'' نے جنم لیا تھا۔

بحیرہ احمر کے اردگرد کے علاقوں میں کافی کی کاشت بہت ہوتی تھی اس لئے صوفی لوگوں نے کافی پینا شروع کردی تا کہ رات جاگ کر ذکر اذکار کرسکیں۔ پھر صوفیوں کے مجلسی گھروں سے کافی ہاؤسز نے جنم لیا۔ مکّہ میں کافی ہاؤسز 1500ء کے لگ بھگ شروع ہوئے تھے مگر 1511ء میں ان پر پابندی لگادی گئی تھی۔ کافی اِس وقت امریکن کلچر کا اٹوٹ حصہ ہے۔

امریکی تنظیم شرائنرز (Shriners) کا آغاز 1870ء کی شروع دہائی میں ہوا تھا۔ روز اوّل سے ان کی کوشش تھی کہ وہ عہد وسطیٰ کے مسلمانوں کی طرح لباس زیب کریں۔ خود کو ایک خفیہ سوسائٹی کا حصہ سمجھتے تھے جس کی ابتداء مکہ میں خلیفہ علی سے ہوئی تھی۔ شرائنرز اپنی دستاویزات عربی میں چھاپتے اور اونٹوں پر سوار ہوکر گلیوں میں گشت کرتے تھے۔ آجکل شرائنرز کی پہچان اُن کی رومی ٹوپی اور وہ ہسپتال ہیں جہاں عوام کو مفت ہیلتھ کیئر مہیا کی جاتی ہے۔ شرائنرز اپنی عبادتگاہوں کو مسجد کہتے اور ان کو مکہ، مدینہ، القرآن، الملائکہ جیسے نام دیتے ہیں۔ عام کارکن رومی ٹوپی جبکہ آفیسرز عہد وسطیٰ کے لمبے چوغے اور پگڑیاں پہنتے۔ ایک شرائنز جب دوسرے سے ملتا ہے تو السلام علیکم کہتا ہے۔ ہر شرائنز کا میسن Mason ہونا ضروری ہے۔ امریکہ کا صدر ولیم میکن لی (McKinley d.1901) ان کا پُرجوش مؤید تھا۔ مئی 1900ء میں جب شرائنز اپنے امپیریئل سیشن کے لئے واشنگٹن ڈی سی آئے تو انہوں نے وائٹ ہاؤس کے سامنے پریڈ کی اور امریکہ کے صدر نے ان کی سلامی لی تھی۔ 23 مئی کی اس پریڈ میں ریاست کنساس کے جان ایٹ ووڈ نے صدر کو السلام علیکم کہا تھا۔

شرائنرز کی اس پریڈ کو دیکھنے کے لئے تمام شہر امڈ آیا تھا، بعض تاجروں نے اپنی دکانوں کے سامنے، اور کھڑکیوں میں چھوٹی چھوٹی مسجدیں تعمیر کی ہوئی تھیں۔ میرین فوجیوں نے عربی لباس زیب تن کیا ہوا تھا تا کہ شرائنرز کا دارلخلافہ میں استقبال کرسکیں۔ ایٹ ووڈ نے اپنے استقبالیہ میں کہا:

We the representatives of all these many tribes, have come as Moslems to their Mecca, and as citizens and guests to the city that capitals the mightiest empire seen by the sun".

اس کے 21 سال بعد 9 مئی 1921ء کو شرائنرز نے امریکی صدر وارن جی ہارڈنگ کے سامنے پریڈ کی جو بذات خود شرائنز تھا۔ امریکی صدر نے شرائنز کو السلام علیکم کہہ کر جواب دیا۔ دو سال بعد 5 جون 1923ء کو صدر ہارڈنگ نے واشنگٹن آنے والے 25 ہزار شرائنرز کا استقبال چمکدار سرخ رنگ کی فیز پہن کر کیا۔ اس وقت شرائنرز کی مقبولیت اوج کمال پر تھی۔ ان کی ممبر شپ 5 لاکھ تھی جن میں صدر کے علاوہ فوجی جنرل جان پرشنگ بھی شامل تھا۔ 1910ء میں شرائنرز نے عربوں اور مسلمانوں کو رکنیت دینی شروع کی تھی۔ سب سے پہلا عرب شرائنز ٹیکساس کے شہر ایل پاسو کا سائمن مائیکل تھا۔ 1910ء میں اس نے شرائنرز کے سالانہ اجلاس میں سفید لباس پہن کر شرکت کی تھی جو مکہ میں حج کے موقعہ پر پہنا جاتا ہے۔ آجکل شرائنرز کی عبادتگاہوں کو ٹمپل کہا جاتا ہے اور اپنے اجلاسوں میں وہ عرب لباس زیب تن کر کے شرکت نہیں کرتے۔ البتہ تمام اجلاسوں میں سلام کہا جاتا ہے اور رومی ٹوپی بھی پہنتے ہیں۔

امریکہ کے شہر پٹس برگ میں شرائنرز کی عبادتگاہ کے اوپر شامی مسجد (Syria Mosque) لکھا ہوا ہے۔ اس کی چھت کے چاروں طرف 'لَا غَالِبَ اِلَّااللّٰہ' خوبصورت الفاظ میں کندہ ہے۔ مسجد قرطبہ کی طرح کی نعل نما محرابیں بنی ہیں۔ امریکی صدر ہیری ٹرومن جو راسخ العقیدہ شرائنز تھا اس نے اس ٹمپل کو 1952ء میں وزٹ کیا تھا۔ امریکی صدر جان ایف کینیڈی نے 1960ء میں یہاں تقریر کی تھی۔ لیکن شرائنرز کی وہ بلڈنگ جس کو میڈیا میں اہم مقام حاصل رہا ہے وہ کیلیفورنیا میں واقع الملائکہ ہے جہاں اکیڈیمی ایوارڈز 10 مرتبہ منعقد ہوچکے ہیں۔ یہاں کے آڈیٹوریم میں 6 ہزار 300 ناظرین بیٹھ سکتے ہیں۔ یہاں ہر قسم کے شو، اجلاس، کنونشن، آسکرز، ایمی ایز اور گریمی ایوارڈز منعقد ہوچکے ہیں۔ مزید معلومات درج ذیل ویب سائٹ پر ملاحظہ کی جاسکتی ہیں:

www.almalaikah.com

شکاگو کے نواح میں سب سے بڑے سپورٹس کمپلیکس کا نام مدینہ ہے جس کا انتظام وانصرام شرائنرز کرتے ہیں۔ باہر جانے والے دروازہ کے اوپر الفاظ ''فی امان اللہ'' درج ہیں۔ حضرت خدیجہؓ کے نام پر یہاں ایک جھیل بھی ہے۔ یہاں کے کلب ہاؤس کی عمارت میں گنبد، محرابیں اور پگڑیاں پہنے لائف سائز مجسمے ہیں۔

1920ء کی دہائی میں لینڈ ڈویلپر گلین کرٹس نے میامی شہر کے شمال میں ایک نیا شہر بسایا جس کا سارا منصوبہ اور منظر الف لیلیٰ سے تھا۔ فلوریڈا کے شہر Opa-locka میں قریباً ہر عمارت میں گنبد اور مینارے تعمیر شدہ ہیں۔ امریکہ کے اس شہر میں سب سے زیادہ اسلامی آرکیٹیکچر کے نوادر پائے جاتے ہیں۔ شہر کی بیس عمارتیں نیشنل رجسٹر آف ہسٹارک بلڈنگز کی فہرست میں شامل ہیں۔ سڑکوں کے نام کچھ اس طرح ہیں: علی بابا ایونیو، شہرزاد سٹریٹ۔

خلیل جبران کی کتاب "The Prophet" میں عشق، ملازمت اور 24 دیگر موضوعات پر صوفیانہ نصائح دی گئی ہیں۔ اصل کتاب 1924ء میں شائع ہوئی تھی جس میں ایک نبی کا نام مصطفیٰ ہے۔ معروف میوزیشن اور آرٹسٹ Elvis Presley جب کبھی غمگین ہوتا یا کام کی زیادتی سے تشنج محسوس کرتا تو اس کتاب کا مطالعہ کیا کرتا تھا اور اپنے دوستوں کو تحفہ میں یہ کتاب دیا کرتا تھا۔ اس کا ارادہ فلم بنانے کا بھی تھا۔ صدر جمی کارٹر کا کہنا ہے کہ وہ بچپن میں اپنی والدہ کو اس کتاب کا مطالعہ کرتے ہوئے دیکھا کرتے تھے۔ خلیل جبران نے اسلام اور عیسائیت کی اچھی اچھی تعلیمات کو کتاب میں سمو دیا تھا۔ اس کے لکھنے کا مقصد دونوں مذاہب کو قریب تر لانا تھا۔

جبران کی طرح ایلوس آج بھی اتنا ہی مقبول عام ہے جیسا وہ اپنی زندگی میں تھا۔ ''دی پرافٹ'' کئی امریکی یونیورسٹیوں میں پڑھائی جاتی اور متعدد سکول جبران کے نام پر رکھے گئے ہیں۔ 2004ء میں بوسٹن شہر کے میئر نے خلیل جبران ڈے منانے کا آغاز کیا تھا۔ صدر جارج ہربرٹ بش نے 1991ء میں میساچوسٹس ایونیو پر واشنگٹن میں خلیل جبران میموریل گارڈن کا افتتاح کیا تھا۔ جبران کے الفاظ پورے گارڈن میں جگہ جگہ پتھروں پر کندہ کئے ہوئے ہیں۔ مثلاً: ''اے میرے بھائی میں تم سے محبت کرتا ہوں، چاہے تم کوئی بھی ہو، اپنے کلیسا میں عبادت کرتے ہو، اپنے عبادت خانے میں جھکتے ہو یا اپنی مسجد میں عبادت کرتے ہو، میں اور تم ایک ہی مذہب کی اولاد ہیں''۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 15 مارچ 2011ء میں شامل اشاعت مکرم ڈاکٹر محمود الحسن صاحب کے نعتیہ کلام میں سے انتخاب پیش ہے:

خُونِ دل آنکھوں میں ہے، خون جگر آنکھوں میں ہے
جانِ من اِک مخزنِ لعل و گہر آنکھوں میں ہے
اب تو اُن کے گیسوٴ و رُخ سے ہیں آنکھیں فیضیاب
اب تو ان کا بانکپن شام و سحر آنکھوں میں ہے
ہو رہے ہیں میری آنکھوں پر فرشتے بھی نثار
اب تو مَیں ہوں اور اِک ایسا بشرؐ آنکھوں میں ہے
خیرہ کر سکتا نہیں اب میری آنکھوں کو کوئی
سُرمۂ خاکِ رہِ خیرالبشرؐ آنکھوں میں ہے
اب نہ منزل کی تمنا ہے، نہ رہبر کی تلاش
تیرا مسکن دل میں ہے، تیرا نگر آنکھوں میں ہے
یہ غُبارِ راہ ہے کس کے سفر کی یادگار
کہکشاں ہے یا کسی کی رہگذر آنکھوں میں ہے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
August 07, 2015 – August 13, 2015

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday August 07, 2015

00:05	World News
00:25	Tilawat: Surah Al-An'aam, verses 138-144 with Urdu translation.
00:35	Dars-e-Malfoozat: The topic is 'the jihad against misleading customs'.
00:55	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 05.
01:20	MTA Conference: Recorded on March 22, 2015.
02:05	Spanish Service: Programme no, 10.
02:55	Pushto Muzakarah
03:40	Tarjamatul Quran Class: An in depth explanation of Quranic verses of Surah Al Baqarah, verses 24 - 30 by Khalifatul-Masih IV (ra) in Urdu and Arabic. Class No. 4. Recorded on August 11, 1994.
04:45	Liqa Ma'al Arab: Session no. 125.
06:00	Tilawat: Surah Al-An'aam, verses 145-150 with Urdu translation.
06:15	Dars-e-Hadith: The topic is 'good deeds'.
06:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 06.
07:00	Huzoor's Visit To Roehampton University: Recorded on April 16, 2007.
08:20	Rah-e-Huda: Recorded on August 01, 2015.
09:55	Indonesian Service
10:55	Deeni-O-Fiqahi Masail
11:30	Live Transmission From Baitul Futuh
12:00	Live Friday Sermon
13:00	Live Transmission From Baitul Futuh
13:35	Tilawat: Surah Al-Nisa, verses 138-148.
13:50	Seerat-un-Nabi: An Urdu discussion about the honesty and high morals of the Holy Prophet (saw).
14:20	Shotter Shondhane: Recorded on April 30, 2015.
15:25	Dua-e-Mustaja'ab: Programme no. 41.
15:50	Discover Alaska
16:20	Friday Sermon: Recorded on August 07, 2015.
17:30	Dars-e-Hadith [R]
17:45	Live Al-Hiwar-al-Mubashir
19:50	World News
20:10	Dars-e-Malfoozat [R]
20:25	Deeni-O-Fiqahi Masail [R]
21:00	Friday Sermon [R]
22:20	Rah-e-Huda [R]

Saturday August 08, 2015

00:00	World News
00:20	Tilawat [R]
00:35	Yassarnal Qur'an [R]
01:00	Huzoor's Visit To Roehampton University [R]
02:10	Friday Sermon [R]
03:20	Rah-e-Huda [R]
04:50	Liqa Ma'al Arab
06:00	Tilawat: Surah Al-An'aam, verses 151-157.
06:10	In His Own Words: Selected extracts from the writings of the Promised Messiah (as) about the need of an Imam.
06:40	Al-Tarteel: Lesson no. 49.
07:10	Jalsa Salana Canada Address: Recorded on June 28, 2008.
08:00	International Jama'at News
08:30	Story Time: Programme no, 53.
09:00	Urdu Question And Answer Session: Recorded on October 21, 1995.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Recorded on August 07, 2015.
12:15	Tilawat: Surah An-Nisa verses 149-154 and verses 155-162.
12:30	Al-Tarteel: Lesson no. 49.
13:00	Intekhab-e-Sukhan
14:00	Shotter Shondhane
15:05	Spotlight
16:00	Live Rah-e-Huda
17:45	Live Al-Hiwar-al-Mubashir
19:50	World News
20:10	Jalsa Salana Canada Address [R]
21:00	Rah-e-Huda [R]
22:50	Friday Sermon [R]

Sunday August 09, 2015

00:05	World News
00:25	Tilawat [R]
00:35	In His Own Words [R]
01:05	Al-Tarteel [R]
01:35	Jalsa Salana Canada Address [R]
02:30	Story Time [R]
02:55	Friday Sermon [R]
04:05	Spotlight [R]
04:55	Liqa Ma'al Arab: Session no. 127.
06:00	Tilawat: Surah Al-An'aam, verses 158-166.
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatain Kaein
06:30	Yassarnal Quran: Lesson no. 06.
06:55	Waqf-e-Nau Class Khuddam And Atfal: Recorded on June 08, 2014.
08:10	Faith Matters: Programme no. 176.
09:10	Question And Answer Session: Recorded on July 27, 1984.
10:00	Indonesian Service
11:05	Friday Sermon: Spanish translation of Friday sermon delivered on May 16, 2014.
12:15	Tilawat: Surah An-NIsa verses 163-168 and verses 169-174.
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on August 07, 2015.
14:10	Shotter Shondhane
15:10	Waqf-e-Nau Class Khuddam And Atfal [R]
16:45	Kids Time: Programme no. 34.
17:25	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:15	Waqf-e-Nau Class Khuddam And Atfal [R]
19:30	Live Beacon Of Truth
20:35	Seerat Sahabiyat-e-Rasool: An Urdu discussion about the companions of the Holy Prophet Muhammad (saw).
21:15	Open Forum
22:00	Friday Sermon: Recorded on August 07, 2015.
23:10	Question And Answer Session: Recorded on July 27, 1984.

Monday August 10, 2015

00:05	World News
00:25	Tilawat: Surah Al-An'aam, 158-166.
00:40	Aao Husne Yaar Ki Baatain Karein [R]
01:00	Yassarnal Qur'an [R]
01:25	Waqf-e-Nau Class Khuddam And Atfal [R]
03:00	Friday Sermon: Recorded on August 07, 2015.
04:15	Pakistan In Perspective
04:50	Liqa Ma'al Arab: Session no. 128.
06:00	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 1-3.
06:15	Dars-e-Hadith: The topic is 'Surah Al-Faatiha'.
06:30	Jalsa Salana USA Address: Rec. June 22, 2008.
08:00	International Jama'at News
08:35	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
09:00	French Mulaqat: A studio sitting of French speaking friends with Khalifatul-Masih IV (ra) in French and English. Session no. 12. Recorded on November 24, 1997.
10:05	Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon delivered on April 17, 2015.
11:15	Jalsa Qadian Speech
12:00	Tilawat: Surah An-Nisa verses 169-174 and verses 175-177.
12:10	Dars-e-Hadith [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on October 23, 2009.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Jalsa Qadian Speech [R]
15:35	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood [R]
16:00	Rah-e-Huda: Recorded on August 08, 2015.
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:25	Jalsa Salana USA Address [R]
20:00	Somali Service: Programme no. 02.
20:35	Rah-e-Huda [R]
22:10	Friday Sermon [R]
23:15	Jalsa Qadian Speech [R]

Tuesday August 11, 2015

00:00	World News
00:20	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 1-3.
00:35	Dars-e-Hadith [R]
00:50	Al-Tarteel [R]
01:20	Jalsa Salana USA Address [R]
02:55	Kids Time [R]
03:30	Friday Sermon [R]
04:25	Hajj Aur Us Kay Masa'il
04:50	Liqa Ma'al Arab: Session no 129.
06:00	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 14-26.
06:10	Dars-e-Hadith: The topic is 'different types of prophecies as explained by the Promised messiah (as)'.
06:30	Yassarnal Quran: Lesson no. 07.
06:50	Waqf-e-Nau Class Khuddam And Atfal: Recorded on June 08, 2014.
08:00	Aao Urdu Seekhain: Programme no. 17.
08:35	Australian Service
09:00	Question And Answer Session: Recorded on July 27, 1984.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on August 07, 2015.
12:05	Tilawat: Surah Al-Maa'idah, verses 1-3 and verses 4-6.
12:15	In His Own Words
12:45	Yassarnal Quran [R]
13:00	Faith Matters: Programme no. 176.
14:00	Shotter Shondhane: Recorded on August 1, 2015.
15:00	Spanish Service: Programme no. 02.
15:30	Aao Urdu Seekhain
16:00	Press Point: Recorded on July 26, 2015.
17:00	Safar-e-Hajj
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Waqf-e-Nau Class Khuddam And Atfal [R]
19:30	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on August 07, 2015.
20:30	Aao Urdu Seekhain [R]
21:00	Press Point [R]
22:00	Faith Matters [R]
23:00	Question And Answer Session [R]

Wednesday August 12, 2015

00:00	World News
00:15	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 14-26.
00:25	Dars-e-Hadith [R]
00:40	Yassarnal Qur'an [R]
01:00	Waqf-e-Nau Class Khuddam And Atfal [R]
02:05	Persecution Of Ahmadies
03:05	Press Point [R]
04:05	Story Time [R]
04:35	Noor-e-Mustafwi: A discussion about the different aspects of the life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw).
04:55	Liqa Ma'al Arab: Session no. 130.
06:00	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 27-34.
06:20	Aao Husne Yaar Ki Batain Karain
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 49.
07:00	Jalsa Salana Canada Address: Recorded on June 29, 2008.
08:55	Urdu Question And Answer Session: Rec. October 21, 1995.
09:50	Indonesian Service
10:55	Friday Sermon: Swahili translation of Friday sermon delivered on July 31, 2015.
12:05	Tilawat: Surah Al-Maa'idah, verses 7-9 and verses 10-14.
12:20	Aao Husne Yaar Ki Baatain Karein: Prog. no. 02.
12:30	Al-Tarteel: Lesson no. 49.
13:00	Friday Sermon: Recorded on October 23, 2009.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Deeni-O-Fiqahi Masail
15:40	Kids Time: Prog no. 34.
16:10	Moshaa'irah [R]
17:00	Faith Matters: Programme no. 175.
18:30	World News
18:20	Jalsa Salana Canada Address [R]
20:00	Horizons d'Islam
21:05	Moshaa'irah
21:55	Friday Sermon: Recorded on October 23, 2009.
22:55	Intikhab-e-Sukhan: Rec. July 25, 2015.

Thursday August 13, 2015

00:00	World News
00:20	Tilawat: Surah Al-A'raaf, verses 27-34.
00:35	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
00:45	Al-Tarteel [R]
01:15	Jalsa Salana Canada Address [R]
02:55	Moshaa'irah [R]
03:45	Faith Matters [R]
04:50	Liqa Ma'al Arab
06:05	Tilawat: Surah Al-A'raaf verses 35-41.
06:15	Dars-e-Malfoozat
06:35	Yassarnal Quran: Lesson no. 07.
07:05	Opening Ceremony Address At Khadeeja Mosque: Rec. October 16, 2008.
07:50	Beacon Of Truth: Rec. May 31, 2015.
08:50	Tarjamatul Qur'an Class: An in depth explanation of Quranic verses of Surah Al-Baqarah, verses 42-54 by Khalifatul-Masih IV (ra) in Urdu and Arabic. Rec. August 12, 1994.
09:55	Indonesian Service
10:55	Japanese Service: Programme no. 20.
12:00	Tilawat: Surah An-Maa'idah, verses 15-19 and verses 20-26.
12:15	Dars-e-Malfoozat [R]
12:30	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Beacon Of Truth: Rec. May 31, 2015.
14:00	Friday Sermon: Recorded on August 07, 2015.
15:05	Aao Urdu Seekhain [R]
15:25	Tareekh Khilafat-e-Ahmadiyyat
16:00	Persian Service: Programme no. 31.
16:30	Tarjamatul Qur'an Class [R]
17:35	Yassarnal Quran [R]
18:00	World News
18:20	Faith Matters: Programme no, 175.
19:30	Live German Service
20:30	Opening Address At Khadeeja Mosque [R]
21:10	Tarjamatul Qur'an Class [R]
22:30	Hajj Aur Us Kay Masa'il [R]
23:00	Beacon Of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London
TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 22 | Friday 07 August , 2015 | Issue No. 32

2005 - 2004ء میں جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے بے انتہا فضلوں کا ایمان افروز تذکرہ

امسال تین نئے ممالک میں احمدیت کا نفوذ ہوا۔ کل 181 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ 1984ء سے اب تک جماعت کو 13776 مساجد عطا ہوئیں۔ اس سال 189 تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا۔ امسال ازبک اور کریول میں قرآن کریم کے تراجم کی طباعت کے ساتھ تراجم قرآن کریم کی تعداد 60 ہوگئی۔ مختلف زبانوں میں کثیر تعداد میں لٹریچر کی اشاعت۔ نمائشوں، بکسٹالز اور بک فیئرز کے ذریعہ لاکھوں افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا۔ ریڈیو، ٹی وی پروگراموں اور ویب سائٹ کے ذریعہ اسلام احمدیت کے پیغام کی وسیع پیمانے پر تشہیر۔ افریقہ میں 37 ہسپتال اور 465 سکول بنی نوع انسان کی بہبود کے کاموں میں مصروف ہیں۔ ایک سال کے اندر 16148 نئے موصیان کی درخواستیں مرکز میں پہنچ چکی ہیں۔ اسلام آباد، ٹلفورڈ سے چند میل کے فاصلے پر 208 ایکڑ زمین کی خرید۔ ایم ٹی اے، وقف نو، طاہر فاؤنڈیشن اور مختلف شعبہ جات اور اداروں کی کارکردگی اور دوران سال بارش کے قطروں کی طرح نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے پناہ افضال کا ایمان افروز تذکرہ

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 39ویں جلسہ سالانہ منعقدہ Rushmoor Arena Aldershot کے موقع پر 30 جولائی 2005ء کو بعد دوپہر کے اجلاس میں
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔
يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَاللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ۔(الصف: 9)

اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ وہ چاہتے ہیں کہ اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھا دیں حالانکہ اللہ ہر حال میں اپنا نور پورا کرنے والا ہے۔ خواہ کافر ناپسند کریں۔

آج کے دن اس وقت کی تقریر میں جماعت پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی جو بارش ہوتی ہے اس کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اِن ذکروں پر گو مخالفین اور حاسدین کے حسد کی آگ مزید بھڑکتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کو روکنا اور چھیننا چاہتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل بھی کبھی لوگوں کے روکنے سے رُکے ہیں؟ یا جس پر اللہ تعالیٰ فضل کرنا چاہے اس سے چھین کر کوئی زبردستی اپنے لیے لے سکتا ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ آپؑ کو الہاماً فرمایا گیا کہ: ’’اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ‘‘ (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 317) کہ مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں۔ ہمیشہ کھڑا ہوں اور ہر موقع پر کھڑا ہوں، کھڑا رہوں گا۔ تو یہ وعدہ ہے اللہ تعالیٰ کا آپؑ سے اور آپؑ کی جماعت سے۔ اس لیے مخالفین جتنا مرضی زور لگالیں ان ترقیات کی رفتار کو نہیں روک سکتے، ختم نہیں کر سکتے، کم نہیں کر سکتے۔ اور یہ بھی آپؑ کا الہام ہے کہ: ’’اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ‘‘ (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 301) کہ اپنے رب کی نعمتوں کا ذکر کرتا رہ اور اس کے فضلوں کا ذکر کرتا رہ۔ اِس لیے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اُس کے فضلوں کا یہ ذکر بھی اُس کے حکم کے مطابق ضروری ہے اور ہم کرتے ہیں اور دورانِ سال اللہ تعالیٰ جو فضل فرماتا ہے یہ بھی ان نعمتوں کے ذکر کا ایک حصّہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے ہمیشہ یہ دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے فضلوں کو جاری رکھے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو دی گئی خوش خبریوں کو ہمیں بھی پورا ہوتے ہوئے دکھائے۔ ہماری کسی کوتاہی یا کمزوری یا کمی کی وجہ سے یہ آگے نہ چلی جائیں۔

اب مَیں ان اَفضال کا کچھ ذکر کرتا ہوں۔

نئے ممالک میں جماعت احمدیہ کا نفوذ

پہلے تو مَیں نئے ممالک میں جماعت احمدیہ کا نفوذ لیتا ہوں۔ اِس سال اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے 181 ممالک میں جماعت احمدیہ کا پودا لگ چکا ہے۔ گویا مخالفین کی اُن کوششوں کے بعد کہ جماعت کو ختم کر دو۔ یعنی 1984ء سے لے کر اب تک اللہ تعالیٰ نے 90 نئے ممالک میں احمدیت کا پیغام پہنچانے کی جماعت کو توفیق دی ہے۔ اور دورانِ سال تین ممالک شامل ہوئے ہیں۔ گو چھوٹے چھوٹے ہیں لیکن بہرحال یہاں پیغام پہنچا ہے۔ ایک جبرالٹر (Gibraltar) ہے، ایک بہاماز (Bahamas) ہے اور سینٹ وِنسنٹ (Saint Vincent) ہے۔ یہ آئی لینڈ ہیں جو احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔

جبرالٹر میں تو جماعت جرمنی کو پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔ وہاں مخالفت بھی ہوئی کیونکہ سمندر کے ذرا پار سامنے ہی مراکو (Morocco) ہے وہاں عرب لوگ کافی آجاتے ہیں تو یہاں جب یہ وفد گیا تو مراکش کے جو باشندے تھے ان سے تبلیغی گفتگو ہوتی تھی۔ لیکن وہاں کے جو امام تھے جب ان کو پتہ چلا کہ یہ احمدی ہیں اور ہمارے عقائد کیا ہیں تو انہوں نے مسجد میں آنے سے، نمازیں پڑھنے سے روک دیا۔ پھر باہر تبلیغ جاری رہی۔ بُک سٹال لگائے گئے اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس طرح ایک آدمی کو توفیق ملی کہ وہ احمدی ہوا اور مزید بھی امکانات ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس سال اور ظاہر ہوں گے۔

اِسی طرح جماعت احمدیہ امریکہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہاماز (Bahamas) میں احمدیت کا پودا لگانے کی توفیق ملی۔ یہ بھی سات سو جزیروں پر مشتمل ہے اور امریکہ کی ریاست فلوریڈا سے لے کر کیوبا (Cuba) تک پھیلا ہوا ہے۔ یہاں بھی مختلف وفود گزشتہ سالوں میں جماعت امریکہ نے بھجوائے اور اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا، دو پھل عطا فرمائے۔ یہاں پر بھی امکان ہے انشاء اللہ تعالیٰ مزید کامیابیاں ہوں گی۔

پھر جزائر غرب الہند کا جو جزیرہ سینٹ وِنسنٹ ہے اس کی آبادی ایک لاکھ ہے۔ چھوٹا سا جزیرہ ہے۔ یہاں افریقن نسل کے لوگ آباد ہیں۔ ٹرینیڈاڈ (Trinidad) کی جماعت کو یہاں توفیق ملی۔ یہاں ہمارے مبلغین نے دَورہ کیا اور لٹریچر وغیرہ تقسیم کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ جب ہم یہاں گئے ہیں تو ایک جگہ تلاش کر کے کتب کا سٹال لگایا اور لوگ فوری طور پر جمع ہونا شروع ہو گئے۔ اور ہماری کتابیں دیکھنی شروع کر دیں اور سوالات کرنے لگے۔ مبلغ صاحب کہتے ہیں کہ اتنا ہجوم ہو گیا اور سوال پوچھنے والوں کی اتنی کثرت ہوگئی کہ ہم دو آدمی تھے ہمارے لیے ممکن نہیں رہا کہ ان کے جواب دے سکیں، کسی کو سن بھی سکیں۔ تو بہرحال لٹریچر بھی تقسیم ہوا۔ قرآن کریم کا ترجمہ بھی بعض کو دیا اور ’’مسیح ہندوستان میں‘‘ اور ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ اور "Message of Peace" لوگوں نے دلچسپی سے خریدیں اور یہاں چار اَفراد نے بیعت کی۔ ان میں سے تین عیسائی تھے اور ایک خاتون مسلمان تھی۔ تو یہاں بھی امید ہے انشاء اللہ مزید رابطے بڑھیں گے۔

نومبایعین سے رابطے

ایک مَیں نے زور یہ دیا تھا کہ جو پرانی بیعتیں ہوئی ہیں اُن سے رابطوں پہ زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے کیونکہ اتنی کثیر تعداد میں اور وسیع پیمانے پر مختلف علاقوں میں پھیلی ہوئی تھیں کہ ہمارے مبلغین کے لئے، جماعتی نظام کے لیے اتنا ممکن نہیں تھا کہ وہ ہر جگہ رابطے رکھتے، کچھ سستی بھی تھی۔ بہرحال رابطے ٹوٹے، تو وہاں بھی وفود بھجوائے گئے کہ رابطے زندہ کیے جائیں جہاں کئی سال پہلے جماعت احمدیہ کا نفوذ ہو چکا تھا اور کمزوریاں پیدا ہو رہی تھیں۔ تو ان میں سے جماعت جرمنی کو بھی توجہ دلائی گئی تھی کہ اپنے رابطے زندہ کریں۔ چنانچہ جرمنی سے جلال شمس صاحب اور ایک اور داعی الی اللہ ریاض صاحب ’’آذربائیجان‘‘ گئے اور وہاں رابطہ کیا۔ جب ان لوگوں کے پاس گئے تو انہوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا اور بتایا کہ کچھ سال پہلے آپ نے جو کتب ہمیں بھجوائی تھیں وہ بھی ہم نے لوگوں کو پڑھنے کے لیے دی ہیں اور پھر نومبایعین جو تھے وہ خود بھی مطالعہ کر کے نماز وغیرہ میں باقاعدہ ہو چکے تھے۔ تو جہاں اس دورہ کی وجہ سے پرانے رابطے دوبارہ زندہ ہوئے، قائم ہوئے وہاں اللہ تعالیٰ نے مزید چودہ افراد کو بیعت کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائی۔ اب یہ باقاعدہ رابطے رہنے بھی چاہئیں۔

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں